B9ED302EPC

آرٹ ایجوکیشن

(Art Education)

فاصلاتی اور روایتی نصاب پر مبنی خود اکتسابی مواد

برائے

بیچلر آف ایجوکیشن

(تیسرا سمسٹر)

نظامت فاصلاتی تعلیم

مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی

حیدرآباد۔32، تلنگانہ، بھارت

© مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد
کورس۔ بیچلر آف ایجوکیشن

ISBN: 978-93-80322-11-7
First Edition: December, 2018
Second Edition: July, 2019
Third Edition: March, 2021

ناشر	:	رجسٹرار، مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی، حیدرآباد
اشاعت	:	مارچ،2022
قیمت	:	60روپے
تعداد	:	1000 کاپیاں
ترتیب وتزئین	:	ڈاکٹر محمد اکمل خان، نظامت فاصلاتی تعلیم، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد
سرورق	:	ڈاکٹر ظفر احمد (ظفر گلزار)، ڈی ٹی پی، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد
مطبع	:	کرشک آرٹ پرنٹرس، حیدرآباد

آرٹ ایجوکیشن

(Art in Education)

For B.Ed. 3rd Semester

On behalf of the Registrar, Published by:
Directorate of Distance Education
Maulana Azad National Urdu University
Gachibowli, Hyderabad-500032 (TS), Bharat
Director: dir.dde@manuu.edu.in **Publication:** ddepublication@manuu.edu.in
Phone: 040-23008314 **Website:** manuu.edu.in

کورس ریوژن کمیٹی

(Course Revision Committee)

Prof. Mushtaq Ahmed I. Patel	پروفیسر مشتاق احمد آئی۔ پٹیل
Professor, Education (DDE)	پروفیسر، تعلیم (ڈی ڈی ای)
Prof. Najmus Saher	پروفیسر نجم السحر
Professor, Education (DDE)	پروفیسر، تعلیم (ڈی ڈی ای)
Dr. Sayyad Aman Ubed	ڈاکٹر سید امان عبید
Associate Professor, Education (DDE)	اسوسی ایٹ پروفیسر، تعلیم (ڈی ڈی ای)
Dr. Banwaree Lal Meena	ڈاکٹر بنواری لال مینا
Assistant Professor, Education (DDE)	اسسٹنٹ پروفیسر، تعلیم (ڈی ڈی ای)
Dr. Mohd Akmal Khan	ڈاکٹر محمد اکمل خان
Directorate of Distance Education, MANUU	نظامت فاصلاتی تعلیم، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی
Dr. Abdul Basit Ansari	ڈاکٹر عبدالباسط انصاری
Directorate of Distance Education, MANUU	نظامت فاصلاتی تعلیم، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی
Mr. Faheem Anwar	جناب فہیم انور
Directorate of Distance Education, MANUU	نظامت فاصلاتی تعلیم، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی

نظامت فاصلاتی تعلیم

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی

گچی باؤلی، حیدرآباد۔32، تلنگانہ، بھارت

مجلس ادارت ۔اشاعت اوّل ودوم

(Editorial Board-1st and 2nd Edition)

مضمون مدیر

(Subject Editor)

Dr. Muzaffar Hussain Khan

Associate Professor

Department of Education & Training, MANUU

ڈاکٹر محمد مظفر حسین خان

اسوسی ایٹ پروفیسر

شعبہ تعلیم وتربیت،مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی،حیدرآباد

زبان مدیر

(Language Editor)

Prof. Najmus Saher

Professor and Programme Coordinator, B.Ed. (DM)

Directorate of Distance Education

Maulana Azad National Urdu University, Hyderabad

پروفیسر نجم السحر

پروفیسر و پروگرام کوآرڈی نیٹر،بی۔ایڈ۔(فاصلاتی طرز)

نظامت فاصلاتی تعلیم،مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی،حیدرآباد

نظامت فاصلاتی تعلیم

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی

گچی باؤلی،حیدرآباد۔32،تلنگانہ،بھارت

مجلس ادارت۔اشاعت سوم

(Editorial Board-3rd Edition)

مضمون مدیران

(Subject Editors)

Prof. Mushtaq Ahmed I. Patel — پروفیسر مشتاق احمد آئی۔پٹیل

Professor, Education (DDE) — پروفیسر،تعلیم (ڈی ڈی ای)

Prof. Najmus Saher — پروفیسر نجم السحر

Professor, Education (DDE) — پروفیسر،تعلیم (ڈی ڈی ای)

Dr. Sayyad Aman Ubed — ڈاکٹر سید امان عبید

Associate Professor, Education (DDE) — اسوشی ایٹ پروفیسر، تعلیم (ڈی ڈی ای)

Dr. Banwaree Lal Meena — ڈاکٹر بنواری لال مینا

Assistant Professor, Education (DDE) — اسسٹنٹ پروفیسر، تعلیم (ڈی ڈی ای)

زبان مدیر

(Language Editor)

Dr. Mohd Akmal Khan — ڈاکٹر محمد اکمل خان

Directorate of Distance Education — نظامت فاصلاتی تعلیم

Maulana Azad National Urdu University — مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی

نظامت فاصلاتی تعلیم

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی

گچی باؤلی، حیدرآباد۔32، تلنگانہ، بھارت

پروگرام کوآرڈی نیٹر

پروفیسر نجم السحر ، پروفیسر (تعلیم)
نظامتِ فاصلاتی تعلیم ،مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی ،حیدرآباد

مصنفین	اکائی نمبر
ڈاکٹر محمد مظفر حسین خان ،اسوسی ایٹ پروفیسر ،شعبہ تعلیم وتربیت ، مانو	اکائی 1
ڈاکٹر محمد مظفر حسین خان ،اسوسی ایٹ پروفیسر ،شعبہ تعلیم وتربیت ، مانو	اکائی 2
ڈاکٹر محمد مظفر حسین خان ،اسوسی ایٹ پروفیسر ،شعبہ تعلیم وتربیت ، مانو	اکائی3
ڈاکٹر پٹھان محمد وسیم ،اسوسی ایٹ پروفیسر ،کالج آف ٹیچر ایجوکیشن ، دربھنگہ ، مانو	

فہرست

پیغام	وائس چانسلر	8
پیغام	ڈائرکٹر	9
کورس کا تعارف	پروگرام کوآرڈی نیٹر	10
اکائی :1	جمالیات اور فنون	13
اکائی :2	بصری فنون اور تعلیم	29
اکائی :3	تعلیم اور مظاہراتی فنون	42

پیغام

مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی 1998 میں وطنِ عزیز کی پارلیمنٹ کے ایکٹ کے تحت قائم کی گئی۔اس کے چار نکاتی مینڈیٹس ہیں: (1)اردو زبان کی ترویج و ترقی (2)اردو میڈیم میں پیشہ ورانہ اور تکنیکی تعلیم کی فراہمی (3)روایتی اور فاصلاتی تدریس سے تعلیم کی فراہمی اور (4) تعلیم نسواں پر خصوصی توجہ۔ یہ وہ بنیادی نکات ہیں جو اس مرکزی یونیورسٹی کو دیگر مرکزی جامعات سے منفرد اور ممتاز بناتے ہیں۔قومی تعلیمی پالیسی 2020 میں بھی مادری اور علاقائی زبانوں میں تعلیم کی فراہمی پر کافی زور دیا گیا ہے۔

اُردو کے ذریعے علوم کو فروغ دینے کا واحد مقصد و منشا اُردو داں طبقے تک عصری علوم کو پہنچانا ہے۔ایک طویل عرصے سے اُردو کا دامن علمی مواد سے لگ بھگ خالی رہا ہے۔کسی بھی کتب خانے یا کتب فروش کی الماریوں کا سرسری جائزہ اس بات کی تصدیق کر دیتا ہے کہ اُردو زبان سمٹ کر چند ''ادبی'' اصناف تک محدود رہ گئی ہے۔یہی کیفیت اکثر رسائل و اخبارات میں دیکھنے کو ملتی ہے۔اردو میں دستیاب تحریریں قاری کو کبھی عشق و محبت کی پُر پیچ راہوں کی سیر کراتی ہیں تو کبھی جذباتیت سے پُر سیاسی مسائل میں اُلجھاتی ہیں، کبھی مسلکی اور فکری پس منظر میں مذاہب کی توضیح کرتی ہیں تو کبھی شکوہ و شکایت سے ذہن کو گراں بار کرتی ہیں۔تاہم اُردو قاری اور اُردو سماج دورِ حاضر کے اہم ترین علمی موضوعات سے نابلد ہیں۔چاہے یہ خود ان کی صحت و بقا سے متعلق ہوں یا معاشی اور تجارتی نظام سے، یا مشینی آلات ہوں یا ان کے گرد و پیش ماحول کے مسائل ہوں،عوامی سطح پر اِن شعبہ جات سے متعلق اردو میں مواد کی عدم دستیابی نے عصری علوم کے تئیں ایک عدم دلچسپی کی فضا پیدا کر دی ہے۔یہی وہ مبارزات (Challenges) ہیں جن سے اُردو یونیورسٹی کو نبرد آزما ہونا ہے۔نصابی مواد کی صورت حال بھی کچھ مختلف نہیں ہے۔اِسکولی سطح پر اُردو کتب کی عدم دستیابی کے چرچے ہر تعلیمی سال کے شروع میں زیرِ بحث آتے ہیں۔چوں کہ اُردو یونیورسٹی کا ذریعہ تعلیم اُردو ہے اور اس میں عصری علوم کے تقریباً سبھی اہم شعبہ جات کے کورسز موجود ہیں لہٰذا اِن تمام علوم کے لیے نصابی کتابوں کی تیاری اِس یونیورسٹی کی اہم ترین ذمہ داری ہے۔انہیں مقاصد کے حصول کے لیے اردو یونیورسٹی کا آغاز فاصلاتی تعلیم سے 1998 میں ہوا تھا۔

مجھے اِس بات کی بے حد خوشی ہے کہ اس کے ذمہ داران بشمول اساتذہ کرام کی انتھک محنت اور ماہرین علم کے بھرپور تعاون کی بنا پر کتب کی اشاعت کا سلسلہ بڑے پیمانے پر شروع ہو گیا ہے۔فاصلاتی تعلیم کے طلباء کے لیے کم سے کم وقت میں خود اکتسابی مواد اور خود اکتسابی کتب کی اشاعت کا کام عمل میں آ گیا ہے۔پہلے سمسٹر کی کتب شائع ہو کر طلباء و طالبات تک پہنچ چکی ہیں۔دوسرے سمسٹر کی کتابیں بھی جلد طلباء تک پہنچیں گی۔مجھے یقین ہے کہ اس سے ہم ایک بڑی اردو آبادی کی ضروریات کو پورا کر سکیں گے اور اِس یونیورسٹی کے وجود اور اس میں اپنی موجودگی کا حق ادا کر سکیں گے۔

پروفیسر سید عین الحسن

وائس چانسلر

پیغام

فاصلاتی طریقۂ تعلیم پوری دنیا میں ایک انتہائی کارگر اور مفید طریقۂ تعلیم کی حیثیت سے تسلیم کیا جا چکا ہے اور اس طریقۂ تعلیم سے بڑی تعداد میں لوگ مستفید ہو رہے ہیں۔ مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی نے بھی اپنے قیام کے ابتدائی دنوں ہی سے اردو آبادی کی تعلیمی صورت حال کو محسوس کرتے ہوئے اِس طرزِ تعلیم کو اختیار کیا۔ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کا آغاز 1998 میں نظامتِ فاصلاتی تعلیم اور ٹرانسلیشن ڈِویژن سے ہوا اور اس کے بعد 2004 میں باقاعدہ روایتی طرزِ تعلیم کا آغاز ہوا اور بعد ازاں متعدد روایتی تدریس کے شعبہ جات قائم کیے گئے۔ نو قائم کردہ شعبہ جات اور ٹرانسلیشن ڈِویژن میں تقرریاں عمل میں آئیں۔ اس وقت کے اربابِ مجاز کے بھرپور تعاون سے مناسب تعداد میں خود مطالعاتی مواد تحریر و ترجمے کے ذریعے تیار کرائے گئے۔

گزشتہ کئی برسوں سے یو جی سی۔ ڈی ای بی DEB-UGC اس بات پر زور دیتا رہا ہے کہ فاصلاتی نظامِ تعلیم کے نصابات اور نظامات کو روایتی نظامِ تعلیم کے نصابات اور نظامات سے کماحقہ ہم آہنگ کر کے نظامتِ فاصلاتی تعلیم کے طلبا کے معیار کو بلند کیا جائے۔ چوں کہ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی فاصلاتی اور روایتی طرزِ تعلیم کی جامعہ ہے، لہٰذا اس مقصد کے حصول کے لیے یو جی سی۔ ڈی ای بی کے رہنمایانہ اصولوں کے مطابق نظامتِ فاصلاتی تعلیم اور روایتی نظامِ تعلیم کے نصابات کو ہم آہنگ اور معیار بلند کر کے خود اکتسابی مواد SLM از سرِ نو بالترتیب یو جی اور پی جی طلبا کے لیے چھ بلاک چوبیس اکائیوں اور چار بلاک سولہ اکائیوں پر مشتمل نئے طرز کی ساخت پر تیار کرائے جا رہے ہیں۔

نظامتِ فاصلاتی تعلیم یو جی، پی جی، بی ایڈ، ڈپلوما اور سرٹیفکیٹ کورسز پر مشتمل جملہ پندرہ کورسز چلا رہا ہے۔ بہت جلد تکنیکی ہنر پر مبنی کورسز بھی شروع کیے جائیں گے۔ متعلمین کی سہولت کے لیے 9 علاقائی مراکز بنگلورو، بھوپال، دربھنگہ، دہلی، کولکاتا، ممبئی، پٹنہ، رانچی اور سری نگر اور 5 ذیلی علاقائی مراکز حیدرآباد، لکھنؤ، جموں، نوح اور امراوتی کا ایک بہت بڑا نیٹ ورک تیار کیا ہے۔ ان مراکز کے تحت سرِ دست 155 متعلم امدادی مراکز (Learner Support Centres) کام کر رہے ہیں، جو طلبا کو تعلیمی اور انتظامی مدد فراہم کرتے ہیں۔ نظامت فاصلاتی تعلیم نے اپنی تعلیمی اور انتظامی سرگرمیوں میں آئی سی ٹی کا استعمال شروع کر دیا ہے، نیز اپنے تمام پروگراموں میں داخلے صرف آن لائن طریقے ہی سے دے رہا ہے۔

نظامتِ فاصلاتی تعلیم کی ویب سائٹ پر متعلمین کو خود اکتسابی مواد کی سافٹ کاپیاں بھی فراہم کی جا رہی ہیں، نیز جلد ہی آڈیو۔ ویڈیو ریکارڈنگ کا لِنک بھی ویب سائٹ پر فراہم کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ متعلمین کے درمیان رابطے کے لیے ایس ایم ایس (SMS) کی سہولت فراہم کی جا رہی ہے، جس کے ذریعے متعلمین کو پروگرام کے مختلف پہلوؤں جیسے کورس کے رجسٹریشن، مفوضات، کونسلنگ، امتحانات وغیرہ کے بارے میں مطلع کیا جاتا ہے۔

امید ہے کہ ملک کی تعلیمی اور معاشی حیثیت سے پچھڑی اردو آبادی کو مرکزی دھارے میں لانے میں نظامتِ فاصلاتی تعلیم کا بھی نمایاں رول ہوگا۔

پروفیسر محمد رضا اللہ خان

ڈائرکٹر، نظامت فاصلاتی تعلیم

کورس کا تعارف

یہ کورس بی۔ایڈ۔فاصلاتی تعلیم کے نصاب کو مدِنظر رکھ کر تیار کیا گیا ہے۔اس کورس میں آرٹ ایجوکیشن کے مقاصد، معنی و مفہوم،تعریف اور اس کے تعلیمی اطلاق پر مبنی معلومات پیش کی گئی ہیں۔ یہ تین اکائیوں پر مشتمل ہے۔

اکائی نمبرI: جمالیات اور فنون (Aesthetic and Arts)

اس اکائی کے تحت (i) جمالیات، آرٹ اور اس کے معنی و اجزا کا ذکر کیا گیا ہے۔(ii) تعلیم میں فنون کی اہمیت کو بتایا گیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ مختلف فنون کے اقسام جیسے بصری فنون، مظاہراتی فنون اور ادبی فنون کا تفصیلی طور پر جائزہ لیا گیا ہے۔اس کے علاوہ ہندوستان کے مختلف فنون اور فنکاروں کا بھی مختصر جائزہ لیا گیا ہے پر ہندوستانی اور ان کے فنکارانہ اہمیت پر بھی نظر ڈالی گئی ہے۔

اکائیII: بصری فنون اور تعلیم (Visual Arts and Education)

اس اکائی کے تحت بصری فنون اور طرز تعلیم پر روشنی ڈالی گئی ہے۔اس کے ساتھ ساتھ بصری فنون کے مختلف اقسام جیسے پنٹنگ ،سنگ تراشی نیز بصری فنون میں استعمال ہونے والے مختلف قسم کے ساز وسامان وغیرہ پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔

اکائیIII: تعلیم اور مظاہراتی فنون (Performing Arts and Education)

اس اکائی میں مظاہراتی فنون جیسے ڈرامہ، رقص، موسیقی پر روشنی ڈالی گئی ہے اور تعلیم میں ان کی اہمیت کو اُجاگر کیا گیا ہے۔

نجم السحر

پروگرام کوآرڈی نیٹر

آرٹ ایجوکیشن

(Art Education)

اکائی 1۔ جمالیات اور فنون

(Aesthetics and Arts)

اکائی کے اجزا

1.1 تمہید (Introduction)

1.2 مقاصد (Objectives)

1.3 جمالیات اور آرٹ اور اس کے معنی/ جہات اور اجزا

(Aesthetics and Art : Its Meaning, Dimentions and Constituents)

1.4 تعلیم میں فنون کی اہمیت (Importance of Arts in Education)

1.5 فنونِ لطیفہ کے اقسام: بصری فنون اور مظاہراتی فنون (Types of Arts : Visual and Performing)

1.6 معروف ہندوستانی آرٹ اور فنکار: کلاسکی لوک اور عصری

(Renowned Indian Arts and Artists : Classical, Folk and Contemporary)

1.7 ہندوستانی تہوار اور ان کی فنکارانہ اہمیت (Indian Festivals and their Artistic Significance)

1.8 یاد رکھنے کے نکات (Points to be Remembered)

1.9 فرہنگ (Glossary)

1.10 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں (Unit End Exercises)

1.11 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں (Suggested Books for Further Readings)

1.1 تمہید (Introduction)

اس اکائی کے تحت (i) جمالیات اور آرٹ اور اس کے معنی واجزا کا ذکر کیا گیا ہے۔(ii) تعلیم میں فنون کی اہمیت کو بتایا گیا ہے۔اس کے ساتھ ساتھ مختلف فنون کے اقسام جیسے بصری فنون، مظاہراتی فنون اور ادبی فنون کا تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے۔اس کے علاوہ ہندوستان کے مختلف فنون اور فنکاروں کا بھی مختصر جائزہ لیا گیا ہے اور ان پر ہندوستانی کی فنکارانہ اہمیت پر بھی نظر ڈالی گئی ہے۔

1.2 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کے اختتام پر آپ اس قابل ہوں گے کہ:

☆ جمالیات اور فنون کے باہمی رشتہ کو سمجھ سکیں۔

☆ تعلیم میں فنون کی اہمیت وافادیت سے واقف ہوسکیں۔

☆ ہندوستان کے مشہور فنون اور فنکاروں کے متعلق واقفیت حاصل کرسکیں۔

1.3 جمالیات اور آرٹ اور اس کے معنی، جہات اور اجزا

(Aesthetics and Art - its Meaning, Dimentions and Constituents)

انسان جب روئے زمین پر نمودار ہوا اور غاروں میں رہنے لگا۔اپنی زندگی بسر کرنے کے لیے بنیادی ضروریات کی تکمیل کے بعد وہ اپنے جمالیات کا اظہار ان غاروں میں مختلف پتوں کے رنگ کوئلے یا دوسرے اوزار سے اس زمانے کے ماحول میں پائے جانے والے قدرتی مناظر جیسے جھرنے، جانور، پرندے، ندیاں وغیرہ کو دیکھتا اور اس کی عکاسی تصویروں کی شکل میں کرتا۔بس یہیں سے آرٹ کی ابتدا ہوتی ہے۔انسان نے اپنی فہم اور عقل کا بھی اس جانب استعمال کیا ہے اور اسی وقت سے اس کے دل میں احساسات وجذبات اور خیالات کا سلسلہ بھی شروع ہوا۔

لفظ 'Aesthetic' انگریزی زبان سے ماخوذ ہے۔اس کے لغوی معنی ہیں 'جمالیات'، جس سے مراد ذوق سلیم، یعنی اپنے حواس کے ذریعے تجسس کرنا وغیرہ۔ انسانی انفرادی اور اجتماعی احساسات کا مرکز رہا ہے۔جمالیات ہر دور میں انسان کو شعوری ولاشعوری حالت، خوبصورتی دل نشینی، بدصورتی، اچھائی اور برائی پر اثر انداز ہوتی ہے۔انسانی زندگی کے مختلف ادوار میں انسان کبھی خوشی کبھی غم جیسے حالات سے جذباتی طور پر متاثر ہوتا رہتا ہے۔انسان کی آرٹ (سنگ تراشی، دھاتو تراشی، پینٹنگ، ڈرائنگ، موسیقی، شاعری اور رقص وغیرہ) کے ذریعے مختلف شکلوں میں ظاہر ہوتی رہی ہے۔

فن کی تعریف:

انسانی تاریخ پر ذرا نظر ڈالیں تو پتہ چلتا ہے کہ انسان کے اندر ذوق جمال اور تزئین وآرائش کا خیال پہلے سے ہی موجود رہا ہے۔وہ ہر شے کو حسین سے حسین تر بنانا چاہتا تھا۔اس کا تخیل نت نئی چیزوں کی تخلیق کرتا تھا۔تخلیق جو انسان کے خوابوں اور اس کی اُمنگوں کا اظہار ہوتی ہے ''فن'' کہلاتی ہے۔فن کی بہت سی تعریفیں کی گئی ہیں۔کسی نے لکھا ہے کہ فن، جامد کو متحرک کرنے کا نام ہے۔کسی نے کہا کہ فن، فطرت کے مطابق زندگی کو ڈھالنے کا طریقہ ہے اور کسی کا قول ہے کہ فنی تخلیق، انسانی ذہن کو حظ اور مسرت ہی نہیں بخشتی بلکہ اسے علویت بھی عطا کرتی ہے۔

فن کو اس طرح سمجھنا چاہیے کہ جب انسان مناظر فطرت پر نظر ڈالتا ہے اور جو کچھ دیکھتا ہے تو اس کی روح اپنے اعتبار سے ایک پیکر تراشتی ہے۔ یہ تراشیدہ پیکر ہی دراصل حسن ہے اور پیکر تراشی کا یہ عمل ''فن'' ہے۔ دوسرے لفظوں میں حسن کی تخلیق کی کوشش ''فن'' ہے۔

لفظ آرٹ ''Art'' لاطینی زبان کے ''Ars'' آرس سے لیا گیا ہے جس کے معنی ''Artis'' فن کار وغیرہ کے ہیں۔ یہ یونانی لفظ ''Aro'' سے بھی متعلق ہے۔ ان تمام کا مطلب 'تیار کرنا، بنانا، محسوس کرنا، تخلیق کرنا' ہے۔ آرٹ کے لغوی معنی تخلیق یا خوبصورتی کے اظہار کے ہیں۔ انسان اپنی روزمرہ زندگی میں خدا کی قدرت اور کائنات کی بے شمار خوبصورت چیزوں، مثلاً پرندے، جانور، پھل، پھول، رنگ برنگی تتلیاں، پتے، آسمان، دریا، پہاڑ، سمندر، جھرنے، گھاس کے میدان، ریت کے میدان، بادل، بارش، صبح کا منظر، شام کا منظر، چاند، تارے، سورج وغیرہ کو دیکھتا ہے تو اس کے دل میں تخلیق کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور وہ تخلیق کرتا ہے۔ یہ تخلیق ''فن'' کہلاتا ہے۔ وہ فنون جو روحانی فطرت اور انسانی ذوق آرائش و جمال کی تسکین کے لیے وجود میں آتے ہیں ''فنون لطیفہ'' کہلاتے ہیں۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check Your Progress)

1۔ اوپر کے دیے گئے متن کو اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔

____

____

2۔ اوپر دیے گئے متن میں میت کی تعریف کا حال کس طرح پیش کیا گیا؟

____

____

1.4 تعلیم میں فنون لطیفہ کی اہمیت (Importance of Arts in Education)

وہ فنون جو انسان کے ذوق آرائش و جمال کی تسکین کے لیے وجود میں آتے ہیں انہیں فنون لطیفہ کہا جاتا ہے۔ جیسے موسیقی، سنگ تراشی، فن تعمیر اور ادب۔ یہ تمام فنون انسانی جذبات کا ایسا اظہار ہیں جو مختلف صورتوں میں نظر آتے ہیں اور جب سے انسان نے اس دنیا میں آنکھیں کھولیں وہ اپنے ساتھ جذبات لے کر آیا ہے۔ اس لیے ان فنون کی تاریخ بھی اتنی ہی پرانی ہے جتنی کہ انسانی زندگی کی تاریخ۔ البتہ گزرتے وقت کے ساتھ ساتھ حسن کے معیار میں بھی تبدیلی ہوئی، رنگ بھی بدلے، تراش و خراش کے معیار بھی بدلے اور الفاظ کو مختلف طریقوں سے ادا کرنے کا ڈھنگ بھی بدلتا گیا۔ اس لیے فنون لطیفہ کو سمجھنے کے لیے انسانی جذبات و احساسات کا ادراک بھی ضروری ہو جاتا ہے۔

انسان کے خواب، اس کی امنگیں، اس کی آرزوئیں بھی اس سے کچھ تقاضے کرتی رہتی ہیں۔ وہ اپنی شخصیت کو ظاہر کرنے کے لیے اس کائنات میں صرف حسن کی تلاش ہی نہیں کرتا بلکہ اشیا کو بھی حسین بناتا ہے۔ وہ مشاہدے کے ذریعے سے تاثر ہی قبول نہیں کرتا بلکہ اس تاثر کا اظہار بھی ناگزیر سمجھتا ہے۔ اس نے جب ہوا کے جھونکوں کے گیت سنے اور پتیوں کی اوٹ سے پھولوں کو جھانکتے ہوئے دیکھا، پتھروں کو آئینے کی طرح شفاف محسوس کیا اور بکھرے ہوئے رنگوں کی لطافت کو اپنے احساسات میں متحرک پایا تو ان تمام گوشوں کو اس نے اپنی روح کی بالیدگی اور ذہنی مسرت

کے لیے استعمال کرنا شروع کیا اور یہیں سے فنون لطیفہ وجود میں آئے۔

’’John Kit‘‘ کے مطابق کسی شے کے خوبصورتی ہمیشہ کے لیے لطف اندوز ہوتی ہے۔ آرٹ کے لغوی معنی تخلیق یا خوبصورتی کے اظہار کے ہیں۔ انسان اپنی روزمرہ زندگی میں قدرت اور کائنات کی خوبصورتی کو دیکھتا ہے۔ اس کے ذہن میں قدرت کے بعض مناظر، پرندوں اور جانوروں کی آوازیں، ماحول میں پائے جانے والی تمام خوبصورت چیزیں جن کو وہ دیکھتا ہے اور پھر ان کے خاکے اور نمونے بناتا ہے، انسان کے اس فعل کو آرٹ کا نام دیا جا سکتا ہے۔

بہرحال انسان کا جمالیاتی ذوق اور تمام کائنات آرٹ کے ذریعے ہیں اور ہر آرٹسٹ اپنے طور پر فکر و تحقیق سے نئی نئی اشیا بناتا ہے۔ کسی ایک آرٹ کا انتخاب کر کے انسان اپنی زندگی کے لیے اپنا ذریعہ معاش تلاش کر سکتا ہے اور دنیا میں عزت کی زندگی گزار سکتا ہے۔ ’’National Policy of Education 1986‘‘ کے مطابق آرٹ ایجوکیشن کو پری پرائمری سطح سے لے کر ہائی اسکول تک لازمی مضمون کی حیثیت سے دیکھا گیا کیونکہ آرٹ ایجوکیشن سے طلبہ میں ہمہ جہت ترقی (جسمانی، سماجی، معاشی، ذہنی اور جمالیاتی ترقی) کو اُبھارا جا سکتا ہے۔ آرٹ ایجوکیشن طلبہ میں سیکھنے کے عمل کو بہتر اور دلچسپ بناتی ہے۔ اس کی وجہ سے معلم اور طلبہ میں سیکھنے اور سکھانے سے قربت پیدا ہوتی ہے۔ طلبہ کو مل کر کام کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ طلبہ راست تجربات سے کچھ سیکھتے ہیں۔ آرٹ ایجوکشین طفل مرکوز تعلیم ہے۔ آرٹ ایجوکیشن سے طلبہ میں وسیع سمجھ بوجھ اور احساسات کو ابھارا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ طریقہ تدریس کو مؤثر بنایا جا سکتا ہے۔ کمرہ جماعت میں کئی دلچسپ مشغلے کیے جا سکتے ہیں۔

> ’’انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا کے مطابق وہ حسین اشیاء فطری اظہار اور ایسے تجربے جن کو بیان کیا جا سکے اور وہ ہنر جس کے عمل میں سوچ بھی شامل ہو وہ آرٹ ہے‘‘۔

مختلف فلسفیوں کے نظر سے دیکھا جائے تو آرٹ کی وہ اپنے اپنے مخصوص انداز میں اس طرح تعریف کرتے ہیں کہ ’’آرٹ انسانی جذبات کو دوسروں تک پہنچانے کا ایک واحد راستہ ہے‘‘۔

آرٹ ایجوکیشن کے تعلیمی مقاصد:

آرٹ کو جدید تعلیمی طریقوں میں شامل کیا گیا ہے۔ آرٹ کے ذریعے بچوں کے احساسات اور جذبات کو فروغ دینا ہوتا ہے اور بچوں میں چھپی ہوئی صلاحیتوں کو ابھارنے کا موقع فراہم کیا جاتا ہے جس سے بچے کی شخصیت مکمل فروغ پاتی ہے۔ اس تصور کی بنیاد پر فنون لطیفہ اور آرٹ ایجوکیشن کے مندرجہ ذیل مقاصد بتائے گئے ہیں جن کو ہم بچوں میں فنون کی ترقی اور ادب کے مختلف طریقوں میں استعمال کرتے ہیں:

- ☆ بچوں میں جذباتی تسکین کا فروغ
- ☆ جسمانی نشو و نما کا فروغ
- ☆ ادراکی نشو و نما کا فروغ
- ☆ جمالیاتی نشو و نما کا فروغ
- ☆ سماجی نشو و نما کا فروغ
- ☆ تخلیقی نشو و نما کا فروغ

بچوں میں جذباتی تسکین کا فروغ:

بچوں کو ایسے مواقع فراہم کرنا جس کے ذریعے بچے اپنے خیالات احساسات اور جذبات کا بلا خوف وخطر آزادی سے اظہار کر سکیں اور ذہنی گھٹن اور جذباتی تناؤ سے رہائی پا سکیں۔

جسمانی نشوونما کا فروغ:

بچوں کو ایسے مواقع فراہم کیے جائیں جن کے ذریعے بچوں کی جسمانی نشوونما ٹھیک طریقے سے ہو سکے جیسے ہاتھ پیر بازو وانگلیوں کی گرفت اور ان میں تال میل پیدا کیا جا سکے۔ آرٹ کے مختلف آلات جیسے سنگ تراشی میں ہتھوڑے اور دوسرے اوزار کا استعمال ہوتا ہے۔ مختلف قسم کے رقص میں جسمانی ورزش ہوتی ہے۔ پینٹنگ سے انگلیوں کی ورزش ہوتی ہے، خطاطی میں قلم وغیرہ کا صحیح ڈھنگ سے استعمال کس طرح سے ہوتا ہے، ان تمام چیزوں کی معلومات ہوتی ہے۔

ادراکی نشوونما کا فروغ:

بچوں میں مشاہداتی قوت کو فروغ دینا، ایجادات اور نئی نئی آوازوں سے واقف کروانا، سمعی وبصری ادراک کے ذریعے تمام چیزوں کو محسوس کرنا۔

جمالیاتی نشوونما کا فروغ:

بچوں میں خوبصورتی اور حسن کی قدر شناسی کے جذبۂ احساس کو اُبھارنا تا کہ وہ قدرت کے حسین و دلکش مناظر اور انسانوں کے تخلیقی کارناموں سے لطف اندوز ہو سکے۔

سماجی نشوونما کا فروغ:

بچوں میں سماج اور سماجی کاموں کو انجام دینے کے شعور کو پیدا کرنا اور آرٹ کے اجتماعی سرگرمیوں کے ذریعے بچوں میں مل جل کر کام کرنے کا جذبہ پیدا کرنا، بچوں میں ایسا احساس پیدا کرنا جن کے ذریعے دوسروں کا تعاون ہو سکے اور انہیں خوشی حاصل ہو سکے۔

تخلیقی نشوونما کا فروغ:

بچوں میں پائے جانے والی پوشیدہ صلاحیتوں کو آرٹ کے ذریعے اُبھارا جا سکتا ہے اور ان کی ہمت افزائی کی جا سکتی ہے۔

2 تا 5 سال کی عمر کے بچوں کو آرٹ کی تعلیم:

آرٹ کے ذریعے بچوں میں مختلف قسم کی تصاویر کی مشق کروائی جائے مختلف قسم کے اشکال مثلاً پرندے، جانور اور دوسری قدرتی چیزوں کے عکس کو اخذ کرنے کی کوشش کروائی جانی چاہیے۔ ان کے ہاتھوں کی انگلیوں کی مدد سے مختلف زاویوں سے کس طرح سے کسی چیز کی شکل اتاری جاتی ہے۔ بچوں کو مختلف قسم کے رنگوں سے واقفیت کروائی جاتی ہے اور ان کا استعمال بتایا جاتا ہے۔

6 تا 11 سال کی عمر کے بچوں کو آرٹ کی تعلیم:

☆ بچوں کو ایسے مواقع فراہم کرنا جس سے کہ آرٹ کے ذریعے وہ اپنے خیالات، احساسات اور جذبات کی آزادی کے ساتھ

اظہار کر سکیں۔

☆ بچوں کے قوتِ حافظہ کو آرٹ کی مدد سے بہتر بنایا جاسکتا ہے۔

☆ بچوں میں آرٹ کے ذریعے تخلیقی صلاحیتوں کو ابھارا جاسکتا ہے۔

☆ آرٹ کے ذریعے بچوں کو ایسے مواقع فراہم کرنا چاہیے جس کے ذریعے ان کے استعمال میں آنے والی اشیا کا صحیح طریقہ سے استعمال کرنا سیکھ سکیں اور ضرورت کے مطابق ان سے نئے نئے تجربات کرنا سیکھ سکیں۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check Your Progress)

1۔ تعلیم میں فنون لطیفہ کی اہمیت واضح کیجیے۔

____

____

2۔ بچوں میں جذباتی تسکین کا فروغ کس طرح دیا جانا چاہیے؟

____

____

1.5 فنون لطیفہ کے اقسام - بصری و عملی (Types of Arts - Visual and Performing)

فنون لطیفہ کا مقصد تخلیق حسن ہے اور جو پیکر وجود میں آتا ہے وہ فن کا اظہار ہے۔ یہ اظہار مختلف صورتوں میں رونما ہوتا ہے۔ کبھی فصل کٹتی ہے تو خوشی میں خود بخود انسان کے ہونٹوں سے ایسی آوازیں نکلتی ہیں جن میں لے اور آہنگ پیدا ہوتا ہے اور پھر یہی فن بہت ساری شرائط کے ساتھ تال اور سُر سے ہم آہنگ ہو کر موسیقی میں بدل جاتا ہے اور انسان فطرت کی دی ہوئی نعمت سے اپنی موسیقی میں کہیں پرندوں کی نرم و نازک آوازوں سے کومل سروں کو ترتیب دیتا ہے اور کہیں آبشاروں کے شور سے اپنی لیے بلند و آہنگ بناتا ہے۔ ایک بات یاد رکھنا ضروری ہے کہ موسیقی میں بھی انسان کو نقل کرنی پڑتی ہے اور موسیقی کے آلات سے مدد لینی پڑتی ہے۔

جب انسان اپنے اردگرد بکھرے ہوئے پھولوں کو دیکھتا ہے، آسمان پر قوس قزح کے رنگ دیکھتا ہے، یہ رنگ اسے پانی میں رقص کرتی ہوئی سورج کی کرن میں بھی دکھائی دیتا ہے۔ کبھی چلچلاتی ہوئی دھوپ ان رنگوں میں تیزی پیدا کرتی ہے۔ وہ سوچتا ہے کہ یہ رنگ کس طرح خود اس کی اپنی تخلیق میں ظاہر ہوں۔ تب وہ تصویر بناتا ہے۔ کبھی پھولوں کی سرخی تصویر میں دمکتی ہے، کبھی کلیوں کی تازگی کو رنگوں کی مدد سے ظاہر کرتا ہے۔ رنگوں اور خطوط کے ذریعے کیے گئے اس اظہار کو ''مصوری'' کہا جاتا ہے۔ لیکن مصوری کو بھی اپنے اظہار کے لیے رنگوں اور خطوط کا سہارا لینا پڑتا ہے۔

کبھی وہ سوچتا ہے کہ یہ شفاف چٹانیں اپنے اندر یقیناً کوئی صورت رکھتی ہوں گی۔ اگر انہیں تراشا جائے تو اس کی روح کے اندر جو صورتیں چھپی ہوئی ہیں وہ ان پتھروں میں ڈھل سکتی ہیں۔ وہ ان پتھروں سے ایک خاص صورت تراشتا ہے۔ یہ صورت گری اس کی روح کو ان پتھروں کی تراش میں ظاہر کرتی ہے۔ وہ اپنی محبوب صورتوں کو بھی ان پتھروں میں ڈھالتا ہے۔ اسی کو ''مجسمہ سازی'' یا ''سنگ تراشی'' کا نام دیا گیا ہے۔

فنون لطیفہ میں موسیقی، مصوری، مجسمہ سازی اور فن تعمیر اہم ہیں۔ یہ تمام فنون لطیفہ کسی نہ کسی شکل میں اپنے اظہار کے لیے مادی وسائل کے محتاج ہیں۔ موسیقی کار کو آلاتِ موسیقی کی ضرورت ہوتی ہے۔ مصوری کو برش اور رنگ کی مجسمہ ساز کو تیشہ و سنگ کی اور معمار کو تو بہت ساری اشیا کی ضرورت ہوتی ہے۔

لیکن فنون لطیفہ میں ایک اور شاخ ہے جسے ''ادب'' کہتے ہیں اور ادب کو کسی مادی وسیلے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ انسان کے تخلیق کردہ الفاظ ہی ادب کا واحد وسیلہ ہوتے ہیں۔ موسیقی کو ادب ہی کے ذریعے سے معنویت ملتی ہے۔ مصوری کو حرکت اور پیکر، مجسموں کو زبان اور فن تعمیر کو ادب ہی محفوظ رکھتا ہے۔ اس لیے تمام فنون لطیفہ میں ادب سب سے زیادہ اہم ہے۔

فنون لطیفہ کی جتنی اقسام بیان کی گئیں ان سب میں جذباتی بنیادوں پر انسانی خواب اور اس کے جذبات کا عکس نظر آتا ہے۔ جب تک انسان کے جذبات موجود ہیں فنون لطیفہ کی اہمیت باقی رہے گی۔ اس لیے کہ یہی وہ وسیلہ ہے جس سے انسانی ذہن و روح، ارتقائی، مدارج طے کرتے ہیں۔ اگر انسان سے اس کے خواب چھین لیے جائیں اور اس کی خواہشات صرف مادی ضروریات تک محدود ہو جائیں تو وہ ایک چلتی پھرتی مشین بن جائے گا۔ فنون لطیفہ نے انسان کو مہذب اور متمدن بنایا اور انسانی ارتقا کے لیے راہیں کھول دی ہیں۔

آرٹ ایجوکیشن کو تین بڑے حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

(i) بصری فنون (Visual Art)

(ii) عملی فنون (Performing Art)

(iii) ادبی فنون (Letrary Art)

بصری فنون (Visual Art)

فطرت نے کائنات میں بے شمار خوبصورت چیزیں پیدا کی ہیں جیسے ہرے بھرے درخت، پہاڑ، دریا، سمندر، جھرنے، خوبصورت رنگ برنگی تتلیاں، پھول، ہری بھری وادیاں، چہکتے پرندے وغیرہ۔ جب انسان اس کائنات کے حسین مناظر کو اپنی بصارت سے دیکھتا ہے تو اس کے دل میں تخلیق کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور وہ تخلیق کرتا ہے۔ یہی تخلیق ''فن'' کہلاتی ہے۔ وہ فنون جو روحانی فطرت اور انسانی ذوق آرائش و جمال کی تسکین کے لیے وجود میں آتے ہیں، فنون لطیفہ کہلاتے ہیں۔ انسان اپنے احساسات، جذبات اور جمالیات کا اظہار آرٹ کے ذریعے کرتا ہے۔

بصری فنون کے مندرجہ ذیل اقسام ہیں:

(i) پینٹنگ (Painting)

(ii) پرنٹ میکنگ (Print Making)

(iii) مجسمہ سازی (Sculpture)

(iv) فن تعمیر (Architecture)

(v) اطلاقی فنون (Applied Arts)

(vi) ڈیزائن (Design)

(vii) فوٹوگرافی (Photography)

مصوری (Drawing, Painting and Designing)

ڈرائنگ کے اقسام (Types of Drawing)

(i)	سادہ ہاتھ ڈرائنگ	Free Hand Drawing
(ii)	جامٹریک ڈرائنگ	Geometrical Drawing
(iii)	کارٹون ڈرائنگ	Cartoon Drawing
(iv)	مختلف اشیاء کی ڈرائنگ	Object Drawing
(v)	عماراتی ڈرائنگ	Building Drawing
(vi)	اندرونی اور بیرونی ڈرائنگ	Indoor and Outdoor Drawing

پینٹنگ کے اقسام (Types of Painting)

(i)	پینٹنگ برائے روزمرہ کی اشیاء	Still Life Painting
(ii)	اسپرے پینٹنگ	Spray Painting
(iii)	ماحول سے اخذ کردہ پینٹنگ	Painting from Nature
(iv)	فیگیر یٹیو پینٹنگ	Figurative Painting
(v)	کولاج میکنگ پینٹنگ	Colage Making Painting
(vi)	کپڑے پر پینٹنگ	Cloth Painting

ڈیزائننگ کے اقسام (Types of Designing)

(i)	مہندی ڈیزائننگ	Mehndi Designing
(ii)	پیٹرن ڈیزائننگ (تسلسلی ڈیزائننگ)	Pattern Designing
(iii)	اندرونی ڈیزائننگ	Interior Designing
(iv)	ترکاریوں کو کٹ کرکے ڈیزائن بنانا	(Print Making) Vegetable Cut Designing

اطلاقی آرٹ (Applied Art)

(i)	خوبصورت خطاطی کے نمونے	Decoretive Letters Designing
(ii)	لوگو	Logo
(iii)	کورپیج	Book Cover

مشغلاتی آرٹ(Arts Activities)

(i) رنگولی Rangoli

(ii) دھاگے سے پینٹنگ Thread Painting

(iii) مٹی کے نمونے Clay Modeling

(iv) غیر ضروری اشیاء سے مختلف ماڈل بنانا اور TLM بنانا

مظاہراتی فنون (Performing Arts)

اس فن کا تعلق انسانی جذبات اور جمالیات سے ہے۔اس کے ذریعے وہ اپنے جذبات اور جمالیات کو فنون کی شکل میں پیش کرتا ہے عملی فنون کہلاتا ہے۔اس فن میں وہ بہ ذات خود اور دوسروں کو بھی اپنے فن کے مظاہرے سے لُبھاتا ہے۔

عملی فنون کے حسب ذیل اقسام ہیں:

موسیقی(Music)

جب کسی انسان کو ترتیب وار کوئی آواز سنائی دیتی ہے تو سماعت سے خوش ہوتا ہے۔یہی سُر کہلاتے ہیں اور کانوں کو بھلی معلوم ہوتی ہیں۔ اگر یہی آواز بے ترتیب ہوتی ہے تو وہ سمعی آلودگی کہلاتی ہے۔سُر وکی سات قسمیں ہیں، جو حسب ذیل ہیں:

(i) سا۔رے۔گا۔م۔پا۔دھ۔نی

(i) سا= کھرج (ii) رے=رکھب (iii) گا= گندھار (iv) ما=مدھیم

(v) پا= پنچھم (vi) دھا=دھوت (vii) نی=نشاد

موسیقی کے اقسام:

(i) کلاسیکل موسیقی (ii) کرناٹک موسیقی

(iii) ہندوستانی موسیقی (iv) ہلکی موسیقی (v) لوک موسیقی

گیت: ☆ کلاسیکی گیت ☆ کرناٹکی گیت ☆ ہندوستانی گیت

☆ سماجی گیت ☆ لوک گیت ☆ قومی یکجہتی کے گیت

رقص: ہندوستان دنیا میں ایک ایسا واحد ملک ہے جہاں پر مختلف مذاہب کے لوگ، مختلف زبانیں، مختلف کلچرل، ان کا رہن سہن، ان کی دلچسپیاں اور ان کے شوق وذوق میں مخصوص ہندوستانیت نظر آتی ہے۔اسی خصوصیت کے ساتھ ہر ریاست کا اپنا مخصوص رقص بھی ہے۔

رقص کے اقسام: کلاسیکی رقص، سماجی رقص، لوک رقص

ہندوستان کے مختلف ریاستوں کے رقص:

رقص	ریاست
کوچی پوڑی	آندھراپردیش
اکشااگنم	کرناٹک
بھرت ناٹیم	ٹامل ناڈو
بھانگڑا	پنجاب
منی پوری	منی پور
اُڑیسی،ٹونکی	اُڑیسہ
گربا	گجراتی

ڈرامہ: ☆ کلاسیکی ڈرامہ ☆ تاریخی ڈرامہ ☆ سماجی ڈرامہ ☆ لوک ڈرامہ ☆ ہری کتھا

ادبی فنون: ☆ تحریر ☆ تقریر ☆ نظم نگاری ☆ مرثیہ نویسی ☆ شاعری ☆ درس وتدریس

اپنی معلومات کی جانچ(Check Your Progress)

1۔ آرٹ ایجوکیشن کو کتنے حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے؟ بیان کیجیے۔

2۔ ڈرائنگ کے اقسام بیان کیجیے۔

1.6 معروف ہندوستانی فنون اورفن کار،کلاسکی لوک اورعصری

Renowned Indian Arts and Artist - Classical, Folk and Contemporary

ہندوستان میں عصر حاضر کے چند مشہور نئے رجحان کے تخلیق کرنے والے فنکار جنہوں نے سرزمین ہند کو بین الاقوامی سطح پر اپنے اس فن کے ذریعے ایک نیا مقام عطا کیا ہے جو قابل ذکر ہیں۔

(1) **رابندرناتھ ٹائیگور(Rabindarnath Taigore)**: دیندرٹھا کر رابندرناتھ ٹھاکر جو ٹائیگور کے نام سے مشہور ہوئے، 1861ء جو رانسکو میں پیدا ہوئے۔ 1901ء میں شانتی نیکیتن میں بنگال اسکول آف آرٹس کے نام سے ایک اسکول قائم کیا۔ اس اسکول کا مقصد فن (Art) کو فروغ دینا تھا۔ 1913ء میں ان کو فن مصوری میں نوبل انعام (Nobel Prize) سے نوازا گیا۔ 1930ء میں پیرس میں ان کی تصویری نمائش عالمی حیثیت اختیار کرگئی۔

(2) **امریتا شیر گل:** امریتا شیر گل ہندوستان کی ایک مشہور مصور اور پینٹر ہیں۔ 1913ء میں ہنگری (Hungary) میں پیدا ہوئیں۔ عالم گیر سطح پر ان کی پینٹنگ کی اہمیت کو تسلیم کیا گیا۔ آل انڈیا فائن آرٹس اینڈ کرافٹ سوسائٹی کی طرف سے انہیں سونے کے تمغے سے نوازا گیا۔

(3) **ایف۔این۔سوزا:** ان کا پورا نام فرانس نیوٹاؤن سوزا (F.N.Souza) تھا۔ 1924ء میں گوا میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے آرٹ کی دنیا میں ایک جدید آرٹ کو فروغ دیا۔

(4) **جمنی رائے (Jimni Roy):** بیسویں صدی کے مشہور آرٹسٹ مانے جاتے ہیں۔ 1887ء میں بنگال کے ایک چھوٹے سے قصبے میں پیدا ہوئے۔ آرٹ اور پینٹنگ میں عالم گیر سطح پر اپنا مقام بنایا۔

(5) **ایم۔ایف۔حسین (M.F. Hussain):** مقبول فدا حسین جنہیں ایم ایف حسین کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ ایک عالمی مشہور و معروف مصور تھے۔ وہ مشہور ''The Progressive artists group of Bombay'' کی بنیاد رکھنے والے اراکین میں سے ایک تھے۔ ''بھارت کا پکاسو'' کہے جانے والے حسین کو قومی سطح پر بیسوی صدی کے سب سے مشہور و معروف اور مصوری کا بہترین علم (مکمل علم) رکھنے والے مصور تھے۔

مقبول فدا حسین کی پیدائش 17 ستمبر 1915ء میں مہاراشٹرا کے پنڈھر پور ضلع میں ہوئی۔ بڑودا میں ایک مدرسے میں سفر کے دوران خوش خطی کرتے ہوئے اُن کی دلچسپی فن میں اُبھری۔ اپنے کیریئر کی شروعات میں پیسوں کی قلت کی وجہ سے وہ سینیما کے پوسٹر بنواتے اور کھلونوں کی فیکٹری میں کام کرتے تھے، جس سے اُن کو اچھی اُجرت مل جاتی۔ وقت ملنے پر گجرات میں جا کر قدرتی مناظر کی تصویر کشی کرتے۔

سن 1955ء میں اُنہیں ''پدم شری'' 1973ء میں ''پدم بھوشن'' اور 1991ء میں ''پدم بھوشن سے نوازا گیا۔ 2008ء میں کیرالا حکومت کی جانب سے اُنہیں ''راجا روی ورما پرساد'' سے بھی نوازا گیا۔ ایم ایف حسین کا انتقال 9 جون 2011ء کو لندن کے راچل پروپٹن میں دل کا دورہ پڑنے سے ہوا۔

(6) **نندلال بوس (Nand Lal Bose):** یہ 3 ستمبر 1883ء میں گورکھپور اُتر پردیش میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے روایتی تعلیم کو چھوڑ کر ''گورنمنٹ اسکول آف آرٹس'' میں داخلہ لیا۔ 1917ء میں وہ رویندر ناتھ ٹیگور کے ذریعے بنائی گئی ''وچترا شلپ سنٹر'' اور ''اورینٹل اسکول آف آرٹس'' میں پیشۂ تدریس سے وابستہ ہو گئے۔ ہندوستانی حکومت نے انہیں آرٹ کے میدان میں ''پدما بھوشن'' سے نوازا۔

(7) **ایس۔ایچ۔رضا (S. H. Raza):** ان کا پورا نام سید حیدر رضا تھا۔ 1922ء میں مدھیہ پردیش میں پیدا ہوئے۔ یہ نہ صرف ہندوستان بلکہ برصغیر کے مشہور آرٹسٹ گزرے ہیں۔ ان کی پینٹنگس عالمی شہرت رکھتی ہیں۔

(8) **راجہ روی ورما (Raja Ravi Varma):** راجہ روی ورما 1848ء میں کیرلا کے چھوٹے سے قصبے Kilimanoor میں پیدا ہوئے۔ یہ جنوبی ہند کے مشہور آرٹسٹ گزرے ہیں۔ ان کی پینٹنگس میں خصوصی ہندوستان جھلک نظر آتی ہے۔ رامائن اور مہابھارت کو انہوں نے اپنی پینٹنگ کے ذریعے ایک جدید توانائی بخشی ہے۔

(9) **جتن داس (Jatin Das):** 1941ء میں اُڑیسہ میں پیدا ہوئے۔ یہ آرٹسٹ کے ساتھ ساتھ ایک شاعر بھی تھے۔ عالمی شہرت یافتہ

شخصیت مانے جاتے ہیں۔انہوں نے جے۔جے۔اسکول آف آرٹ (J. J. School of Arts) بمبئی سے ٹریننگ حاصل کی۔

(10) **دیوی پرساد رائے** (**Devi Prasad Roy**): دیوی پرساد رائے کا پورا نام دیوی پرساد رائے چودھری تھا۔رویندر ناتھ ٹیگور کے شاگرد تھے۔''چودھری جی مدراس اسکول آف آرٹس'' کے پرنسپل بھی تھے۔1958ء انہیں ''پدم بھوشن'' سے نوازا گیا۔

(11) **عبدالرحمٰن چغتائی** (**Abdur Rahman Chugtai**): یہ اپنے وقت کے بہترین مصور تھے۔ان کا سب سے بڑا کارنامہ دیوان غالب کا ''مرقع چغتائی'' ہے۔علامہ اقبال نے چغتائی کو عصر حاضر کا وہ انقلابی مصور قرار دیا جوان دیکھی دنیاؤں کے چہروں سے پردے اٹھاتا ہے۔

(12) **است کمار ہالدار** (**Asat Kumar Haldar**): است کما ہالدار نے گورنمنٹ اسکول آف آرٹس لکھنؤ میں معلم کی حیثیت سے اپنی خدمات انجام دیں۔انہوں نے اجنتا، باگھ، جوگی مارا کی تصویریں تیار کی ہیں۔ایک مصور ہونے کے ساتھ ساتھ گلوکار اور تالیف کار بھی تھے۔

(13) **لتا منگیشکر** (**Lata Mangeshkar**): ''بھارت رتن'' لتا منگیشکر بھارت کی سب سے پسندیدہ اور معزز گلوکارہ ہیں۔جنہوں نے موسیقی کے میدان میں چھے دہائیوں تک اپنی بے لوث خدمات انجام دیں۔

''سُروں کی کویل'' لتا منگیشکر نے 20 زبانوں میں 30 ہزار گانے گائے ہیں۔ان کی آواز سن کر کبھی کسی کی آنکھیں نم ہوئیں تو کبھی سرحد پر کھڑے جوانوں کو حوصلہ ملا۔انہوں نے اپنے آپ کو موسیقی کے لئے وقف کر دیا۔ہندوستانی حکومت کی جانب سے ہندوستانی سنیما کا سب سے بڑا اعزاز ''داداصاحب پھالکے'' 1989 میں نواز کر لتا جی کی ہمت افزائی کی گئی۔

ایم ایس سبولکشمی کے بعد وہ دوسری گلوکارہ ہیں جنہوں بھارت کے سب سے بڑے ایوارڈ بھارت رتن سے نوازا گیا۔لتا منگیشکر کی کی پیدائش مدھیہ پردیش کے ضلع اندور میں ہوئی۔انہوں نے 13 سال کی عمر میں مراٹھی فلم کے لئے اپنا پہلا گیت گایا تھا۔لتا منگیشکر ہی ایک واحد حیات ہستی ہیں جن کے نام سے اعزازات دیئے جاتے ہیں۔ان کی وفات 6 فروری 2022 کو ہوئی۔

(14) **داداصاحب پھالکے** (**Dada Saheb Phalke**): داداصاحب پھالکے کو ہندوستانی فلموں کا بانی مانا جاتا ہے۔ان کی پیدائش 30 اپریل 1870ء میں تریمبک میں ہوئی اور ان کا پورا نام دھنڈی راج گووندیو پھالکے تھا۔

1885ء میں جے جے اسکول آف آرٹ میں اپنے خوابوں کو پورا کرنے کے دوران انہوں نے آرٹ کے کئی زمروں کے بارے میں علم حاصل کیا اور پھر فلموں کا جادوگر کہلائے جانے لگے۔وہ اپنی فلموں کو الگ الگ تکنیک سے پیش کیا۔

پھالکے کی زندگی میں ان کی دنیا بدلنے والا لمحہ تب آیا، جب انہوں نے ایک خاموش فلم ''دی لائف آف کرسٹ'' دیکھی۔اس فلم کی بنیاد پر انہوں نے پہلی خاموش فلم ''The Growth of Pea'' تیار کی۔ان کی پہلی فلم ''راجا ہریش چندر'' میں ان کے خاندان کے سبھی افراد نے حصہ لیا۔

ان کی آخری خاموش فلم ''سیتو بندھن'' تھی جو 1932ء میں آئی تھی۔انہوں نے اپنی کئی فلموں میں اپنی مختلف آوازوں کا استعمال کیا۔داداصاحب پھالکے کا انتقال 16 فروری 1944ء کو ہوا۔داداصاحب پھالکے کو ہندوستان فلموں کا بانی کہا جاتا ہے۔انہوں

نے ہندوستانی فلموں کو بنانے کا کام شروع کیا اور ان ہی کی بدولت آج بالی ووڈ دنیا میں مشہور ہے۔

(15) **رابندر ناتھ ٹیگور (Rabindarnath Tagore)**: 17 اگست 1871ء میں Jovasanka، کلکتہ میں پیدا ہوئے۔ ہندوستان کے مشہور آرٹسٹوں میں شامل کیا جاتا ہے۔ انہوں نے بنگال اسکول آف آرٹ کی بنیاد ڈالی۔ ان کی مشہور مصوری کی مثـ ''بھارت ماتا'' 1905ء میں اور دوسری مصوری ''The Passing of Shahenshah Sha Jahan'' ''شہنشاہ شاہ جہاں کی وفات'' قابلِ ذکر ہیں۔ ان کی وفات 5 ڈسمبر 1951ء میں ہوئی۔

(16) **رام کنکر بیج (Ram Kinkar Baij)**: رام کنکر بیج 25 مئی 1906ء میں Bankura، ویسٹ بنگال میں پیدا ہوئے۔ انہیں جدید مورتی نگاروں میں شامل کیا جاتا ہے۔ ان کے آرٹ کی خاص خوبی یہ ہے کہ یہ سمنٹ اور کنکریٹ کا استعمال اپنے مورتیوں کے بنانے میں استعمال کرتے ہیں۔

Yaksha اور Yakshi ان کی یہ مورتیاں آج بھی (RBI) دہلی کے لان میں موجود ہے جو قابلِ تعریف مانی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ ان کی مورتی نگاری کی مثالیں اور بھی ہیں جو شانتی کیتن کی رونق کو دوبالا کرتی ہے۔ University of Vishwa Bhati میں ان کی مورتیوں کو نمائش کے طور پر رکھا گیا ہے۔ ان کی وفات اگست 1980ء میں ہوئی۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check Your Progress)

1۔ ہندوستان میں عصر حاضر کے مشہور نئے رجحان کے تخلیق کرنے والے فنکار کی فہرست تیار کریں۔

____

____

1.7 ہندوستانی تہوار اور ان کی فنکارانہ اہمیت (Indian Festivals and their Artistic Significance)

ساری دنیا میں ہندوستان ایک ایسا واحد ملک ہے جہاں پر مختلف مذاہب، مختلف رسم و رواج مختلف تہوار اور اس کے علاوہ مختلف ریاستوں سے تعلق رکھنے والے لوگ رہتے ہیں۔ تمام ریاستوں کا ایک مخصوص رقص، مخصوص فنونوں سے وابستہ اِن کی دلچسپی وغیرہ شامل ہے۔ ہندوستان میں دو طرح کے تہوار ہوتے ہیں۔

(i) قومی تہوار (ii) مذہبی تہوار

قومی تہوار (National Festivals)

قومی تہوار تین ہیں (i) 15 / اگست کو یومِ آزادی کے طور پر منایا جاتا ہے (ii) یومِ جمہوریہ (iii) گاندھی جی کی پیدائش کا دن یعنی گاندھی جینتی کے نام سے منایا جاتا ہے۔ قومی تہوار کی خصوصیت یہ ہوتی ہے کہ بلاتفریق مذہب وملت تمام ہندوستانی مل کر ان تہواروں کو مناتے ہیں۔ اِن تہواروں میں تمام ہندوستانی اپنی خوشی کا اظہار مختلف فنون کے ذریعے کرتے ہیں۔ ان میں رقص، گانا، قومی یکجہتی کے گیت، رنگولی، مختلف قسم کے دیش بھکتی ڈرامے، نظمیں اور ماڈلس، مختلف ریاستوں کی مختلف جھانکیوں کو پیش کیا جاتا ہے۔ خاص طور سے یومِ آزادی کے دن مدارس میں کمرہ

جماعتوں کی سجاوٹ مختلف رنگ برنگے کاغذوں کواستعمال کرتے ہوئے جھنڈیاں یا جھنڈے کی سجاوٹ ،مختلف افکار کو کمرے جماعت میں چسپا کرنا، مختلف کھیلوں کا انعقاد، دیش کی آزادی کے لیے اپنی جان قربان کرنے والے رہنماؤں کی تصاویر کی نمائش کی جاتی ہے۔طلبا اور اساتذہ اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ایسے پروگرامس پیش کرتے ہیں جن میں تمام فنون کے اقسام کا استعمال عمل میں آتا ہے۔جیسا کہ عملی فنون، بصری فنون، ادبی فنون، عملی فنون، قومی یکجہتی کے گیت، ڈرامہ، بصری فنون میں رنگولی کی سجاوٹ، رنگین کاغذ کا استعمال وغیرہ شامل ہے۔جب کہ ادبی فنون میں نظم گوئی اور تہواروں سے منسلک مواد کو تصویری انداز میں پیش کرنا شامل ہوتا ہے۔

مذہبی تہوار(Religious Festivals)

ہندوستان میں ہمہ مذہب لوگ رہتے ہیں لہٰذا یہاں کئی مخصوص تہوار ہیں جیسے ہولی، دسہرہ، دیوالی، سنکرانتی وغیرہ۔اس کے علاوہ مسلمانوں کے تہوار عید اور بقرعید، سکھوں کے تہوار گرو پرو، عیسائیوں کا تہوار کرسمس قابل ذکر ہیں۔ان تمام تہواروں میں بہترین کشیدہ کاری کے ملبوسات، ہاتھوں پر خوبصورت مہندی کے ڈیزائین، گھروں کی سجاوٹ وغیرہ شامل ہیں۔

علاقائی تہوار(Regional Festivals)

قومی تہوار اور مذہبی تہوار کے علاوہ چند مخصوص علاقائی تہوار ہوتے ہیں جس میں خصوصی طور پر اُنہی علاقے کے لوگ مناتے ہیں۔اس میں بھی مختلف قسم کے فنون کا استعمال ہوتا ہے اور ان تہواروں میں ہر فرد اپنے چھپے ہوئے جذبات اور جمالیات کو آرٹ یا فنون کی شکل میں پیش کرتا ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ(Check Your Progress)

1۔ قومی تہوار سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟ اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔

____

____

2۔ علاقائی تہوار کی اہمیت بیان کریں۔

____

____

1.8 یاد رکھنے کے نکات (Points to be Remembered)

لفظ Aesthetic انگریزی زبان سے ماخوذ ہے اس کے لغوی معنی ہیں ’جمالیات‘ جس سے مراد ذوق سلیم‘ یعنی اپنے حواس کے ذریعے تجسس کرنا وغیرہ۔

جب انسان مناظر فطرت پر نظر ڈالتا ہے اور جو کچھ دیکھتا ہے تو اس کی روح اپنے اعتبار سے ایک پیکر تراشتی ہے۔یہ تراشیدہ پیکر ہی دراصل حسن ہے اور پیکر تراشی کا یہ عمل ’’فن‘‘ ہے۔دوسرے لفظوں میں حسن کی تخلیق کی کوشش ’’فن‘‘ ہے۔

لفظ آرٹ ''Art'' لاطینی زبان کے ''Ars'' آرس سے لیا گیا ہے جس کے معنی ''Artis'' فن کار وغیرہ۔ یہ یونانی لفظ ''Aro'' سے بھی متعلق ہے۔ان تمام کا مطلب تیار کرنا، بنانا،محسوس کرنا،تخلیق کرنا ہے۔

وہ فنون جوانسان کے ذوق آرائش و جمال کی تسکین کے لیے وجود میں آتے ہیں انہیں فنون لطیفہ کہا جاتا ہے۔ جیسے موسیقی، سنگ تراشی، فن تعمیر اور ادب۔

''John Kit'' کے مطابق کسی شئے کے خوبصورتی ہمیشہ کے لیے لطف اندوز ہوتی ہے۔آرٹ کے لغوی معنی تخلیق یا خوبصورتی کے اظہار کے ہیں۔انسان اپنی روزمرہ کی زندگی میں قدرت اور کائنات کی خوبصورتی کو دیکھتا ہے۔اس کے ذہن میں قدرت کے بعض مناظر جیسے پرندوں اور جانوروں کی آوازیں، ماحول میں پائے جانے والی تمام خوبصورت چیزیں موجود ہوتی ہیں۔

فنون لطیفہ کا مقصد تخلیق حسن ہے اور جو پیکر وجود میں آتا ہے وہ فن کا اظہار ہے۔فنون لطیفہ میں موسیقی، مصوری، مجسمہ سازی اور فن تعمیر اہم ہیں۔

مظاہراتی فنون (Performing Arts) کا تعلق انسانی جذبات اور جمالیات سے ہے۔انسان اپنے جذبات اور جمالیات کو فنون کی شکل میں پیش کرتا ہے۔عملی فنون کہلاتا ہے۔اس فن میں وہ بہ ذات خود اور دوسروں کو بھی اپنے فن کے مظاہرے سے لبھاتا ہے۔

1.9 فرہنگ (Glossary)

فنون لطیفہ	:	وہ فنون جوانسان کے ذوق آرائش و جمال کی تسکین کے لیے وجود میں آتے ہیں انہیں فنون لطیفہ کہا جاتا ہے۔
Art	:	فنون
Visual Art	:	بصری فنون
Performing Art	:	مظاہراتی فنون
Literary Art	:	ادبی فنون
Aesthetics	:	جمالیات

1.10 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں (Unit End Exercise)

معروضی جوابات کے حامل سوالات؛

1۔ لفظ Aesthetic کس زبان سے ماخوذ ہے؟

(1) انگریزی (2) اردو (3) یونانی (4) لاطینی

2۔ آرٹ ایجوکیشن کے تعلیمی مقاصد ہے/ہیں۔

(1) جسمانی نشو ونما کا فروغ (2) سماجی نشو ونما کا فروغ

(3) تخلیقی نشو ونما کا فروغ (4) ان میں سبھی

3۔ ایم۔ایف۔حسین کس فن کے لیے جانے جاتے ہیں؟

(1) شاعری (2) اداکاری (3) گلوکاری (4) پینٹنگ

مختصر جوابات کے حامل سوالات؛

1۔ Art یافن کے معنی اور مفہوم بتائیے؟
2۔ عملی فنون سے کیا مراد ہے،اس کی تعلیمی اہمیت کو بتائیے؟
3۔ ایم۔ایف۔حسین کس فن کے ماہر تھے؟

طویل جوابات کے حامل سوالات؛

1۔ بصری فنون سے کیا مراد ہے۔تعلیم میں اس کی اہمیت بتائیں۔
2۔ ہندوستان کے تہوار کون کون ہیں،ان تہواروں میں آرٹ کا استعمال کیسے ہوتا ہے؟
3۔ ادبی فنون کون کون سے ہوتے ہیں،مثال کے ذریعے سمجھائیے؟

1.11 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں (Suggested Books for Further Readings)

1. V. Krishnamacharyulu, Art Education
2. Srinivas Chari K., Art Education 2005

اکائی 2۔ بصری فنون اور تعلیم

(Visual Arts and Education)

اکائی کے اجزا

2.1 تمہید (Introduction)

2.2 مقاصد (Objectives)

2.3 بصری فنون بحیثیت ذریعہ تعلیم (Visual Arts as a medium of Education)

2.4 بصری فنون/ برائے خود اظہار، مشاہدہ اور استحسان

(Visual Arts of self-expression, observation and appreciation)

2.5 بصری فنون کے مختلف طریقے : پینٹنگ، بلاک پینٹنگ، کولیج، مٹی سے ماڈل بنانا، کاغذی کترن اور فولڈنگ

(Using different methods of Visual Arts - Paintings, block, painting, collage, clay, medelling,paper cutting and folding)

2.6 یاد رکھنے کے نکات (Points to be Remembered)

2.7 فرہنگ (Glossary)

2.8 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں (Unit End Exercises)

2.9 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں (Suggested Books for Further Readings)

2.1 تمہید (Introduction)

وہ فنون جو انسان کے ذوق و آرائش و جمال کی ستائش کے لیے وجود میں آتے ہیں انہیں فنون لطیفہ کہا جاتا ہے۔ جیسے موسیقی، سنگ تراشی، فن تعمیر اور ادب وغیرہ۔ یہ تمام فنون انسانی جذبات کا ایسا اظہار کرتے ہیں جو مختلف صورتوں میں نظر آتے ہیں۔ بصری فنون یا Visual Arts کہلاتے ہیں۔مثلاً ہمارے اطراف میں پائے جانے والے ماحولیاتی مناظر اشیاء وغیرہ جیسے درخت، جانور، پرندے اور حشرات، رنگ برنگی خوبصورت پھولوں کی کیاریاں، تیلیاں، انسان اس حسین و دلکش مناظر کو اپنی بصارت سے دیکھتا ہے اور اس کے دل میں اُمنگیں پیدا ہوتی ہیں اور وہ مختلف رنگوں اور چیزوں جیسے مٹی، رنگولی، رنگین کاغذ اور دیگر اشیا کو لے کر اُس کی عکاسی کرتا ہے۔ یہی بصری فنون کہلاتے ہیں۔

2.2 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کی تکمیل کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- ☆ بصری فنون کے مفہوم سے واقفیت حاصل کرسکیں۔
- ☆ بصری فنون سے ہونے والے فائدے معلوم کرسکیں۔
- ☆ بصری فنون کے مختلف طریقوں اور ان کے تیار کرنے نیز استعمال سے واقف ہوسکیں۔

2.3 بصری فنون بحیثیت ذریعہ تعلیم (Visual Arts as medium of Education)

بصری فنون کے معنی اور تصور (Concept and Meaning of Visual Arts)

عموماً آرٹ یا فنون کو تین حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

i. بصری فنون (Visual Arts)

ii. عملی/مظاہراتی فنون (Performing Arts)

iii. ادبی فنون (Literary Art)

بصری فنون (Visual Arts): بصری فنون وہ فنون ہوتے ہیں جس میں ہم بصارت کے ذریعے مشاہدہ کرسکتے ہیں۔ جیسے

(i) ڈرائنگ (ii) پینٹنگ (iii) ڈیزائننگ

(iv) سنگ تراشی (v) چوبینہ تراشی (vi) دھاتو تراشی

(vii) کولاز بنانا (viii) مٹی کے نمونے بنانا (ix) رنگولی بنانا (x) پوسٹر تیار کرنا وغیرہ۔

بصری فنون کو دو بڑے حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

(i) (2D) یا دو رُخی یا دو البعادی والے فنون (Two Dimentional) مثلاً چارٹ، تصاویر، نقشے وغیرہ کہلاتے ہیں جس میں طول x عرض ہوتا ہے۔

(ii) (3D) سہ رُخی یا تین البعادی والے فنون (Three Dimentional)

ایسے بصری فنون جس میں تین البعادی ہوتے ہیں جیسے 3D کہا جاتا ہے۔طویل X عرض X بلندی۔مثلاً مٹی کے ماڈل یا نمونے،سنگ تراشی کے نمونے وغیرہ شامل ہیں۔

$$3D = l \times b \times h$$

ڈرائنگ (Drawing) یا مصوری

مصوری سے مراد تصویر کشی کرنا، رنگ بھرنا وغیر شامل ہیں۔کسی بھی تصویر یا خیال کو کسی بھی نوعیت کے کاغذ کے ٹکڑے Plywood وغیرہ پر مخصوص ہیئت کے ساتھ پیش کرنے کا نام ہی فن مصوری یا آرٹ ہے۔

یہ واحد فن ہے جس کے بغیر عام فنون اور مضامین ادھورے رہتے ہیں۔اس کا آغاز وارتقاء انسانی تمدن سے وابستہ ہے۔انسان جب غاروں میں رہا کرتا تھا تب سے ہی آڑی، کھڑی، ترچھی لکیریں بنایا کرتا تھا۔تب سے آج تک ہر دور میں مصوری کی شکل بدلتی رہی ہے اور دور جدید میں انگریزی اصلاحوں کے ساتھ زیادہ چلن میں آچکی ہے جیسے ماڈرن آرٹ، فائن آرٹ کہا جاتا ہے۔

مصوری کے اقسام اور ان کا تعلیم میں استعمال (Types of Drawing activity uses for Education)

i.	حافظے کے مصوری	Memory Drawing
ii.	آبجیکٹ ڈرائنگ	Object Drawing
iii.	سادہ ہاتھ کی ڈرائنگ	Free Hand Drawing
iv.	جامٹری کی ڈرائنگ	Geometrical Drawing
v.	خطاطی کے نمونے	Calligraphy
vi.	کارٹون ڈرائنگ	Cartoon Drawing

حافظے کی مصوری (Memory Drawing)

Memory Drawing سے مراد کسی بھی قصے یا کہانی کو اپنے حافظے کی مدد سے تصویری شکل دینے کو Memory Drwaing یا حافظے کی مصوری کہا جاتا ہے۔مثلاً مختصر کہانیاں، واقعات اور اقوال پر مبنی قصے وغیرہ کو تصویری شکل دینا۔

حافظے کی تعلیمی اہمیت (Educational Importance of Memory Drawing)

کمرۂ جماعت میں مؤثر تدریس کے لیے، خاص کر ابتدائی جماعتوں میں کہانی کے ذریعے بعض اسباق کی تدریس کی جاتی ہے۔اس تدریس کے ذریعے کہانیوں کی تصویری شکل میں منظر کشی کی جاتی ہے۔ابتدائی جماعتوں میں طلبا کہانیوں کے سننے کے شوقین ہوتے ہیں لہٰذا انہیں دو طرح کے فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ایک سماعت دوسری بصارت سے۔خاص کر ایسے مضامین جن کے عنوانات حکایات یا کہانیوں پر مستمل ہوتے ہیں قصہ گوئی کے طریقۂ تدریس میں اس ڈرائنگ کو کافی اہمیت حاصل ہے۔

Memory Drawing بنانے کی تکنیک اور طریقے:

مقاصد: رنگ یا پنسل کی مدد سے چھوٹی چھوٹی کہانیوں کا انتخاب کیا جات ہے اور اُسے کسی نہ کسی عنوان کے تحت پیش کیا جاتا ہے۔جس

میں طلبا بصارت کے ذریعے سے Memory Drawing کو سیکھنے میں اور مختلف کہانیوں کے حصوں کو تصویری شکل میں دیکھ کر اکتساب حاصل کرتے ہیں۔جس سے طلبا میں موثر اکتساب بھی حاصل ہوتا ہے۔

درکار اشیا (Tools)

(i) رنگین یا سفید (Drawing Sheets) (ii) Brushses (iii) Colours (iv) Colour Tray

(v) Pencil (vi) Charcoal (vii) Canvas

موجودہ تعلیمی نظام طفل مرکوز ہے۔اس میں Art Based Method اور مثالوں پر مبنی تدریس کو کافی اہمیت حاصل ہے۔اس میں طلباء کو پوری آزادی کے ساتھ انہیں جذبات،خیالات کے اظہار خیال کا موقع فراہم کیا جاتا ہے۔

طریقہ عمل(Procedure)

سب سے پہلے جس کہانی یا تصویر کو بنانا ہے اُسے ایک صاف وشفاف Drawing Sheet پر 2H پنسل کو استعمال کرتے ہوئے ابتدائی خاکہ بنایا جاتا ہے۔پھر پورے مناظر کو مکمل تصویری شکل دینے کے بعد اس میں رنگوں کا استعمال ہوتا ہے۔اس کے بعد آؤٹ لائن بنا کر 2H پنسل کے نشانات کو مٹا دیا جاتا ہے اور آخر میں Sheet کے اطراف باڈر (Border) بنایا جاتا ہے۔

آبجیکٹ ڈرائنگ(Object Drawing)

Object ڈرائنگ یا مصوری اس قسم کی ڈرائنگ کو بھی پنسل اور مختلف رنگوں کی مدد سے کی جاتی ہے۔اس میں چند ایسے نمونے نظروں کے سامنے رکھ دیے جاتے ہیں جو گھریلو استعمال میں آنے والی اشیاء پر مشتمل ہوتی ہیں۔مثلاً تدریسی آلات،پھل، پھول، گھر میں استعمال ہونے والی اشیاء جیسے برتن، ڈنر سیٹ، گلدستہ وغیرہ۔اس قسم کی ڈرائنگ کو Object Drawing کہا جاتا ہے۔

Object Drawing کی تعلیمی اہمیت:

ابتدائی جماعتوں سے لے کر ثانوی جماعتوں تک طلبا کو اس قسم کی ڈرائنگ کی مشق کروائی جاتی ہے جس میں مختلف قسم کے تعلیمی تجربات مشاہدات وغیرہ کو دیکھ کر اُس کی عکاسی کرنا ہوتا ہے۔سائنس اور ریاضی اور دوسرے مضامین میں بھی اس کا استعمال ہوتا ہے۔

Object Drawing بنانے کے طریقے اور تکنیکس:

مقاصد: طلبا میں اس قسم کی ڈرائنگ کے ذریعے آرٹ سے دلچسپی پیدا کی جاسکتی ہے۔تخلیقی صلاحیتوں کا فروغ ہوتا ہے۔طلبا میں رنگوں کا استعمال کرنے، 2D البعادی اور 3D سہ البعادی اشیاء میں تبدیل کرنے کے مہارتوں کو فروغ دیا جاسکتا ہے۔

درکار اشیاء(Tools)

رنگین Drawing Sheets مختلف قسم کے رنگوں کے بوتل یا رنگین پنسل وغیرہ اس کے ساتھ ساتھ برش، Colour Tray وغیرہ کی بھی ضرورت پڑتی ہے۔

طریقہ (Procedure)

اس ڈرائنگ کو بنانے کے لیے رنگین یا سفید Sheets کی ضرورت ہوتی ہے۔ جو بھی Object ہوتا ہے اُسے دیکھ کر اس کی عکاسی کی جاتی ہے۔ پہلے پنسل سے اس کا خاکہ تیار کیا جاتا ہے۔ پھر مختلف رنگوں کو استعمال کرتے ہوئے اس ڈرائنگ کو مکمل کر لیا جاتا ہے۔

سادہ ہاتھ کی ڈرائنگ (Free Hand Drawing)

اس قسم کی مصوری میں ہاتھ یعنی بغیر کسی مصوری کے آلات کے استعمال کی جانے والی ڈرائنگ یا مصوری کو Free Hand Drawing کہا جاتا ہے۔ اس Drawing میں پنسل، چاک، قلم وغیرہ کا استعمال کیا جاتا ہے۔ مثلاً سماجی علوم میں مختلف دنیا کے نقشے، چارٹس اور دوسرے Diagram میں اس کا استعمال کیا جاتا ہے۔

فری ہینڈ ڈرائنگ کی تعلیمی اہمیت (Educational Importance of Free Hand Drawing)

کسی بھی معلم کو اس ڈرائنگ کی ضرورت پڑتی ہے۔ اس کا تعلق تمام مدرسہ کے مضامین سے ہوتا ہے اور ہر معلم کو دوران تدریس Writing Skill یعنی لکھنے کی مہارت کا ہونا ضروری ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ مختلف مضامین میں پائے جانے والے مختلف اشکال کی عکاسی بھی اسی ڈرائنگ کی مدد سے کی جاتی ہے۔ جب سے طلبا میں موثر تدریس کے ساتھ ساتھ سبق سے دلچسپی بھی پیدا کی جاسکتی ہے۔

Geometrical Drawing

اس ڈرائنگ کا تعلق مضمون ریاضی سے ہے مضمون ریاضی میں خاص کر جامٹری کے اشکال کو آلات کی مدد سے جیسے Compas، Square Set اور Scale سے پیائش کے ذریعے اس Drawing کو بنایا جاسکتا ہے۔ فن تعمیر میں بھی اس کو کافی اہمیت حاصل ہے اس کے علاوہ کشیدہ کاری میں بھی اس کے ڈیزائین بنتے ہیں۔

Geometrical Drawing کی تعلیمی اہمیت:

خصوصی طور پر ریاضی میں جامٹری کے مختلف اشکال کی مصوری اسی کی تحت ہوتی ہے۔ مثلاً دائرہ، مثلث، مستطیل، منحرف، مخروط Geometriccal Consturctions ہوتے ہیں۔ ان تمام میں اس Drawing کا استعمال ہوتا ہے۔

خطاطی/خوبصورت خطاطی کے نمونے (Littering Drawing)

اس ڈرائنگ میں خوش نویسی کو اہمیت حاصل ہے، خوش نویسی کے ذریعے اقوال، اشعار، کو سلیقہ کے ساتھ مصوری کرنا Littering Drawing کہلاتی ہے۔

Littering Drawing کی تعلیمی اہمیت:

تعلیم میں خاص کر لکھنے کی مہارت کو فروغ دینے کے لیے یہ ڈرائنگ کافی فائدہ مند ثابت ہوتی ہے۔ اس ڈرائنگ کے ذریعے سے سبق کے عنوانات لکھے جاتے ہیں۔ اقوال ذریں لکھے جاتے ہیں۔ منتخب اشعار کو بھی خوبصورتی کے ساتھ پیش کیا جاسکتا ہے۔

Cartoon Drawing

کارٹون ڈرائنگ سے مراد ماحول میں پائے جانے والے جانور، پودے، اوزار، آلات اور انسان کی اصلی شکل کو چھوڑ کر تصوراتی یا خیالی شکل پیش کرنے کو Cartoon Drawing کہا جاتا ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check Your Progress)

1۔ بصری فنون کے معنی بیان کیجیے۔

____

____

2۔ حافظہ کی مصوری سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟ بیان کریں۔

____

____

2.4 بصری فنون برائے خود اظہار، مشاہدہ اور استحسان

(Visual Arts of Self-expression, Observation and Appreciation)

کارٹون ڈرائنگ کی تعلیمی اہمیت:

ابتدائی جماعتوں میں معلمین کو مختلف چھوٹی چھوٹی کہانیوں کو اکائیوں میں تقسیم کر کے ان کہانیوں کو مختلف قسم کے کارٹون کے ذریعے پیش کیا جاتا ہے۔ چھوٹی جماعتوں کے طلبا خصوصی طور سے ڈرائنگ کو کافی پسند کرتے ہیں۔ جس سے مؤثر محرکہ پیدا کرنے میں مدد ملتی ہے۔

Different Materials of Visula Arts, Rangoli, Pastels, Posters, Clay, Paintings

Art Activities

رنگولی (Rangoli)

ہندوستانی تہذیب اور سماج میں قدیم زمانے سے ہی مختلف تہواروں (قومی تہوار یا مذہبی تہوار) میں رنگولی بنائی جاتی ہے۔ یہ ایک آرٹ کا مشغلہ ہے، خاص کر اپنے گھر کے سامنے صحن میں اس کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ رنگولی کا مطلب خود مختلف رنگوں کے بیل بوٹے جو دائروی شکل اور مربع شکل میں ترتیب دیے جاتے ہیں۔ اس کے پکے رنگ نہیں ہوتے، رنگولی عارضی مصوری کہلاتی ہے۔ اس کا تحفظ نہیں ہو سکتا ہے خاص کر قومی تہواروں کے موقع پر مدرسے کے میدان میں اس کی نمائش کی جاتی ہے۔ جس میں طلبا اور اساتذہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔

مدرسے کے مختلف کلچرل پروگرام میں رنگولی کے مقابلوں کو بھی منعقد کیا جاتا ہے۔ طلبا بہت دلچسپی کے ساتھ اس میں حصہ لیتے ہیں اور مختلف رنگوں کو استعمال کر کے بہترین ڈیزائن تیار کرتے ہیں۔

رنگولی کی تعلیمی اہمیت:

طلبا بڑھ چڑھ کر اس کے مقابلے میں حصہ لیتے ہیں اور اُن میں چھپی ہوئی صلاحیتوں کا اظہار کرتے ہیں اور اپنے خیالات کا اظہار اس فن کے ذریعے ظاہر کرتے ہیں۔ اس فن کے ذریعے قومی ایجاد فروغ پاتا ہے۔ مختلف تہواروں میں بلا شریک مذہب ہر کوئی رنگولی کے مقابلوں میں حصہ لیتا ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check Your Progress)

1۔ کارٹون ڈرائنگ کی تعلیمی اہمیت بیان کیجیے۔

____

____

2۔ ہندوستانی پس منظر میں رنگولی کی تعلیمی اہمیت بیان کریں۔

____

____

2.5 بصری فنون کے مختلف طریقے : پینٹنگ، بلاک پینٹنگ، کولیج، مٹی سے ماڈل بنانا، کاغذی کترن اور فولڈنگ

(Using different method of Visual Arts, Printings, Block Printings, Collage, Clay Modelling, Paper Cutting and Foldings)

رنگوائی (Painting)

کسی بھی سیٹ یا شفاف سطح جس پر مختلف رنگوں کا استعمال ہوتا ہے اُسے Painting کہا جاتا ہے۔ خاص طور سے پٹنگ میں جو رنگ استعمال ہوتے ہیں چند پانی کے رنگ ہوتے ہیں جنہیں ہم Water Colour کہتے ہیں۔ اُسی طرح سے Oil Paint اور کپڑوں پر رنگوائی کے لیے Fabric Paint استعمال کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ مختلف رنگوں کی Ink جو مصوری کی مناسبت سے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ عام طور پر Painting کو حسب ذیل اقسام میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

i. Still Life Painting
ii. Painting from Nature
iii. Cloth Painting
iv. Spray Painting
v. Thread Painting

Still Life Painting

اس قسم کی مصوری میں معلم طلبا کو 4B اور 6B پنسل کے ذریعے ڈرائنگ کرنے کو کہا جاتا ہے۔ بعد میں تصویر مکمل ہونے کے بعد انہیں مختلف رنگوں کے استعمال سے پینٹنگ کی جاتی ہے۔ خاص طور پر اس قسم کی ڈرائنگ میں گھریلو استعمال کی چیزیں، کتابیں وغیرہ کو کسی سطح مقام پر رکھا جاتا ہے اور اس کو تصویری شکل دی جاتی ہے۔ بعد میں اس میں پائے جانے والے رنگوں کو اور Shades کو ملایا جاتا ہے۔

Still Life Painting کی تعلیمی اہمیت:

اس پینٹنگ سے طلبا میں تخلیقی صلاحتوں کو بڑھاوا دیا جاسکتا ہے۔ طلباء اپنی قوت حافظہ کی مدد سے مختلف Objects کو دیکھتے ہیں اور اُن کی نقل کے ذریعے اُس کی تصویر کشی کرتے ہیں۔

قدرتی ماحول سے اخذ کی گئی پینٹنگ (Painting from Nature)

قدرتی ماحول سے مراد ندیاں، سمندر، پہاڑ، درخت، پھول، پودے، خوبصورت کلیاں، گھاس کے میدان وغیرہ ہیں۔ انہیں دیکھنا اور اُس کی تصویر کشی کرنا، مختلف پھول اور اُن کے قدرتی رنگوں کو دیکھ کر اس کی عکاسی کی جانے والی پینٹنگ کو Painting from Nature کہا جاتا ہے۔

Painting from Nature کی تعلیمی اہمیت

مختلف مضامین سائنس، سماجی علوم وغیرہ ان تمام مضامین میں اس طرح کی ڈرائنگ کا استعمال کیا جاتا ہے۔ مختلف پتے اور جڑ، پھول، تنا اور ان کے قدرتی رنگ، سماجی علوم میں قدرتی ماحول جیسے پہاڑ، دریا، جھرنے وغیرہ کو مختلف رنگوں سے پینٹنگ کی جاتی ہے جس سے طلبا میں Painting سے دلچسپی پیدا ہوتی ہے اور اسباق کو آسانی سے سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ طلبا میں تخلیقی صلاحیتوں کا فروغ ہوتا ہے اور قدرت میں پائے جانے والے مناظر کی تصویر کشی کر کے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

کپڑے پر پینٹنگ (Cloth Painting)

اکثر کپڑوں پر جو پینٹنگ کی جاتی ہے وہ Water Proof Colour یعنی پانی سے خراب نہ ہونے والے رنگوں کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اُسے Cloth Paint کہا جاتا ہے۔ اکثر کپڑوں پر رنگوائی مختلف بیل بوٹے کے نمونے اور مختلف ڈیزائین بنائے جاتے ہیں۔ کپڑوں کے رنگ کے لحاظ سے اُس پر خوش نما Painting کی جاسکتی ہے۔

Cloth Painting کی تعلیمی اہمیت

طلبا میں ذوق سلیم اور جمالیات کے اظہار کا ذریعہ آرٹ ہوتا ہے۔ لہٰذا طلبا میں چھپی ہوئی صلاحیتوں کو اُجاگر کرنے کا بہترین طریقہ پینٹنگ ہے، خاص طور سے لڑکیوں کے لیے کپڑوں کی رنگولی کافی دلچسپ ہوتی ہے۔ طالبات اس قسم کی Painting میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی ہیں۔

Spray Painting

کسی برش یا مشین کے ذریعے ہوا کے بر سٹر کے ذریعے جو پینٹنگ کی جاتی ہے اُسے Spray Painting کہا جاتا ہے۔ خوبصورت نمونے،

مختلف گھریلو استعمال کی چیزیں، قدرتی مناظر وغیرہ کو اس پینٹنگ کے ذریعے خوش اسلوبی سے کیا جا سکتا ہے۔ اس میں رنگ ہوا کے ذریعے منتشر ہوتے ہیں اور تصویری شکل اختیار کرتے ہیں۔

Spray Painting کی تعلیمی اہمیت:

اس پینٹنگ کو طلباء Tooth Brush کے ذریعے Drawig Sheet پر رنگوائی کرتے ہیں۔ مختلف مضامین سے تعلق رکھنے والے مناظر، قدرتی چیزوں وغیرہ کو اپنی تخلیقی صلاحیت کی بنا پر پینٹنگ بنانے کی کوشش کرتے ہیں جس سے ان میں کام کرنے کی صلاحیت فروغ پاتی ہے۔

دھاگے کے ذریعے بنائی جانے والی پینٹنگ (Thread Painting)

اس پینٹنگ کو دھاگے کی مدد سے انجام دیا جاتا ہے لہٰذا اسے Thread Painting کہا جاتا ہے۔ دھاگوں کو مختلف رنگوں میں ڈبویا جاتا ہے اور اُسے صاف شفاف پر پینٹنگ کی جاتی ہے۔ خوبصورت پھول، بارش کا منظر وغیرہ اس قسم کی پینٹنگ میں بہت خوبصورت لگتے ہیں۔

Thread Painting کی تعلیمی اہمیت:

خاص کر طلبا میں جمالیاتی جذبہ پیدا ہوتا ہے اس پینٹنگ کے بنانے میں ایک دوسرے کی مدد حاصل ہوتی ہے اور طلبا خوشی خوشی دھاگوں کی مدد سے نئی نئی اشکال، جن کا اُن کے ذہن میں گمان بھی نہ ہو بناتے ہیں۔ بعد میں پینٹنگ کے مختلف نئے نئے اشکال وجود میں آتے ہیں طلبا اس پینٹنگ سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

کولاژ (Collage Making)

سجاوٹی اشیا میں کولاژ (Collage) کو کافی اہمیت حاصل ہے۔ مدرسے کے ماحول میں مختلف قومی تہوار یا خوشی کے موقعوں پر اس کی مدد سے تصویر کشی کی جاتی ہے۔

کاغذ: رنگین کپڑے کے ٹکڑے، سوکھے پتے، تیلی کی کاڑیوں کی استعمال سے بنائی جانے والی تصویر کو ہم کولاژ کہتے ہیں۔ ان چیزوں کی مدد سے بچوں کے کھلونے اور دلکش تصاویر کو بخوبی Collage کے ذریعے سے تیار کیا جاسکتا ہے۔

کولاژ بنانے کا طریقہ:

مختلف چیزوں کو استعمال میں لاتے ہوئے اس کو ترتیب دیا جاسکتا ہے۔

- ☆ ماچس کی تیلوں کو کسی مقوے پہ چسپاں کرتے ہوئے اشکال بنائے جاسکتے ہیں۔
- ☆ سوکھی گھاس، دال کے دانوں وغیرہ کے استعمال کے ذریعے تصویر بنائی جاتی ہے۔
- ☆ رنگین میگزین کے ٹکڑوں کو لے کر کوئی تصویر بنائی جاسکتی ہے۔
- ☆ پنسل کے تراشوں کو لے کر کوئی ڈیزائن بنایا جاسکتا ہے۔
- ☆ Thermocol Ball کی مدد سے کسی تصویر کو بنایا جاسکتا ہے۔

☆ ریتی کے ذریعے کوئی تصویر بنائی جاسکتی ہے۔

☆ ہاتھ کے چوڑیوں کے ٹکڑوں کو جوڑ کر خوبصورت ڈیزائن بنایا جاسکتا ہے۔

ان تمام چیزوں کو بنانے میں Fevicol یا گم (Gum) کا استعمال کیا جاتا ہے اور ایک بہترین کولاژ بنا کر تیار کیا جاسکتا ہے۔

کولاژ بنانے کی تعلیمی اہمیت:

اس سے طلباء میں تخلیقی صلاحیتوں کا فروغ ہوتا ہے۔ طلبا بے کار رنگین کاغذ، کپڑے یا دیگر سامان کی مدد سے بہترین مصوری انجام دے سکتے ہیں۔ جس سے ان میں چھپی ہوئی صلاحیتوں کا فروغ ہوتا ہے۔

مٹی کے نمونے بنانا (Clay Modilling)

طلبا میں شروع سے ہی یہ فطری صلاحیت موجود ہوتی ہے کہ وہ مٹی سے کھیلنا پسند کرتے ہیں اور مٹی کے کھلونوں کی تیاری میں حصہ لے کر مہارتوں کی تخلیق کرتے ہیں۔ مٹی کے نمونے بنانے میں کسی خاص قسم کی تربیت کی ضرورت نہیں ہوتی۔

مٹی کے ذریعے جو چیزیں بنائی جاسکتی ہیں ان میں چکنی مٹی کے علاوہ مٹی میں گوند کو ملایا جاسکتا ہے۔ اس کے علاوہ گیہوں کے آٹے کا بھی استعمال کرتے ہوئے مختلف قسم کے کھلونے تیار کیے جاسکتے ہیں۔

مختلف ذہنی سطح سے تعلق رکھنے والے طلبا اپنی ذہانت کا استعمال کر کے بہتر سے بہتر نمونے تیار کر سکتے ہیں۔ مٹی سے تیار کیے جانے والے کھلونوں پر نقش و نگار کے لیے مختلف اشیاء (بوتل کے ڈھکن، ماچس کی تیلیوں) کو استعمال کرتے ہوئے بہترین ڈیزائن ڈالا جاسکتا ہے۔ مٹی سے تیار کیے جانے والے کھلونوں کو رنگ کرنے کے لیے اسے سب سے پہلے اچھا سکھایا جاتا ہے۔ مٹی سوکھنے کے بعد اس پہ پوسٹر کلر یا Acrylic Colour کا استعمال کیا جاتا ہے۔

مٹی کے نمونے تیار کرنے کا طریقہ:

مٹی سے ماڈلس یا نمونے بنانے کے لیے پہلے مٹی کو اکٹھا کیا جاتا ہے پھر اسے چھان لیا جاتا ہے۔ اس کے بعد اس میں گوند وغیرہ کا استعمال کیا جاتا ہے تاکہ مٹی نہ ٹوٹے۔ جب ماڈل مکمل شکل اختیار کرتا ہے تو اسے ڈھونڈی چھاؤں میں سکھایا جاتا ہے کیونکہ دھوپ کی گرمی سے اس میں تڑک آنے کے امکانات ہوتے ہیں۔ جب یہ ماڈل سوکھ جاتے ہیں تو انہیں مختلف رنگوں کے استعمال سے بچایا جاتا ہے اور اشیاء کے مطابق حقیقی رنگ دینے کی کوشش کی جاتی ہے۔

کاغذ کی کٹنگ اور تہہ (Paper Cutting and Folding)

کاغذ کی کٹنگ اور تہہ (Folding) کرنا بھی بہت خوبصورت فن ہے۔ خاص کر قومی تہواروں میں کمرہ جماعت کی سجاوٹ، قومی جھنڈے کی سجاوٹ میں Paper Cutting کو کافی اہمیت حاصل ہے۔ اس کے علاوہ خوبصورت ڈیزائن بھی رنگ برنگی کاغذ کی کٹنگ کے ذریعے بنائے جاسکتے ہیں۔ دروازوں اور کھڑکیوں پر کاغذ کے نمونے بہت خوبصورت نظر آتے ہیں اس کے علاوہ مدرسے کے میدان کو سجانے کے لیے مختلف رنگ کے جھنڈیوں کو کاٹ کر لٹکایا جاتا ہے۔

Paper Cutting and Folding

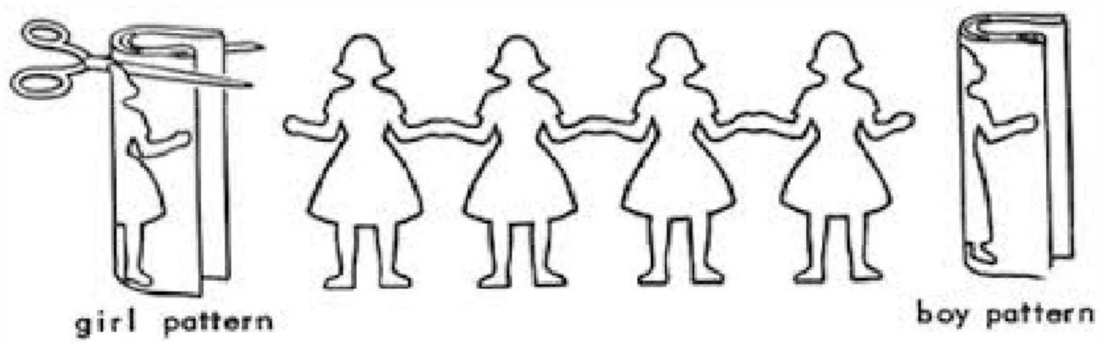

Paper Cutting

Paper Folding (Origami)

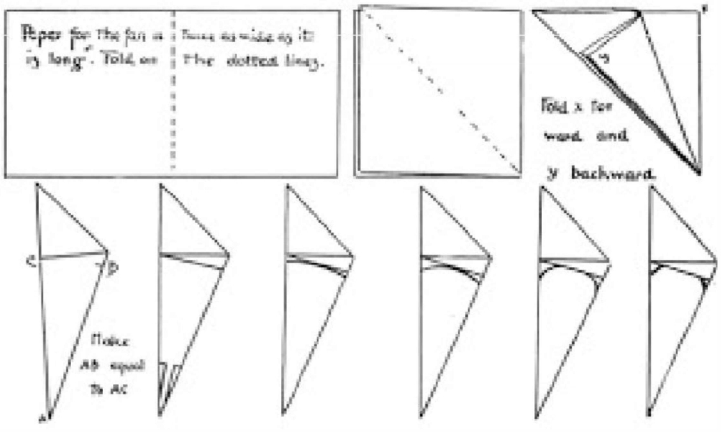

Paper Folding

کاغذ کو تہ کر کے مختلف چیزوں کو بنایا جا سکتا ہے خاص کر ابتدائی جماعتوں میں کاغذ کی کشتی اور کاغذ کے پھول، بیل اور دوسرے خوبصورت نمونے بنائے جا سکتے ہیں۔رنگ برنگی کاغذ کے استعمال سے ماڈلس یا نمونے بھی تیار کیے جا سکتے ہیں۔مختلف قسم کی رنگ برنگی تیلیاں اور مختلف پھولوں کو بھی کاغذ کے ذریعے سے بنایا جا سکتا ہے۔ یہ دیکھنے میں دلکش نظر آتے ہیں۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check Your Progress)

1۔ کپڑے پر رنگولی (Cloth Painting) کیا ہوتی ہے؟ بیان کیجیے۔

2۔ کولاژ بنانے کی تعلیمی اہمیت بیان کریں۔

2.6 یاد رکھنے کے نکات (Points to be Remembered)

- بصری فنون (Visual Arts): بصری فنون وہ فنون ہوتے ہیں جس میں ہم بصارت کے ذریعے مشاہدہ کر سکتے ہیں۔ جیسے (i) ڈرائنگ (ii) پینٹنگ (iii) ڈیزائننگ (iv) سنگ تراشی (v) جو بینہ تراشی (vi) دھاتو تراشی (vii) کولاز بنانا (viii) مٹی کے نمونے بنانا (ix) رنگولی بنانا (x) پوسٹر تیار کرنا وغیرہ۔

بصری فنون کو دو بڑے حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ پہلا (2D) یا دورُخی یا دوالبعادی والے فنون (Two Dimentional) مثلاً چارٹ، تصاویر، نقشے وغیرہ کہلاتے ہیں جس میں طول X عرض ہوتا ہے۔ دوسرا (3D) سہ رُخی یا تین البعادی والے فنون (Three Dimentional)

- مصوری سے مراد تصویر کشی کرنا، رنگ بھرنا وغیر شامل ہیں۔ کسی بھی تصویر یا خیال کو کسی بھی نوعیت کے کاغذ کے ٹکڑے Plywood وغیرہ پر مخصوص ہیئت کے ساتھ پیش کرنے کا نام ہی فن مصوری یا آرٹ ہے۔
- Memory Drawing سے مراد کسی بھی قصے یا کہانی کو اپنے حافظہ کی مدد سے تصویری شکل دینے کو Memory Drwaing یا حافظہ کی مصوری کہا جاتا ہے۔
- کارٹون ڈرائنگ سے مرد اماحول میں پائے جانے والے جانور، پودے، اوزار، آلات اور انسان کی اصلی شکل کو چھوڑ کر تصوراتی یا خیالی شکل پیش کرنے کو Cartoon Drawing کہا جاتا ہے۔
- کسی بھی سیٹ یا شفاف سطح جس پر مختلف رنگوں کا استعمال ہوتا ہے اُسے Painting کہا جاتا ہے۔
- کاغذ کی کٹنگ اور تہہ (Folding) کرنا بھی بہت خوبصورت فن ہے خاص کر قومی تہواروں میں کمرہ جماعت کی سجاوٹ ' قومی جھنڈے کی سجاوٹ میں Paper Cutting کو کافی اہمیت حاصل ہے۔

2.7 فرہنگ (Glossary)

Clay Modelling	:	مٹی کے نمونے بنانا
Rangoli	:	رنگین پوڈر کے ذریعے مصوری کرنا
Drawing	:	مصوری

Memory Drawing : حافظہ کی مصوری سے مراد کسی بھی قصے یا کہانی کو اپنے حافظہ کی مدد سے تصویری شکل دینا۔ یہ ڈرائنگ قصہ گوئی کی ترقی میں مفید ثابت ہوتا ہے۔

Geometrical Drawing : ریاضی میں جامٹری کے مختلف اشکال کی مصوری

Cartoon Drawing : ماحول میں پائے جانے والے جانور، پودے، اوزار، آلات اور انسان کی اصلی شکل کو چھوڑ کر تصوراتی یا خیالی شکل پیش کرنا۔

2.8 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں (Unit End Exercise)

معروضی جوابات کے حامل سوالات ؛

1۔ بصری فن (Visual Arts) کی مثال نہیں ہے۔

(1) ڈرائنگ (2) سنگ تراشی (3) مٹی کے نمونے بنانا (4) غنا

2۔ مصوری کے اقسام ہے/ہیں۔

(1) حافظہ کے مصوری (2 خطاطی کے نمونے (3) جامٹری کی ڈرائنگ (4) ان میں سبھی

3۔ رنگوائی (Painting) کی قسم نہیں ہے۔

(1) Still Life Painting (2) Thread Paintng

(3) Spray Painting (4) Role Painting

مختصر جوابات کے حامل سوالات

1۔ ڈرائنگ کے مختلف اقسام بیان کریں۔

2۔ بصری فنون کے مختلف طریقہ کون کون سے ہیں۔

3۔ کولاژ بنانے کا طریقہ بیان کیجیے۔۔

طویل جوابات کے حامل سوالات

1۔ بصری فنون سے کیا مراد ہے۔ تعلیم میں اس کی اہمیت بتائیں۔

2۔ ریاضی میں استعمال ہونے والی کون سے بصری فن ہیں؟ بیان کیجیے۔

3۔ فنون جمالیات کا اظہار ہوتا ہے واضح کیجیے۔

2.9 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں (Suggested Books for Further Readings)

1. Art Education, Teachers Hand Book. NCERT, New Delhi
2. Art Education ۔ V. Krishna Chayulu

3۔ محمد مطیع الغفار ''تدریس مصوری''، ایجوکیشن بک ہاؤس، علی گڑھ

اکائی 3۔ تعلیم اور مظاہراتی فنون

(Performing Arts and Education)

اکائی کے اجزا

3.1 تمہید (Introduction)

3.2 مقاصد (Objectives)

3.3 ڈرامہ بحیثیت ذریعہ تعلیم (Drama as a means of Education)

3.4 مقامی مظاہراتی فنون کی شناخت اور درس وتدریس میں ان کا ارتباط

(Identification of local performing Art forms and their integration in teaching-learning)

3.5 سمعی/موسیقی، رقص، کٹھپتلی، تھیٹر اور آرٹ کی شکل میں

(Listening/Viewing performing Art form of Music, Dance, Puppetry and Theatre)

3.6 تشخیص کی حکمت عملی: آرٹ کے مختلف شکلوں کا اندازہ

(Evaluation strategies: Assessing the different forms of Art)

3.7 مثالیں تصویروں میں (Dances of India Musical Instrument)

3.8 یادرکھنے کے نکات (Points to be Remembered)

3.9 فرہنگ (Glossary)

3.10 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں (Unit End Exercise)

3.11 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں (Suggested Books for Further Readings)

3.1 تمہید (Introduction)

اس اکائی میں مظاہراتی فنون کے بارے میں معلومات حاصل کریں گے۔اس کے علاوہ ڈرامہ اوراس کی تعلیمی اہمیت کو جانیں گے اوراس کا تعلیمی اطلاق سمجھیں گے۔مقامی اور مظاہرتی فنون کی شناخت بھی کریں گے۔اس کے ساتھ ساتھ موسیقی،رقص،کٹھ پتلی اور تھیئٹر آرٹ کے بارے میں بھی مفصل معلومات حاصل کریں گے۔

3.2 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کے اختتام پرآپ اس قابل ہوجائیں گے کہ:

☆ مظاہراتی فنون کی مختلف اشکال کو سمجھ سکیں۔

☆ مظاہراتی فنون کی اہمیت وافادیت کو سمجھ سکیں۔

☆ ''ڈرامہ''،رقص،موسیقی،کٹھ پتلی کی تعلیمی افادیت سے واقف ہوسکیں۔

3.3 ڈرامہ بحیثیت ذریعہ تعلیم (Drama as a means of Education)

ڈرامے کی تعریف:

ڈرامہ ایک یونانی لفظ ہے جس کے معنی''کر کے دکھانا ہے''۔یہ ایک ایسی صنفِ ادب ہے جس میں انسانی زندگی کی حقیقتوں اور صداقتوں کو اسٹیج پرنقل کے ذریعے پیش کیا جاتا ہے۔ڈرامہ کوادب سے جڑا ہواPerforming Literature کہا جاتا ہے۔یعنی ایسا ادب جس کو مختلف فنونِ لطیفہ جیسے موسیقی،گیت،رقص اور مصوری کی مدد سے زیرعمل لایا جاتا ہے۔

یوں تو ڈرامہ کی کئی تعریفیں ہیں،کچھ اہم تعریفیں درجہ ذیل ہیں۔

i. ڈرامہ دراصل عمل کی نقل ہے یعنی ڈرامہ عمل ہےاور عمل ڈرامہ۔

ii. ڈرامہ ادب کی وہ صنف ہے جو تھیئٹر اور مطالعے کے لیے لکھی جاتی ہے۔

iii. مکالموں کی شکل میں لکھی گئی بیانیہ تحریر جو ریڈیو،ٹیلی ویژن اور سینما کے لیے ہوتی ہے۔

ڈرامہ دوطرح کے ہوتے ہیں:

i. اسٹیج پر پیش کرنے والے ڈرامے: مثلاً انارکلی،شہید ناز،مارآئین۔

ii. مطالعہ گاہ Closet Drama کے ڈرامے: مثلاً جان ملٹن کا ڈرامہ Samson Agonistes وغیرہ۔

ڈرامہ کی ابتداءنقالی سے ہوئی۔نقالی انسان کی جبلت میں داخل ہے۔بچے بولنے،چلنے،کھانے،پہننے میں نقل کرتے ہیں۔وہ کھیل کھیل میں کبھی چور بنتے ہیں تو کبھی بادشاہ،کبھی گڈے گڑیوں کے ماں باپ،وہ ہر معاملے میں اپنے بڑوں کی نقل کرتے ہیں۔قدیم زمانے میں انسان دیوی دیوتا کوخوش کرنے کے لیےان کے سامنے ناچتا گاتا تھا۔شکار کی خوشی میں اور جنگ میں حوصلہ بڑھانے کے لیے بھی وہ ناچتا تھا۔وہ اس ناچ اور گیت کے ذریعے اپنے جذبات کا اظہار کرتا تھا۔جب اس کا شعور پختہ ہونے لگا تو وہ روزمرہ کے حالات،حادثات اور مختلف تصورات کو رقص کے ذریعے

پیش کرنے لگا۔نقاروں نے اسے ''زندگی کی نقل''، ''فطرت کی نقالی'' اور ''انسانی زندگی کی عملی تصویر'' قرار دیا۔ یہاں سے ڈراما کی ابتدا ہوتی ہے اور ڈرامے کی تعریف اس طرح کی گئی:

''ڈرامہ ایک آئینہ ہے جس میں فطرت کا عکس نظر آتا ہے''۔

''ڈرامہ ایسی صنف ادب ہے جس میں انسانی زندگی کی حقیقتوں اور صداقتوں کو اسٹیج پر نقل کے ذریعے پیش کیا جاتا ہے''۔

ہندوستان کے مشہور اردو ڈرامہ نگار اور اُن کے ڈراموں کی خصوصیات:

ہندوستان میں ڈرامہ کی تاریخ بہت پرانی ہے۔ڈرامے کے ذریعے انسانی زندگی کی حقیقتوں اور صداقتوں کو اسٹیج پر پیش کیا جاتا ہے۔

ہندوستان کی سرزمین ڈرامہ نگاری کے لیے بڑی زرخیز رہی ہے۔آزادی کے بعد اور آزادی سے پہلے کئی ڈرامہ نگاروں نے بے مثال ڈرامے تحریر کیے ہیں۔آزادی سے پہلے ڈرامے کے موضوعات لطف اندوزی اور داستانیں محیرالعقول (Metaphysical) واقعات وغیرہ تھے۔ آزادی کے بعد جو ڈرامے تحریر کیے گئے تو اُن کے موضوعات تقسیم کے سبب پیدا ہونے والے قومی مسائل تھے۔ہندوستان میں یوں تو کئی ڈرامہ نگار گزرے ہیں۔لیکن مشہور ڈرامہ نگار کے نام ذیل میں دیے گئے ہیں۔

i. آغا حشر کاشمیری
ii. آغا حسن امانت
iii. کرشن چندر
iv. عصمت چغتائی
v. اشتیاق حسین قریشی
vi. عشرت رحمانی
vii. پروفیسر محمد مجیب
viii. مولوی سید ابوالفضل

اردو کا سب سے پہلا ڈرامہ واجد علی شاہ نے 42-1841ء میں لکھا۔انہوں نے اپنے اس ڈرامے کا نام ''رادھا کنہیا'' رکھا۔اس ڈرامے کو لکھنؤ کے شاہی محل میں پیش کیا گیا۔اس ڈرامے کا ایک مربوط پلاٹ ہے۔اس ڈرامے کے کردار ''رادھا اور کنہیا'' ہیں۔یہ ڈرامہ عوام میں بہت زیادہ مشہور ومقبول ہوا۔اس ڈرامے کو پہلا ڈرامہ کہا جاتا ہے۔اس کے بعد 1852ء میں تحریر کیے گئے۔ڈرامہ ''اندرسبھا'' کو اردو ڈرامے کا نقطہ آغاز کہا جاتا ہے۔اس ڈرامے کا آغاز حسین امانت نے تحریر کیا ہے۔اس ڈرامے کا اثر اردو ڈراموں پر کچھ اس طرح ہوا کہ دور دراز تک اس ڈرامے کی فنی اور تخلیقی روپ کی نقل ملتی ہے۔

1864ء میں ''اندرسبھا'' کو ممبئی میں پیش کیا گیا۔اس ڈرامے کو ہاتھوں ہاتھ لیا گیا۔اس ڈرامے نے اپنی کامیابی کے جھنڈے گاڑ دیے جس سے متاثر ہو کر اردو کے کئی تجارتی تھیئٹر قائم ہوئے۔

ڈرامے کو صحیح روپ دینے میں آغا حسین کاشمیری نے اہم رول ادا کیا۔آغا حسین کاشمیری کے ساتھ ان کے ہم اثر بے تاب حسن لکھنوی طالب بنارسی اور سید ابوالحسن نے ڈرامے کو تفریح سے نکال کر حقیقت کے ڈراموں کی رہنمائی کی۔آغا حشر نے اپنے ڈراموں سے دھوم مچادی۔ان

کے ڈرامے عوام میں ہردل عزیز اور مقبول ہوئے۔آغا حشر نے اپنے ڈراموں کے ذریعے لوگوں کے مزاج کو بدلنے میں ایک بڑا کردار ادا کیا۔اپنے آخری دور میں اُنہوں نے اصلاحی ڈرامے بھی لکھے جو کافی پسند کیے گئے۔آغا حشر ایک اچھے ڈرامہ نگار، شاعر اور انشاپرداز تھے۔

آغا حشر نے ڈرامے کو جس موڑ پر چھوڑا وہاں سے دوسرے ڈرامہ نگاروں نے اسے اور بلندیوں پر پہنچایا اور ڈرامہ کو فنی حُسن و لطافت سے نوازا جس سے متاثر ہوکر بہت سے تعلیم یافتہ اور قابل لوگ ڈرامہ کی طرف متوجہ ہونے لگے۔ پنڈت برج موہن دتا تریہ، امتیاز علی تاج، ڈاکٹر عابد حسین وغیرہ۔ پروفیسر محمد مجیب نے حُبہ خاتون خانہ جنگی جیسے ڈرامے لکھے۔ڈاکٹر عابد حسین کا سماجی ڈرامہ ''پردۂ غفلت'' اور اشتیاق حسین قریشی کے ڈرامے میں ''دھوئیں کی پھانسی'' نے بڑا نام کمایا۔ان ڈراموں میں عصری تقاضوں کے تحت سماجی مسائل کو پیش کیا گیا ہے۔

ڈراموں میں کردار کی اہمیت (Importance of Characters in Drama)

کردار نگاری ڈرامے کا ایک اور عنصر ہے۔ڈرامے میں جو مردوں اور عورتوں کے کردار ہوتے ہیں وہ ہماری دلچسپی کا باعث ہوتے ہیں۔ کردار نگاری ایک مشکل فن ہے۔ ناول نگاری اور افسانہ نگاری کے مقابلے میں ڈرامہ نگار پر بہت سی پابندیاں عائد ہوتی ہیں کہ اس کے کردار حقیقی ہوں اور بے جان نہ ہوں۔کردار اپنے افکار و اعمال گفتگو، لباس اور وضع قطع سے اپنے طبقے کا نمائندہ معلوم ہوں۔کرداروں کی تخلیق ڈرامہ کے پلاٹ اور اسٹیج کی ضرورت کے لحاظ سے کی جاتی ہے۔ڈرامہ نگار اپنے کرداروں کو متعارف تک نہیں کرواسکتا۔

ڈرامے کے کردار اپنے قول و عمل سے خود کو متعارف کرواتے ہیں اور باہمی کشمکش سے اپنے اوصاف ظاہر کرتے ہیں۔ڈرامہ نگار کو ان کے کسی قول و عمل کی وضاحت کا اختیار نہیں ہوتا۔مثلاً ناول نگار اور افسانہ نگار تو کرداروں کے بارے میں لکھ سکتا ہے کہ وہ کروڑ پتی ہے۔اس کا مکان محل جیسا ہے یا وہ مغلوک الحال ہے یا وہ اس کے اوصاف لکھتا ہے کہ وہ غصہ باور ٹھنڈے مزاج کا ہے وغیرہ، لیکن ڈرامے میں یہ سب دکھانا پڑتا ہے۔ ڈرامہ نگار مداخلت نہیں کرسکتا۔کردار اپنے اعمال اور اقوال سے اپنی سیرت واضح کرتے ہیں۔ناول نگار اور افسانہ نگار مختلف واقعات کی وضاحت کے ساتھ ساتھ کرداروں کے اعمال اور مکالموں کی تشریح کرتا ہے۔مگر ڈرامے میں کردار خود اپنے پاؤں پر کھڑے ہوکر اپنی شخصیت، ذات اور اوصاف کا ثبوت تماشائیوں کے روبرو پیش کرتا ہے۔کردار اپنی اداکاری کے ذریعے کہانی کو پیش کرتا ہے۔کردار نگاری ہی کے ذریعے ڈرامے کی فنی صلاحیتوں اور قدروں کا تعین کیا جاتا ہے۔ چونکہ عمل و حرکت کے بغیر ڈرامے کا کوئی وجود ہی نہیں ہوتا۔کردار نگاری اس ضرورت کو پورا کرتی ہے۔کرداروں کی گفتگو ان کے اعمال و افعال حرکات و سکنات سے ایک طرف خود ان کی شخصیت ابھرتی ہے تو دوسری طرف پلاٹ میں ربط و ضبط برقرار رہتا ہے۔

ڈراموں کی وحدت:

پلاٹ کی ترتیب میں وحدتیں اہم رول ادا کرتی ہیں۔وحدت زماں، وحدت عمل، وحدت مکاں اور وحدت تاثر کو ڈرامے کے فن کا ایک حصہ قرار دیا گیا ہے۔وحدت زماں سے مراد ڈرامہ میں جو واقعہ بیان کیا جائے وہ زیادہ عرصے پر پھیلا ہوا نہ ہو۔بہتر یہ ہے کہ چوبیس یا بارہ گھنٹوں میں واقعات پیش آجائیں۔وحدت زماں کا یہ مفہوم بھی ہوتا ہے کہ ڈرامہ زیادہ عرصے پر پھیلا ہوا بھی ہو تو ڈرامے کے پیش کش سے تماشائی کو وقت کے گزرنے کا احساس ہونا چاہیے۔گھنٹوں، دنوں، ہفتوں ہونے والے واقعات کو سمیٹ کر مختلف مناظر میں پیش کیا جائے۔

وحدت عمل سے مراد ڈرامے میں جو واقعات پیش کیا جائیں اس کے ضمنی واقعات اصل واقعے کی اہمیت بڑھانے کے لیے پیش کیے جائیں۔اس سے واقعے کا تاثر گہرا ہوگا۔واقعات میں باہمی رشتہ ضروری ہے۔مختلف قسم کے واقعات پیش کر کے ڈرامے کو اُلجھایا نہ جائے۔

وحدت مکاں کا مطلب یہ ہے کہ جو واقعات ڈرامے میں دکھائے جائیں وہ ایسی جگہوں پر پیش آئیں جو ایک دوسرے سے زیادہ فاصلے پر نہ ہوں۔ تمام ڈرامہ ایک ہی مقام پر انجام پائے تو بہتر ہے۔ اگر ایک منظر اور دوسرے منظر میں مقامات بدلتے ہوں تو وقت کا لحاظ رکھا جائے۔ وحدت تاثر پیدا کرنے کے لیے وحدت زماں، وحدت مکاں، وحدت عمل کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ ڈرامے میں وحدتوں کا خیال اس لیے رکھا جاتا ہے کہ اس کا مجموعی تاثر قائم رہے۔ انارکلی میں سورج کی ایک گردش کی پابندی نہیں کی گئی لیکن وقت کے رفتہ رفتہ گزرنے کا احساس پیدا کیا گیا ہے۔

ڈرامہ میں پیشکش کی بھی بڑی اہمیت ہے۔ ڈرامہ کسی تصنیف کا نام نہیں ہوتا۔ مصنف، اداکار، ہدایت کار سب کی مشترکہ کوشش سے ڈرامہ بنتا ہے۔ ڈرامہ اسٹیج پر پیش کرنے کے لیے ہوتا ہے۔ ناول نگار و افسانہ نگار کے مقابلے میں ڈرامہ نگار پر زیادہ ذمہ داری ہوتی ہے۔ اسے اسٹیج اور اداکاروں کی حدود کو پیش نظر رکھ کر ڈرامہ لکھنا پڑتا ہے۔ وہ اپنے کردار کو اداکاروں میں منتقل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اداکار صرف مکالموں کو زبان سے ادا نہیں کرتے بلکہ چہرے کے تاثرات اور اپنے عمل سے بھی پیش کرتے ہیں۔ ڈرامہ کی کامیابی ہدایت کار کی صلاحیت اور اداکار کی ذہنی آمادگی پر منحصر ہوتی ہے۔ اسٹیج پر کام کرنے والوں میں ذمہ داری کا احساس اور باہمی تعاون ہے تو پھر ڈرامہ کامیاب ہوتا ہے ورنہ ڈرامہ بھونڈی نقالی بن کر رہ جاتا ہے۔

ڈرامہ کی تعلیمی اہمیت:

ڈرامہ کے ذریعے طلباء کے نہ صرف دماغ کو تخلیقی صلاحیتوں کے فروغ میں استعمال کیا جاسکتا بلکہ ان میں مثبت خیالات کو پروان چڑھایا جاسکتا ہے۔ ڈرامہ طالب علموں کے مطالعے کے طریقہ میں ایک مثالی توازن فراہم کرتا ہے۔ بچوں کا نظریہ ایک سمندر ہے جس کی وجہ سے عملی فنون کو سیکھنے میں آسانی ہوتی ہے۔

ڈرامہ کے ذریعے طلبا میں مثبت اور تعمیری دونوں کے ساتھ ساتھ تنقیدی آرا کی قدر جاننے کے طور پر زندگی کی اہم مہارت کو حاصل کر پاتے ہیں۔

ڈرامہ کے ذریعے زندگی کی بھرپور عکاسی کو حاصل کیا جاسکتا ہے۔ اس تخلیقی اظہار کے ذریعے طلبا کو کمرہ جماعت میں ہی دنیا کو بہتر سمجھنے میں اور سیکھنے کے لیے بہتر ثانوی اسکول کی تعلیم سے فارغ التحصیل ہونے پر دنیاوی چیلنجوں کے ساتھ سامنا کرسکتا ہے۔ کمرہ جماعت میں ڈرامے کے ذریعے طلبا کے درمیان تخلیقی سوچ اور نئی تحقیقی تراکیب کو تیار کرنے میں مدد ہوتی ہے۔ ڈرامے کے کرداروں کے ذریعے طلبا کے درمیان مواصلات کو تیز بنایا جاسکتا ہے تاکہ اُن میں ثقافتی قیادت کا جذبہ پیدا ہوسکے۔ ڈرامے کے ذریعے طلبا میں اکتساب کو موثر بنایا جاسکتا ہے۔ سیکھنے کے عمل میں جوش اور جذبہ کا عمل تیزی سے ہوتا ہے۔

درسی کتاب کے مضمون اور کہانیوں کو ڈرامے کے ذریعے آسانی سے سمجھایا، سکھایا جاسکتا ہے۔ جس کے لیے طلبا ہمیشہ اپنے جوش کا اظہار کرتے ہیں۔ طلبا اپنے جذبات کو ڈرامے کے ذریعے بہتر طور پر ظاہر کرتے ہیں۔ اس لیے ڈرامے کا اطلاق تعلیم میں اہم مانا جارہا ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check Your Progress)

1۔ ڈرامے کی تعریف بیان کیجیے۔

____

____

3.4 مقامی مظاہراتی فنون کی شناخت اور درس وتدریس میں ان کا ارتباط

(Identification of Local Performing Art Forms and their Integration in Teaching-learning)

ہندوستان دنیا میں ایک ایسا واحد ملک ہے جس میں کثرت میں وحدت پائی جاتی ہے۔یعنی ہندوستانی تہذیب کی مثال دنیا میں مشہور ہے۔ ہندوستان کی ہر ریاست کا ایک اپنا مقام ہے۔ ہر ریاست کے مخصوص رقص ہیں اور وہاں کے خصوصی مقامی فنون ہوتے ہیں اور ان فنون میں ہر ریاست ہر علاقہ اپنے فنون کی وجہ سے مشہور ہے۔ مقامی مظاہراتی فنون جو حسب ذیل ہیں، مصوری، دست کاری، کٹھپتلی ،موسیقی ، ڈرامہ، فن خطاطی وغیرہ شامل ہیں۔

مصوری: اس میں تصاویر اتارنا، رنگ بھرنا وغیرہ ہوتا ہے۔

دست کاری: دست کاری میں ہاتھوں سے مختلف قسم کے ماڈل اور نمونے بنانا، پھول، بیل بوٹے بنانا، کپڑے پر کشیدہ کاری کرنا شامل ہے۔

رنگ بھرنا: مختلف اشکال میں رنگوں کی مدد سے رنگ بھرنا قدرت میں پائے جانے والے مختلف قسم کے تصاویر کی عکاسی کرنا اور اُسی سے تعلق رکھنے والے رنگوں کا استعمال کرنا شامل ہوتا ہے۔

کٹھپتلی: اس کھیل کے ذریعے سے مختلف تاریخی واقعات کو کہانیوں کے ذریعے پیش کرنا، مختلف کردار کو ڈرامائی شکل میں ان پتلیوں سے کام لینا ہوتا ہے۔

موسیقی: موسیقی کے ذریعے مختلف ہندوستانی قومی تہواروں میں قومی ترانے کی پیش کش ہوتی ہے۔ بعض اوقات اچھی نظموں کو بھی موسیقی کے دھن پر گایا جا سکتا ہے۔

ڈرامہ: ڈرامہ بھی ایک مظاہراتی فن ہے جس میں مختلف قسم کے کردار کو نبھاتے ہوئے ہمہ اقسام کے قصے اور کہانیوں کو پیش کیا جا سکتا ہے۔

فن خطاطی: (خوش نویسی) مظاہراتی فنون میں فن خطاطی کو بھی کافی اہمیت حاصل ہے۔ اقوال، اشعار، نظموں وغیرہ کو خوش نویسی سے پیش کیا جاتا ہے۔

مظاہراتی فنون اور اس کا تعلیمی ارتباط:

مظاہراتی فنون سے مراد ہم جو بصارت کے ذریعے سے دنیا کی خوبصورتی کا مظاہرہ کرتے ہیں اور انسانی جمالیات کا اظہار فن کے ذریعے کرتے ہیں۔

تعلیم میں مظاہراتی فنون کو کافی اہمیت ہے۔ موجودہ دور میں تعلیم طفل مرکوز ہے لہٰذا بچوں کی دلچسپیوں اور ضروریات کو مدِ نظر رکھ کر تدریس کی جاتی ہے۔ موثر تدریس کے لیے مظاہراتی فنون کافی اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔ مظاہراتی فنون کا تعلق تقریباً ہر مضمون سے ہوتا ہے اور یہ فن اکتساب کو بہت ہی موثر بناتے ہیں، مثلاً اسکولی مضامین سے مراد سماجی علوم، سائنس، ریاضی، زبانِ اردو، ہندی، فارسی وغیرہ۔

اس کے علاوہ کشیدہ کاری میں سجاوٹی اشیاء بنانا وغیرہ شامل ہیں۔ مصوری کا تعلق مختلف مضامین سے بھی ہے جیسے سائنس سے، سماجی علوم سے، ریاضی سے، اردو ادب سے۔

I **آرٹ کا سائنس میں ارتباط (Art Intigration in Science Subject):** سائنس ایک ایسا مضمون ہے جس میں مصوری کی بہت ضرورت ہوتی ہے جیسے مختلف حشرات کی دورِ حیات، انسانی دورِ حیات، مختلف نظام، مختلف پھول اور ان کے حصے، جڑ، تنا وغیرہ اس

کے علاوہ مختلف تجربات میں استعمال ہونے والے آلات کو بھی مصوری کے ذریعے بنایا جا سکتا ہے۔

II **سماجی علوم میں آرٹ کا ارتباط (Art Intigration in Social Sciences)**: سماجی علوم میں مختلف نقشے، طول بلد، عرض بلد، دنیا کی شکل، جغرافیائی حالات، Time Line Chart وغیرہ کے لیے مصوری کو کافی اہمیت حاصل ہے۔

III **مضمون ریاضی میں آرٹ کا ارتباط (Art Intigration in Mathematics)**: ریاضی میں مختلف قسم کے دائرے، مخروط مسدس، مخرف، مستطیل، مربع جیسی اشکال بنانے میں مصوری کی کافی اہمیت ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ اردو ادب وغیرہ میں بھی مظاہراتی اور بصارتی دونوں فنون کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان فنون کی مدد سے طریقۂ تدریس کو بہتر بنایا جا سکتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ موثر تدریس کا اہم ذریع بھی مختلف فنون ہیں۔ ایسے اسباق جن سے طلبا دور بھاگتے ہیں انہیں بھی مختلف فنی سرگرمیوں کی مدد سے سبق کی طرف راغب کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ فنون انسانی جمالیات کا اظہار ہوتے ہیں اور ہر طالب علم میں کچھ نہ کچھ فنی صلاحیت موجود ہوتی ہیں انہیں صلاحیتوں کو مدِ نظر رکھ کر معلم موثر تدریس دے سکتا ہے۔

IV **زبان و ادب میں آرٹ کا ارتباط (Art Intigration in Languages)**: خاص کر ادب میں اس کا استعمال بصارتی اور مظاہرتی دونوں فنون شامل ہیں، مثلاً تقریر، نظم خوانی، ترنم اور لحن، خوش خطی، بیت بازی وغیرہ۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check Your Progress)

1۔ مظاہراتی فنون کا تعلیمی سے کیا رشتہ ہے؟ بیان کیجیے۔

____

____

2۔ مصوری کا تعلق سائنس سے کس طرح ہے؟ بیان کریں۔

____

____

3.5 سمعی/موسیقی، رقص، کٹھپتلی تھیئٹر اور آرٹ کی شکل میں

(Listening/Viewing performing Art form of Music, Dance, Puppetry and Theatre)

ہندوستانی تہذیب میں قدیم زمانے سے ہی مختلف فنون کی مثالیں ہم کو ملتی ہیں۔ ہندوستانی تہذیب اور فنون کا گہرا تعلق ہم کو معلوم ہوتا ہے۔ ہمارے تہذیب کے ابتدائی دور سے ہی موسیقی، لوک رقص اور ڈرامہ ہماری ثقافت کا ایک لازمی حصہ رہا ہے۔ ابتداء میں یہ وسائل مذہبی تبلیغ اور سماجی اصلاحات کے لیے استعمال کیے جاتے تھے جس میں موسیقی اور رقص کو مقبولیت حاصل تھی۔ ابتدائی دور سے عہدِ وسطیٰ میں تعلیم کا اہم ذریعہ فنون پر مشتمل تھا۔ دورِ حاضر میں یہ فنون تفریح (Entertainment) کے وسائل کے طور پر مشہور ہیں۔

آرٹ/فن کا تصور:

''فن جمالیاتی اعتبار سے انسانی ذہن کی تمام خصوصیات کا اظہار ہے''۔

"Art is Expression of all Characteristics of Human Mind Aesthetically".

مظاہراتی فنون(Performing Arts)

مظاہراتی فنون (Performing Arts) فن کی وہ قسم ہے جس میں فنکار اپنی آواز، مہارت ذریعہ اور جسمانی حرکات سے مختلف جذبات وخیالات کا فنی اعتبار سے اظہار/مظاہرہ کرتا ہے۔

مظاہراتی فنون کی قسمیں

مظاہراتی فنون میں خصوصی طور پر رقص، موسیقی، تھیئٹر اور اس سے مطابق فنون کا شمار ہوتا ہے اور جادو(Magic)، وہم (Mime)، کٹھپتلی، سرکس کے کھیل، گلوکاری اور بیان بازی اس فنون کے دوسرے اجزا ہیں۔

مظاہراتی فنون کی ادائیگی کرنے والے کو فنکار(Artist) کہتے ہیں۔ یہ فنکار اداکار، جوکر، رقاص، جادوگر، موسیقی نگار، گلوکار وغیرہ ہیں۔ مظاہراتی فنون کے فنکار وہ بھی ہوتے ہیں جو اس فن کو پردے کے پیچھے سے ادا کرتے ہیں۔ یہ فن کو پردے کے پیچھے سے سہارا دینے میں رہنمائی کرتے ہیں۔ جیسے شاعر اور تھیئٹر کے کنوینر اجلاس میں مدد کرنے والا وغیرہ۔

موسیقی بطور مظاہراتی فن اور اس کی قسمیں(Music as Performing Art and its Forms)

موسیقی مظاہراتی فن کی وہ قسم ہے جس میں آواز کی تخلیق کے لیے دل اور پاؤں اور حرکات کو یکجا کیا جاتا ہے۔ اس کا مظاہرہ مختلف آلات اور طرزوں سے کیا جاتا ہے۔ موسیقی کو ہندوستانی پس منظر میں دیکھا جائے تو موسیقی کی مندرجہ ذیل درجہ بندی کی جاسکتی ہے۔

1. کلاسیکل موسیقی یا شاستریہ سنگیت
2. نیم کلاسیکل موسیقی
3. سُگم موسیقی یا سنگیت

1. کلاسیکل موسیقی یا شاستریہ سنگیت

کلاسیکل موسیقی کے دو روایت ہندوستان میں مشہور ومقبول ہیں۔

i. ہندوستانی موسیقی ii. کرناٹکی موسیقی

i. ہندوستانی موسیقی: ہندوستانی موسیقی جو شمالی ہندوستان میں مقبول اور رائج ہوئی۔ یہ مغل بادشاہوں کی پناہ میں پروان چڑھی اور اس میں جمالیاتی حس یا شرنگار رس مزید دکھائی دیتا ہے۔

ii. کرناٹکی موسیقی: کرناٹکی موسیقی جنوبی ہندوستان میں مقبول اور رائج ہوئی۔ یہ جنوبی ہندوستان کے مندروں میں پران چڑھی اواس لیے اس میں حقیقی حس یا بھکتی رس کی جھلک دکھائی دیتی ہیں۔

2. نیم کلاسیکل موسیقی

نیم کلاسیکل موسیقی میں ٹھمری، ٹھپا، ہوری، کجری وغیرہ کا شمار ہوتا ہے۔

3. سُگم موسیقی یا سنگیت

سُگم موسیقی عام طور پر عوام میں مقبول ہے جیسے بھجن، غزل، ہندوستانی فلمی نغمیں، موسیقی عوامی/لوک گیت وغیرہ۔

☆ **موسیقی کی سمعی وبصری قسمیں:**

i. ریکارڈیڈ یا محفوظ کردہ موسیقی : ریکارڈیڈ موسیقی سے مراد ایسی موسیقی جس کا مظاہر ریکارڈ کیا جائے اور اسے مختلف آلات کے ذریعے محفوظ (Record) کرتے ہے کہ اُسے بار بار سماعت کر سکے۔ اس قسم میں سامعین اپنی پسند یدیہ موسیقی کو اپنے لحاظ سے مختلف آلات کے ذریعے سنتے ہیں جیسے کیسیٹ، سمعی ٹیپ، ریڈیو، CD،DVD وغیرہ، ریکارڈیڈ موسیقی سمعی بصری بھی ہوسکتی ہیں۔

ii. براہ راست موسیقی : اس موسیقی کا تعلق سماعت سے ہی ہوتا ہے۔ لیکن موسیقی کی اس طرز میں ناظرین موسیقی کا لطف براہِ راست یعنی سمعی یا بصری طرز پر ہی لے پاتے ہیں۔ اپنی پسندیدہ موسیقی یا پسندیدہ فنکار کے مظاہرے کا لطف اٹھانے کے لیے یا تو تھیٹر، محفلوں، مندروں میں جاتے ہیں یا براہ راست اپنے گھر میں بیٹھے ٹی وی (TV) پر لطف اندوز ہوتے ہیں۔

چند مقبول موسیقی کی قسمیں/ مثالیں:

i. کلاسیکل موسیقی وگلوکاری : کلاسیکل موسیقی گلوکاری کی ساخت ہے یہ ایک ایسا سمندر ہے جس کی گہرائی کا اندازہ اس صنف کو سمجھنے والا ہی لگا سکتا ہے۔ اس میں مختلف قسم کے راگ ہوتے ہیں اور انہیں راگوں کے ذریعے فنکار اپنے جوہر دکھاتے ہیں۔ اس قسم کو بھی ریکارڈیڈ سنا جاتا ہے یا براہِ راست سُنا اور دیکھا جا سکتا ہے۔

ii. بھجن کاری : بھجن سنگم سنگیت کا ایک مقبول نمونہ ہے، اپنے خالق کی ثناء اور اس سے انسیت کا اظہار اس میں شمار ہوتا ہے۔ بھجن کا دونوں طریقوں سے یعنی سن کر اور دیکھ کر لطف لیا جاتا ہے۔

iii. فلمی نغمیں اور گلوکاری : دور حاضر میں ہندوستان میں سب سے زیادہ مقبولیت پانے والا موسیقی وگلوکاری کا صنف فلمی نغمے ہیں ۔ ہندوستانی سنیما کے ابتدائی دور میں کلاسیکل موسیقی پر نغمے بنائے جاتے تھے۔ دور حاضر میں مغربی موسیقی کا اثر ان نغموں پر دیکھنے کو ملتا ہے۔ فلمی نغموں کو ریڈیو، ٹیپ ریکارڈر، گراموفون پر سنا جاتا ہے، سنیما گھر، TV، موبائل فون رپ بھی دیکھنا اور سنا جاتا ہے۔

iv. غزل گلوکاری : موسیقی اور گلوکاری ایک سکّے کے دو پہلو ہیں۔ یہ اور بات ہے کہ غزل ادب کا ایسا معیار ہے جس پر اس کو مظاہرہ موسیقی کے ساتھ ہوتے ہیں تو اس کی خوبصورتی میں چار چاند لگ جاتے ہیں۔ غزل صرف ہندوستان میں ہی نہیں بلکہ پوری دنیا میں مشہور ومقبول ہیں۔

v. لوک گیت یا عوامی نغمیں : موسیقی بطور مظاہراتی فن ہے اس میں لوک گیتوں کا بھی شمار ہوتا ہے۔ یہی لوک گیت عوام کے گیت ہوتے ہیں جنہیں کوئی ایسا شخص نہیں بلکہ پورا سماج اپناتا ہے۔ عموماً لوگوں میں مقبول، عوام کے ذریعے، عوام کے لیے لکھے ہوئے گیتوں یا نغموں کو لوک گیت یا عوامی نغمے کہتے ہیں۔ جس میں سماج کی آسان ترین اواز میں عکاسی کی جاتی ہیں۔ عوامی نغمے یا گیتوں کے مختلف قسمیں ہیں جیسے سنسکار گیت، لوک گاتھا، پیشہ گیت، ذاتی گیت وغیرہ اس کا لطف براہِ راست اور سمعی اور بصری آلات کے ذریعے اسے سُنا اور دیکھا جا سکتا ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ:(Check Your Progress)

1۔ مظاہراتی فنون (Performing Arts) سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟ بیان کیجیے۔

2۔ موسیقی کی قسمیں بیان کیجیے۔

3.6 تشخیص کی حکمت عملی: آرٹ کے مختلف شکلوں کا اندازہ

(Evaluation Strategies: Assessing the Different Forms of Art)

رقص بطور مظاہراتی فن اور اس کی قسمیں (Dance as Performing Art and its Forms)

جسمانی حرکات کے فن کو رقص کہتے ہیں۔ مظاہرے کے طور پر موسیقی کے پیش نظر جسمانی حرکات جیسے ہاتھوں، پیروں اور چہرے کے تاثرات کو منظّم انداز میں خصوصی طور پر پیش کرنا رقص کہلاتا ہے۔

رقص جسمانی اعضا کی منظّم حرکات کے اظہار کا نام ہے۔ دورِ حاضر میں ہم دیکھ سکتے ہیں کہ پوری دنیا میں رقص سر چڑھ کر بولتا ہے۔ ہندوستان بھی اس سے پرے نہیں ہے۔ ہندوستان میں رقص کی ایک قدیم روایت چلی آ رہی ہے اور اسے ہندو مذہب کے نظریہ سے بھی اہمیت دی جاتی ہے۔

1۔ رقص کو مختلف طریقوں کی بنیاد پر مختلف قسموں میں بانٹا جاتا ہے۔ چند اہم رقص کے طریقے جو دنیا بھر میں مقبول ہیں وہ اس طرح ہیں۔

i. ہِپ ہَوپ رقص (Hip-Hop Dance)

ہِپ ہَوپ رقص کا تعلق گلّی رقص (Street Dance) سے ہے جسے 1970ء میں تشکیل دیا گیا اور یہ آج بھی مقبول ہے۔

ii. بیلی رقص (Belly Dance)

بیلی رقص اگر چہ مغربی لفظ ہے مگر یہ رقص کا طریقہ عربی سے لیا جاتا ہے۔ جس میں پورے جسم پر قابو رکھتے ہوئے صرف پیٹ اور کمر کو ایک خصوصی انداز میں حرکت دی جاتی ہے۔

iii. بیلٹ رقص (Ballet Dance)

یہ مظاہراتی رقص کا طریقہ ہے جو اِٹلی میں 15 ویں صدی کے دوران پروان چڑھا۔ یہ رقص کا طریقہ سیکھنے کے لحاظ سے بے حد مشکل ہے۔

iv. سالسا رقص (Salsa Dance)

یہ رقص کا طریقہ قیوبا سے آیا ہے۔ جس میں ایک ساتھی دار ہوتا ہے، اس لیے اسے پاٹنر رقص (Partner Dance) بھی کہتے ہیں۔ یہ رقص لاطینی امریکہ میں بہت مشہور ہے۔

v. بریک رقص (Break Dance)

یہ رقص کا طریقہ گلّی رقص کی فہرست میں آتا ہے جسے مشہور رقاص مائکل جیکسن نے کافی مقبول کیا۔ اس رقص کے لیے جسمانی قوت اور جسم

کے مختلف حرکاتی اعضا پر قابو رکھنا درکار رہوتا ہے۔

2. ہندوستانی رقص(Indian Dance)

ہندوستان ایک ایسا ملک ہے جہاں سبھی موقعوں پر مختلف قسم کے رقص کیے جاتے ہیں۔ پورے ملک میں بہت عرصے قبل سے جشن اور تہواروں پر رقص کرنے کی روایت چلی آ رہی ہے۔

ہندوستانی رقص کو ہم دو حصوں میں تقسیم کرسکتے ہیں۔ پہلا کلاسیکل رقص اور دوسرا عوام یا لوک رقص کلاسیکل رقص مندروں یا بادشاہوں اور عمراؤں کے دربار میں کیا جاتا ہے اور عوامی یا لوک رقص عوام کا رقص کہلاتا ہے جو تہواروں کے موقعوں پر کیا جاتا ہے۔

جدید دور میں ہمیں جنوبی ہندوستانی طرز کے کلاسیکل رقص مقبولیت پاتے نظر آئیں گے۔ جیسے کوچی پوڈی، بھارت ناتیم، موہی ناتیم، کتھکلی اور مشرقی ہندوستان میں اوڈیسی۔ ساتھ ہی ہندوستان کے ہر ایک ریاست کے اپنے کچھ عوامی رقص ہیں۔فوک رقص(Folk Dance) یا عوامی رقص اس ریاست کی ثقافت بیان کرتے ہیں۔ایک ریاست کے ایک سے زیادہ رقص بھی ہو سکتے ہیں۔

کٹھپتلی بطور مظاہراتی فن(Puppetry as Performing Art and its Forms)

کٹھپتلی کا کھیل بصری مظاہراتی فنون کی فہرست میں آتا ہے۔ کٹھپتلی کا استعمال ترسیل کے لیے کافی پہلے سے ہورہا ہے۔ ہمارے ملک میں یہ فن لگ بھگ دو ہزار سال پرانا ہے۔ پہلے ڈرامے کو پیش کرنے کا ایک بہترین ذریعہ کٹھپتلیاں ہی تھیں۔

کٹھپتلی تھیئٹر کا ہی ایک حصہ ہے۔ یہ کھیل کی قسم کافی قدیم زمانے سے چلی آ رہی ہے۔ یہ کھیل گڑیوں یا کٹھپتلی کے ذریعے کھیلا جاتا ہے۔ گڑیوں کے نر و مادہ شکلوں کے ذریعے زندگی کے مختلف تجربات، واقعات کی اس سے ترجمانی کی جاتی ہیں۔زندگی کو ترسیلی انداز میں اسٹیج پر پیش کیا جاتا ہے۔ کٹھپتلیاں تو لکڑی کی ہوتی ہے یا پھر پیرس پلاسٹر یا کاغذ کی اس کے جسم کے حصے اس طرح جڑے ہوئے ہوتے ہیں کہ اس سے باندھی ہوئی ڈور کھینچنے پر وہ الگ الگ انداز میں حرکت کرسکیں۔

ہندوستانی ثقافت کی جھلک عوامی فنون سے جھلکتی ہیں۔انہی عوامی فنون میں فن کٹھپتلی بھی شامل ہے لیکن جدید دور تہذیب کے چلتے اور نئے نئے وسائل کے وجود میں آنے سے صدیوں پرانا یہ فن اب ختم ہونے کی لگار پر ہے۔

کٹھپتلی کھیل کی ہر قسم میں پردے کے پیچھے سے اس علاقے کی موسیقی بجتی ہے۔ جہاں کا وہ کھیل یا رقص ہے۔ کٹھپتلی کو رقص کرانے والا گیت بھی گاتا ہے اور مکالمات بھی بولتا ہے۔ظاہر ہے انہیں نا صرف دست کی مہارت دکھانی ہوتی ہے، بلکہ اچھا گلوکار اور اداکار بھی بننا پڑتا ہے۔

ہندوستان میں کٹھپتلی رقص کی روایت کافی پرانی رہی ہے۔ دھاگے سے، دستانوں کے ذریعے اور سائے والی کٹھپتلیاں کافی مقبول ہیں اور روایتی کٹھپتلی سے رقاص جگہ جگہ جا کر لوگوں کا دل بہلاتے ہیں۔ان کٹھپتلیوں سے اُس جگہ کی تصویر نویسی، پہراواں اور جمالیاتی فنون کا پتہ چلتا ہیں، جہاں سے وہ آتی ہے، ریتی رواجوں پر مبنی کٹھپتلی کے مظاہرے میں بھی کافی بدلاؤ آ گیا ہے۔اب یہ کھیل سڑکوں گلی کوچوں میں نا ہو کر فلڈ لائیٹ کی چکا چوند میں بڑے بڑے اسٹیج پر ہونے لگا ہیں۔راجستھان کی کٹھپتلی کافی مشہور ہے۔راجستھا میں دھاگے سے باندھ کر کٹھپتلی نچائی جاتی ہے۔ لکڑی، کپڑے سے بنی اور دورِ وسطہ کا راجستھانی لباس پہنے ان کٹھپتلیوں کے ذریعے تاریخی محبتوں کے واقعات بیان کیے جاتے ہیں۔مثال کے طور پر امر سنگھ راٹھور کا کردار، کیونکہ اس میں رقص اور لڑائی دونوں کو دکھانے کے کافی امکانات ہوتے ہیں۔ کٹھپتلی کی سب سے خاص بات یہ ہے کہ اس میں کئی فنون کو یکجا کیا جاتا ہے۔اس میں موسیقی، رقص، کہانی نویسی، تصویر کشی، سنگ تراشی وغیرہ کا استعمال ہوتا ہے۔اس لیے یہ کٹھپتلیاں بے

جان ہونے کے باوجود جب اسٹیج پر ہوتی ہے تو دیکھنے والے بھی اس سے بندھ جاتے ہیں۔

تھیئٹر/جلوہ گاہ(Theatre)

Theatre یا جلوہ گاہ کے لفظی معنی ایسی عمارت جو بالخصوص اس لیے بنائی جاتی ہے کہ اس میں تماشائی جمع ہو کر ڈرامہ/ ناٹک دیکھیں۔اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ جلوہ گاہ (Theatre) ایسی جگہ ہے جہاں اسٹیج پر تماشائیوں کے روبرو فنون کا مظاہرہ کیا جاتا ہے۔خصوصی طور پر Theatre میں پیش ہونے والے فنون میں ڈرامے یا اداکاری کا شمار ہوتا ہے۔اس لیے ڈرامے اور اداکاری سے متعلق مظاہراتی فنون کے لیے Theatre یہ اصطلاح رائج ہوئی۔

ہندوستان میں زمانہ قدیم سے ناٹک اور نوٹنکیاں رائج تھی۔کالی داس ہندوستان کے مشہور ڈرامہ نویس گزرے ہیں۔انگلستان میں ملکہ الزابیتھ کے زمانے میں Theatre کی بنیاد پڑی اور سب سے پہلا مستقل تھیئٹر بنایا گیا۔انگلستان میں انگریزی ادب کے شیکس پیئر ایک مشہور ڈرامہ نویس گزرے ہیں۔

قدیم زمانے میں مذہبی واقعات اور خیالات کو پیش کرنے کے لیے یا مذہبی تبلیغ کے لیے گرجا گھروں میں، مندروں میں ڈرامے پیش کیے جاتے اور ان کے کردار بھی دیوی، دیوتا (Godess God) وغیرہ ہوتے تھے۔

جلوہ گاہ/تھیئٹر میں کام کرنے والوں کو اداکار، اس کام کو اداکاری اور اس سے متعلق سرگرمیوں کو جلوہ کاری کہا جاتا ہے۔جیسے ہم نے پہلے ذکر کیا ہے کہ تھیئٹر یہ اصطلاح فن اداکاری اور خصوصی طور پر ناٹک/ ڈرامے کے لیے استعمال ہوتی ہے۔دور حاضر میں مختلف قسم کے ڈرامے مشہور ہیں۔جیسے Radio Theatre، Street Theatre، Musical Theatre، Short Shits، One Act Play، Street Play۔

چند اہم ڈرامے اور ڈرامہ نویس:

ڈرامہ یہ ایک فن کی قسم ہے جو اپنی ایک طویل تاریخ رکھتا ہے۔ہندوستان میں بھی ہے اس کی طویل تاریخ دیکھنے کو ملتی ہے فن کے اس قسم کا تجزیاتی مطالعہ ہم کو بھارت نے لکھا ناٹیہ شاستریہ (Nataya Shastriya) میں ملتا ہے۔اس تحریر میں کہا گیا ہے کہ ڈرامے کے لیے موسیقی اور رقص لازمی اجزا ہیں۔رامائن، مہابھارت یہ کالی داس کے لکھے ہوئے ڈرامے ہیں اور بنا (Bana)، بھٹا (Bhatta) اور بھاسا (Bhasa) میں موسیقی رقص اور ڈرامے کی ترغیب کی مثالیں ہمیں ملتی ہیں۔

چند مشہور ڈراموں کی فہرست:

i.	ہیملیٹ، کنگ لیئر، آتھیلو	شیکس پیئر
ii.	میگھ دھوتم، ابھی گیانم، شکنتلم	کالی داس
iii.	پدماوتی	مدھوسودن
iv.	ستیہ ہریس چندر	بھارتیندو
v.	چندر گپت، آجات شترو	جے شنکر پرساد

vi. اندھیری نگری بھارتیندو

اختتام:

دورِ حاضر میں مظاہراتی فنون ہمارے ملک میں ہی نہیں بلکہ پوری دنیا میں پروان چڑھتے دکھائی دے رہے ہیں۔ جہاں تک انسانی شخصیت کی نشوونما کی بات ہے فنون یقیناً ایک اچھی شخصیت کی تشکیل میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ ان فنون میں مبتلا اشخاص متوازن شخصیت کے مالک ہوتے ہیں۔ وہ ذہنی سکون والے خود کفیل اور دوسروں سے شفقت رکھنے والے ہوتے ہیں۔ مختلف فنون کے مظاہرے ان میں خود اعتمادی کو بڑھاوا دیتے ہیں اور ماحول سے مطابقت ان میں زیادہ پائی جاتی ہے۔

تحقیق سے یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ موسیقی، رقص اور ڈرامے سے منفی سوچ ختم ہو جاتی ہے۔ اگر چہ یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے طلبا بھی انہی خوبیوں کے مالک ہوں تو ہمیں ان کو آرٹ یا فن کی جانب راغب کرنا ہوگا۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check Your Progress)

1۔ رقص بطور مظاہراتی فن سے کیا مراد ہے؟ بیان کریں۔

____

____

2۔ چند مشہور ڈراموں کی فہرست تیار کیجیے۔

____

____

3.7 ہندوستانی رقص (Dances of India and Types of Musical Instrument)

ہندوستان کے مختلف رقص:

رقص ایک فن ہے اور یہ کسی بھی ملک کی ثقافت کا ایک حصہ ہوتا ہے۔ رقص کا فن یا فن رقص نسل در نسل منتقل ہوتا رہتا ہے۔ رقص سے صرف لطف اندوزی ہی حاصل نہیں ہوتی بلکہ اس کے ذریعے کسی ملک کی تہذیب، تمدن، کلچر، ثقافت، زبان وغیرہ کا اظہار بھی ہوتا ہے۔ آج بھی ہم مختلف تہواروں کے موقعوں پر مختلف قسم کے رقص کو دیکھتے ہیں جو اس قوم کی رقص کا آئینہ ہوتا ہے۔ کسی زمانے میں ناچ گانا، رقص دوسروں کی محفلیں صرف راجا اور مہاراجاؤں کے دربار تک ہی محدود تھے۔ لیکن آج یہ عام آدمی کی زندگی کا عام حصہ ہے۔ مختلف تقاریب و تہوار بغیر ناچ گانے کے ادھورے سمجھے جانے لگے ہیں۔

ہندوستان کے مختلف ریاستوں کے مختلف رقص ہے۔ مختلف اقوام، مختلف زبانیں ہر ریاست کا ایک اپنا مخصوص رقص ہے جس میں سے چند قدیم رقص ہیں جس کے بارے میں جانکاری حاصل کریں گے، جو حسب ذیل ہیں۔

Dances of India

Types of Musical Instruments

کچی پوڑی:

یہ آندھراپردیش کے ضلع کرشنا میں کچی پوڑی قصبہ کا نہایت ایک قدیم رقص ہے۔مختلف ڈراموں میں کچی پوڑی رقص کواستعمال کیا جاتا ہے۔ یہ رقص آج کل بین الاقوامی شہرت کا حامل ہے ۔اس رقص کو بین الاقوامی معیار اور شہرت دلوانے میں P. R. Kera، Narshimha Rao اور دوسرے شامل ہے۔

بھرت ناٹیم:

یہ رقص آندھرا پردیش اور ٹاملناڈو کا ایک مشہور اور قدیم رقص ہے۔ ایک زمانے میں صرف خواتین ہی اس رقص کا مظاہرہ کرتی تھی۔ لیکن آج کل مرد بھی اس رقص میں حصہ لینے لگے ہیں اور اپنے فن کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ مختلف مما لک میں اس رقص کے کافی شیدائی ہیں۔ اس رقص کو دیوی، دیوتاؤں کا رقص بھی کہا جاتا ہے۔ آج بھی تنجا بر مالا بر وغیرہ میں اس رقص کے بارے میں تاڑ کے پتوں میں سنسکرت میں لکھی ہوئی تحریریں موجود ہیں۔

کتھاکلی:

یہ ریاست کیرالا کا مشہور رقص ہے۔اس رقص میں کٹھن اور مشکل خیالات کا اظہار کیا جاتا ہے۔اس رقص کے ذریعے بہادری، ڈر اور خوف کے جذبات کو نمایاں کیا جاتا ہے۔اس رقص میں مرد اور خواتین دونوں حصہ لیتے ہیں۔رامائن، شیو کا ناچ اور گولڈن اشیگل مشہور رقص ہے۔

کتھک:

یہ شمالی ہندوستان کا قدیم اور مشہور رقص ہے۔اس رقص میں پینترں کا کمال دکھایا جاتا ہے،اس رقص میں رقاص طبلے کے تال پر تھرکتا ہے لیکن اس کا پورا جسم ساکت ہوتا ہے۔کبھی کبھی پوری قوت کے ساتھ ہاتھوں کو بھی حرکت دی جاتی ہے۔کتھک فنی کمال کی انتہا ہے جو تقریباً 1530 سے 1700 تک مغل بادشاہوں کی سرپرستی میں عروج کو پہنچا اور بے انتہا ریاضت سے حاصل ہوا۔آج کل رادھا کشن کی داستان عشق کو کتھک کے ذریعے پیش کیا جانے لگا ہے۔

منی پوری:

اس رقص کا تعلق آسام کی سابقہ دیسی ریاست منی پور سے ہے۔اس رقص میں بھرت ناٹیم اور کتھک کی جھلک دکھائی دیتی ہے۔اس رقص میں بھی زیادہ تر قصے ہی پیش کیے جاتے ہیں۔اس رقص میں چہرے کو ساکت رکھا جاتا ہے۔صرف پیروں کی حرکت سے ہی خیالات کا اظہار کیا جاتا ہے۔اس میں سنگیت کے طبلے کا استعمال نہیں کیا جاتا بلکہ ایک طرح کا ڈھول کا استعمال ہوتا ہے جسے کھنڈ کہا جاتا ہے۔منی پوری ناچ کتھک کے مقابلے میں زیادہ لطف اور دل آویز ہوتا ہے۔

MANI PURI

Decorative Lettering

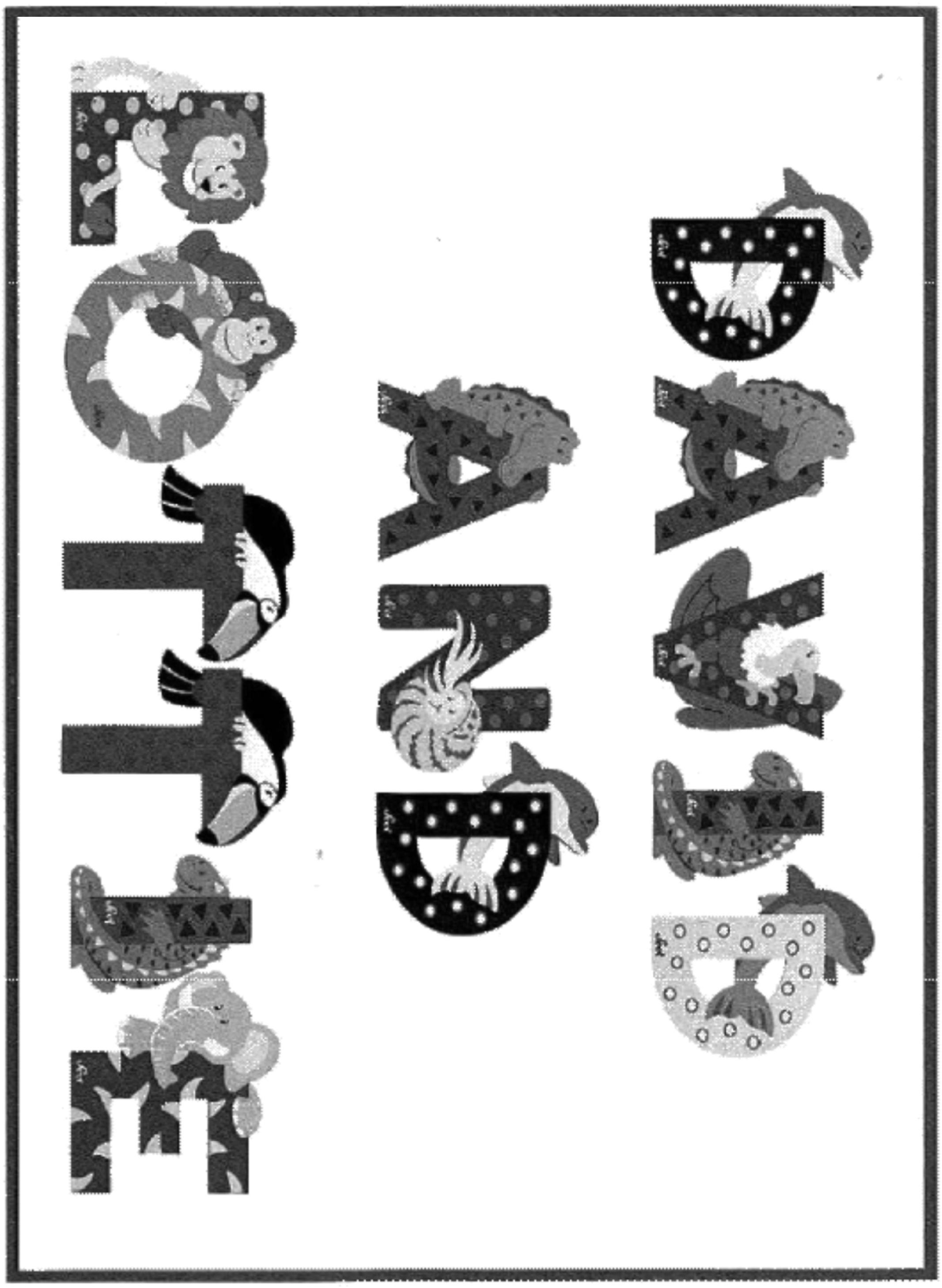

Model Drawing

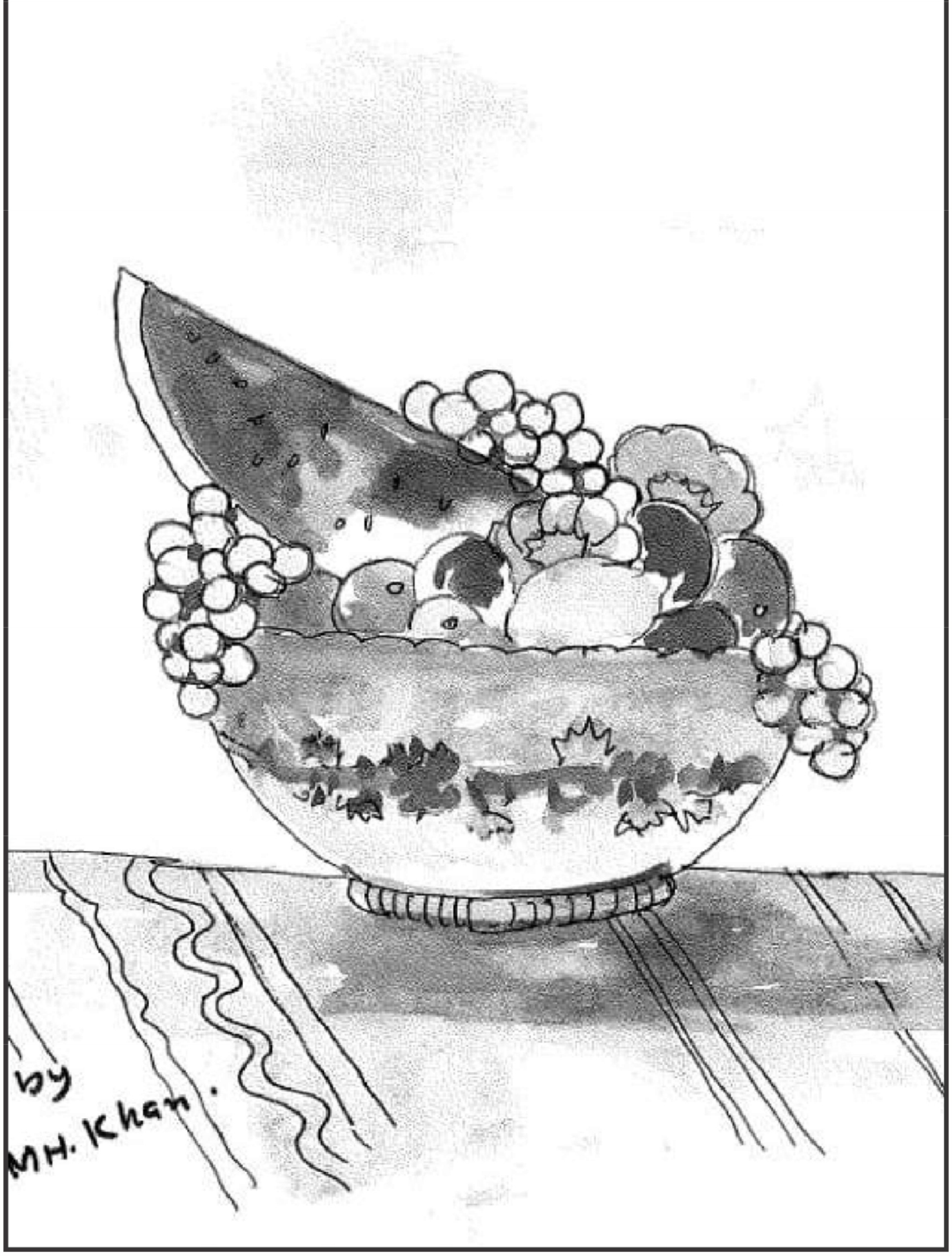

Object Drawing

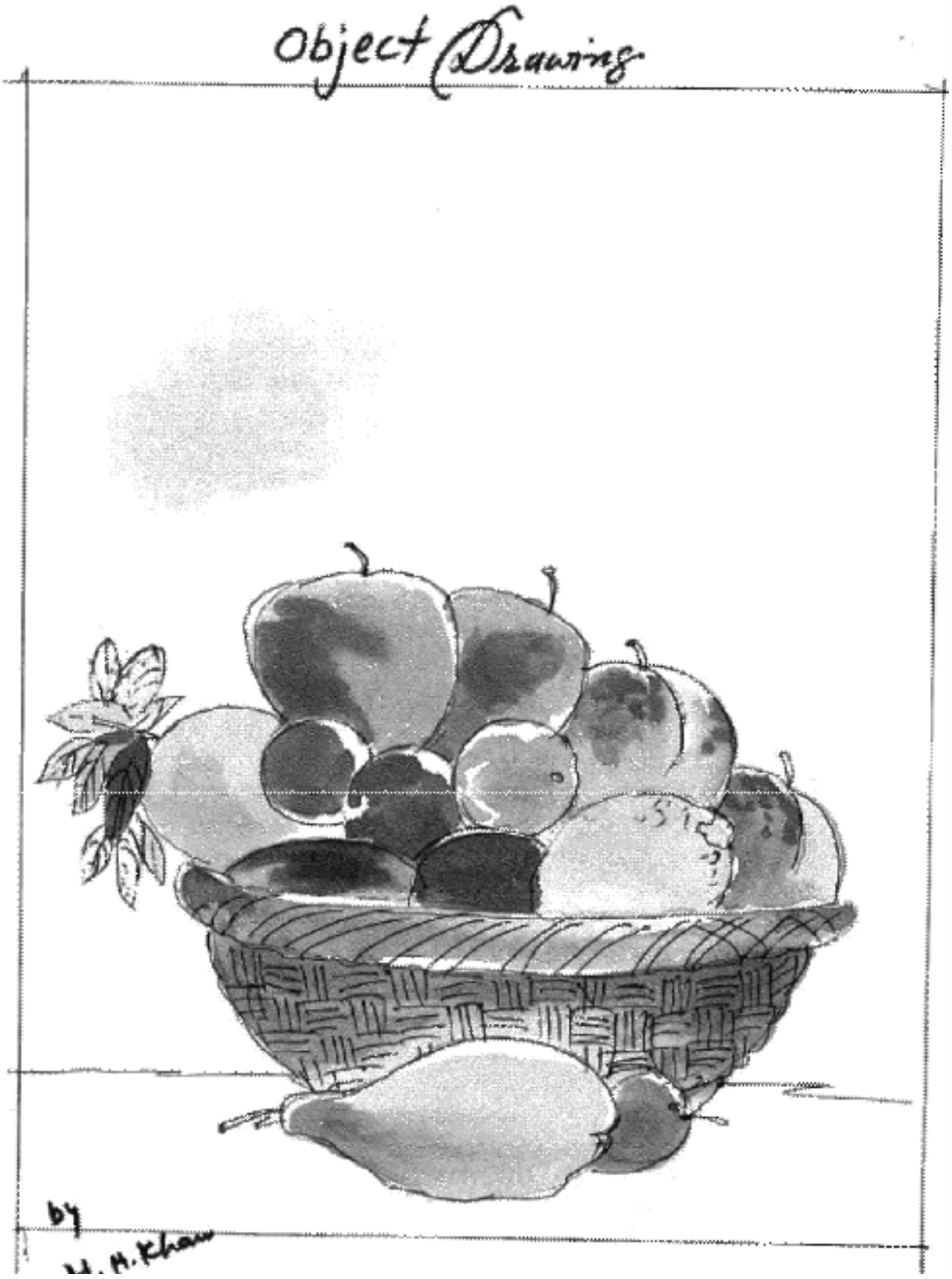

Story Telling through Drawing

Memory Drawing

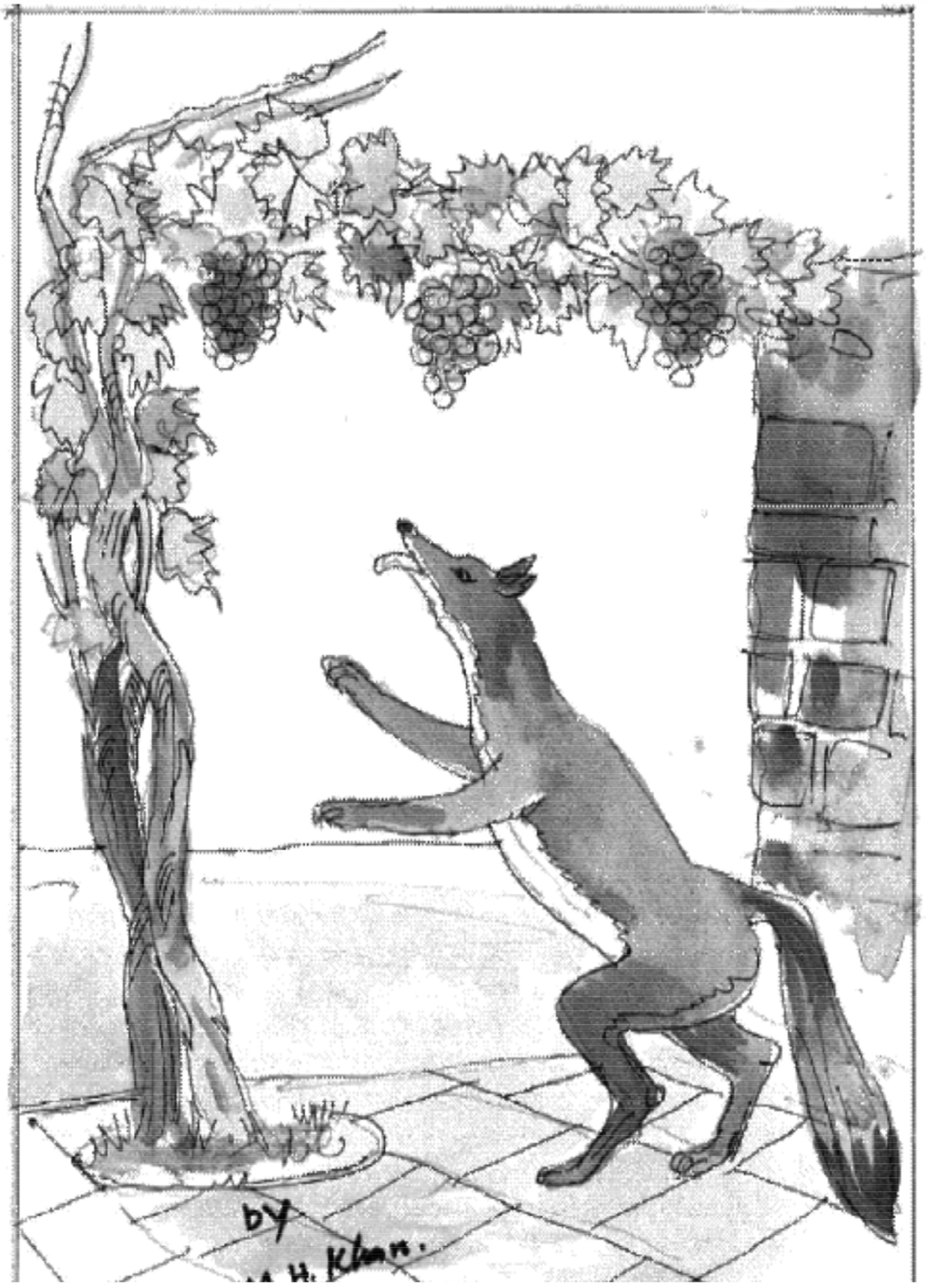

Objeect Drawing/ Still Life Painting

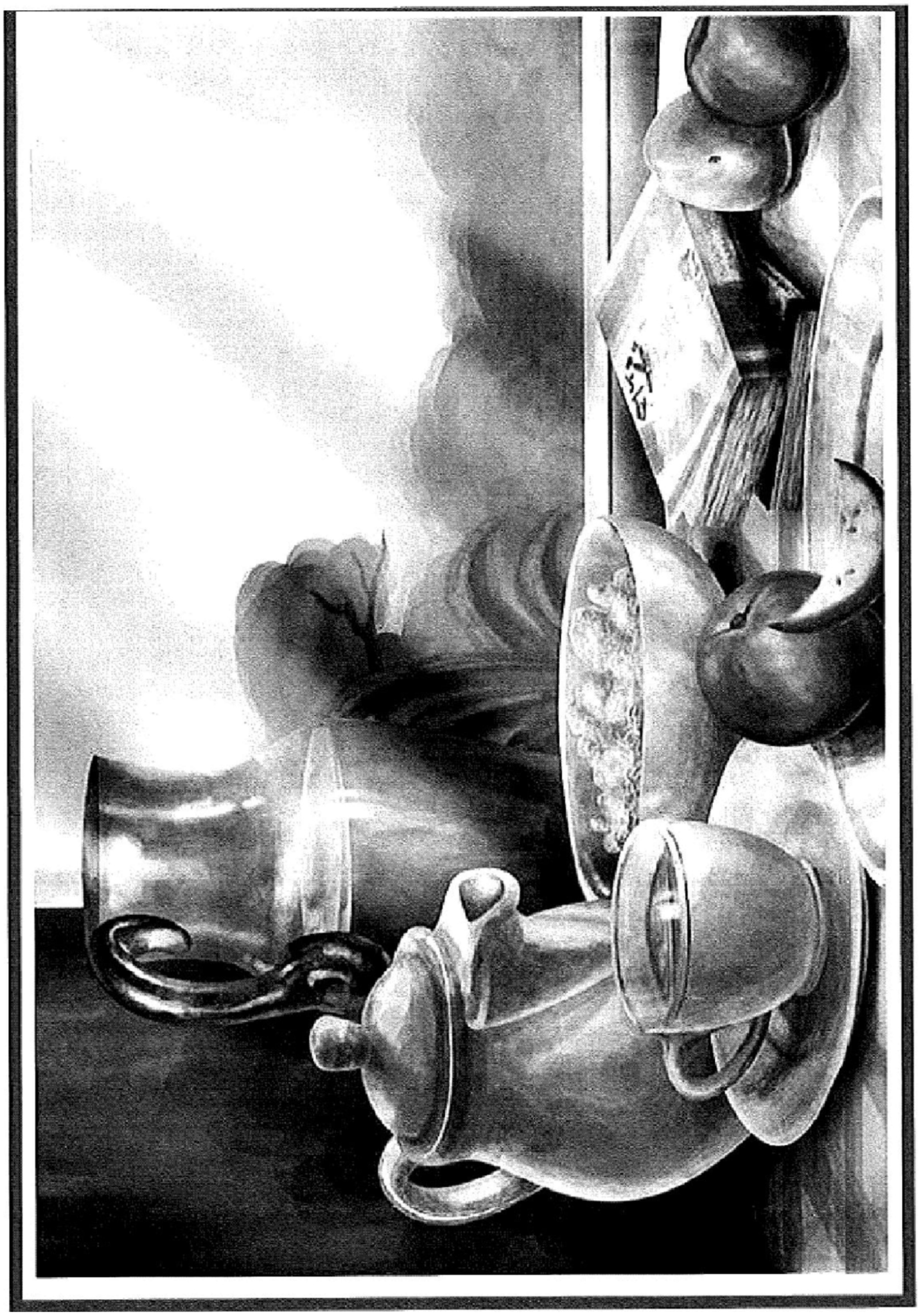

Typo Graphical Drawing

Geometrical Drawing

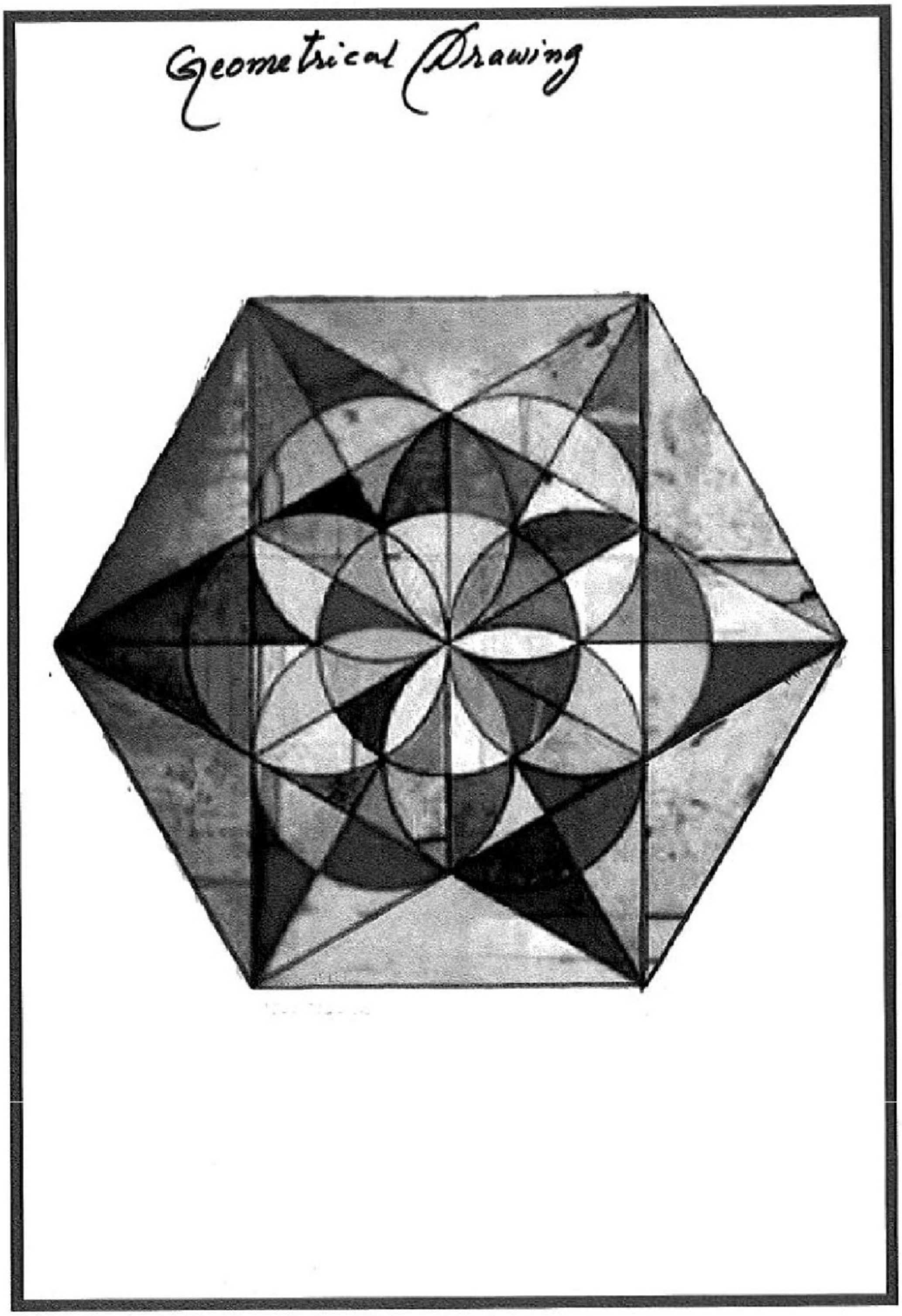

Cartoon Drawing

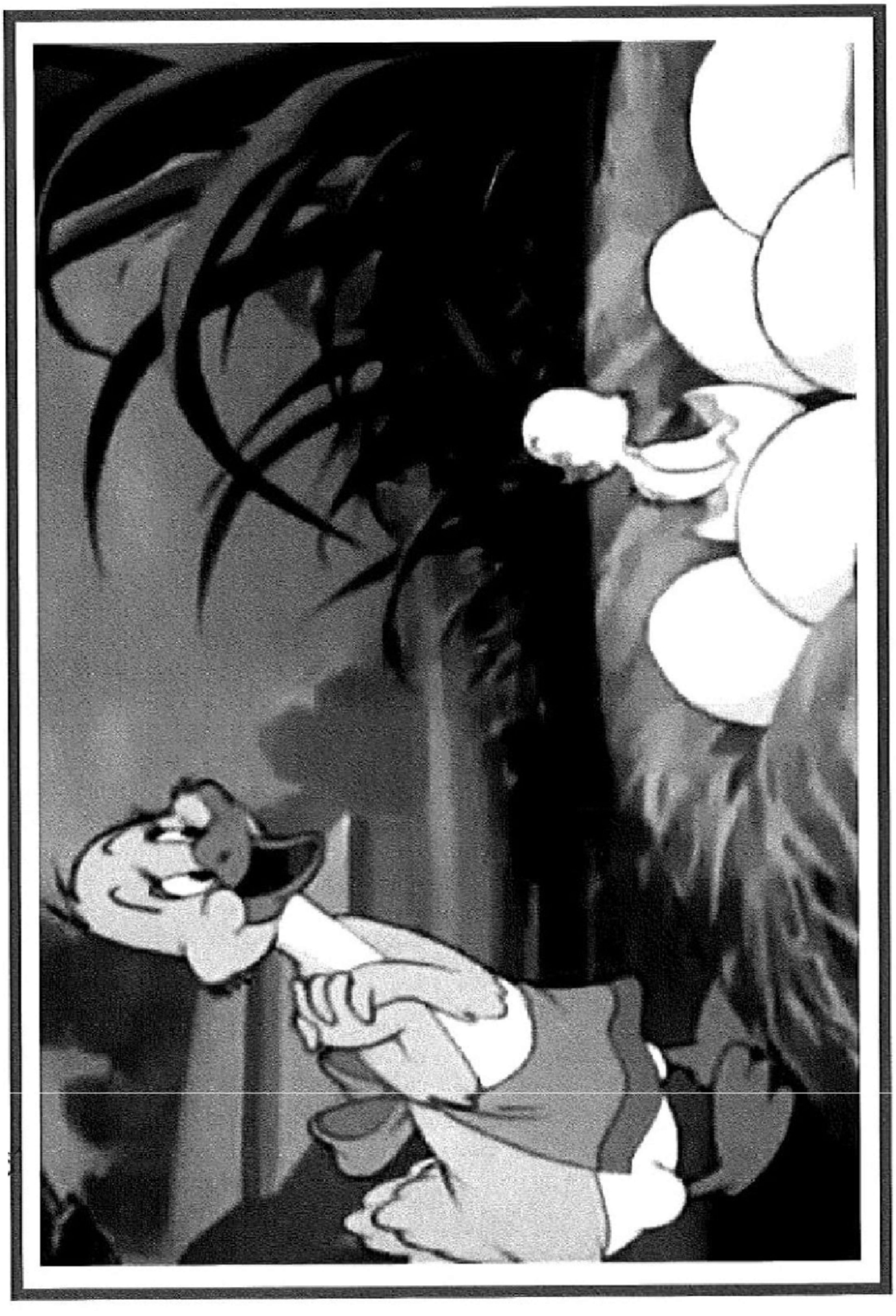

Painting from Nature

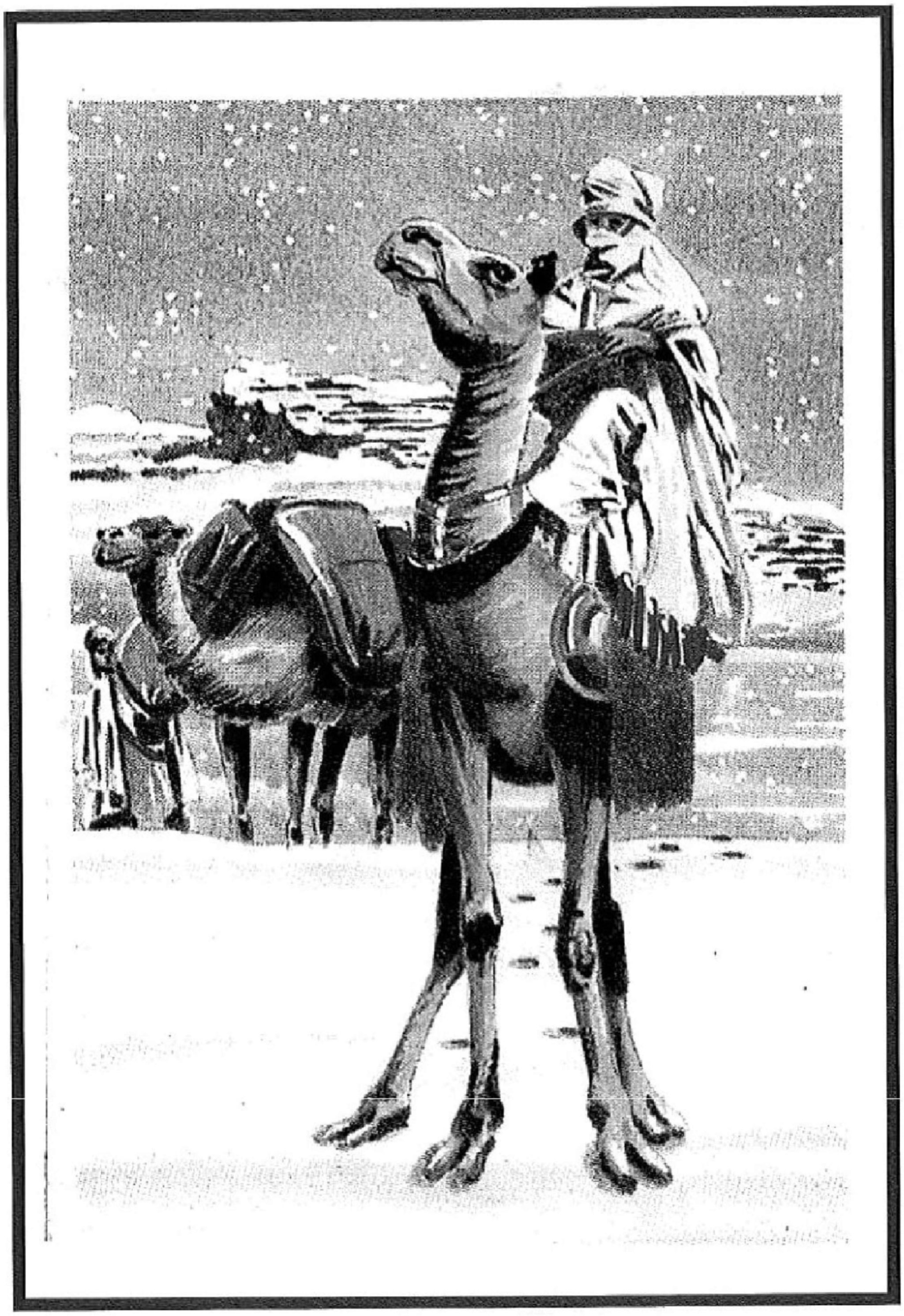

Painting from Nature

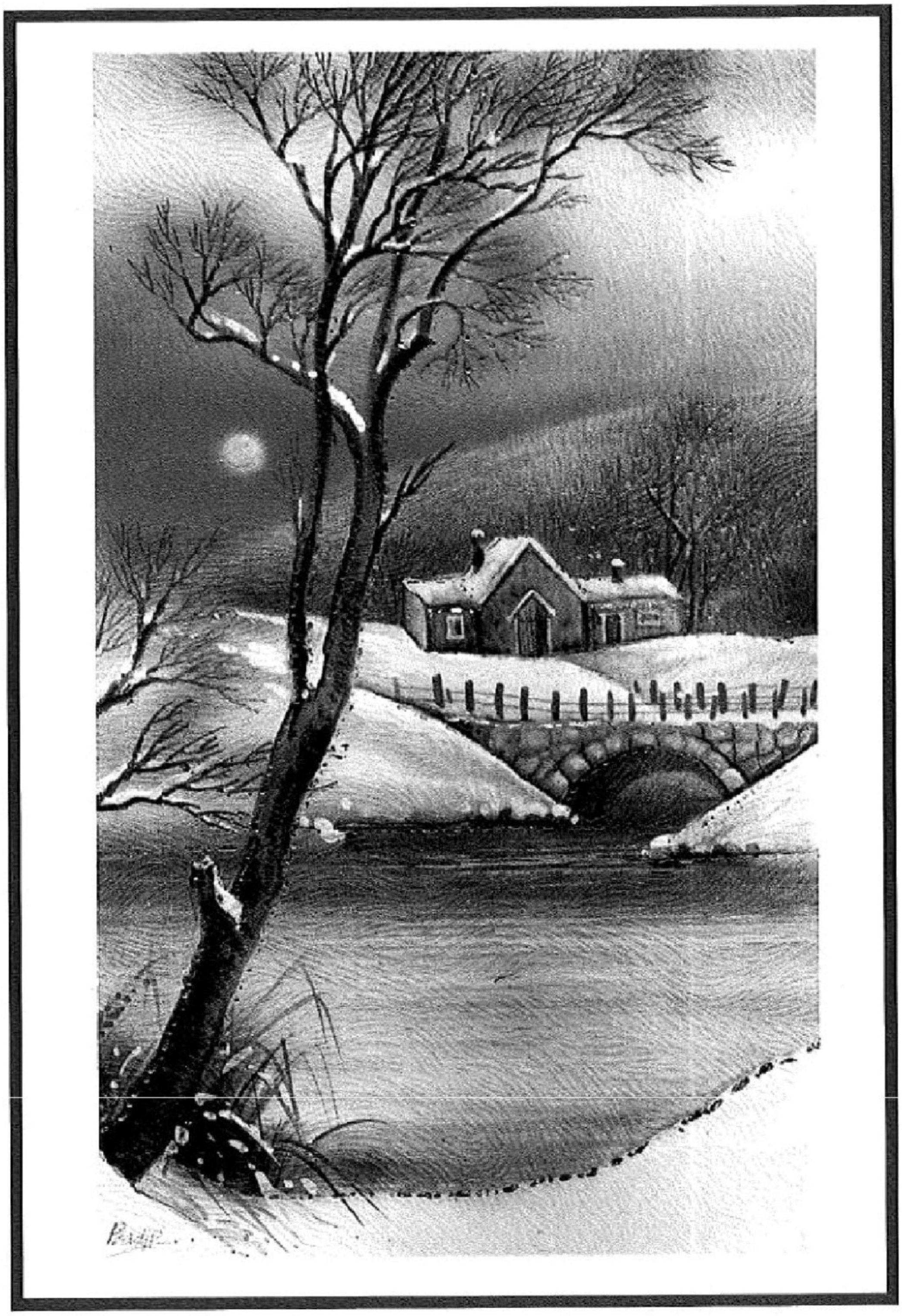

Cartoon Drawing

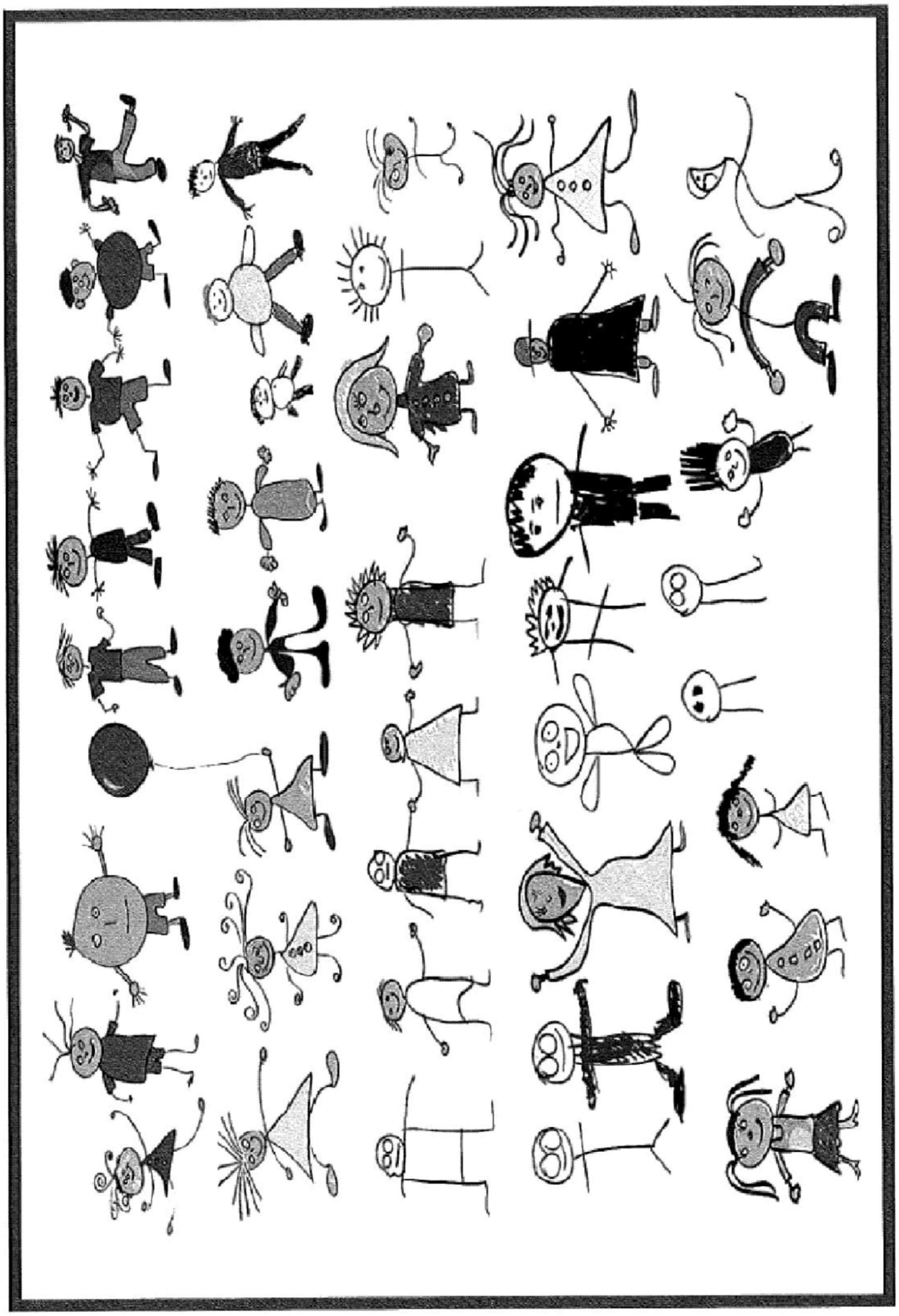

Free Hand Pencil Drawing

Decorative Lettering

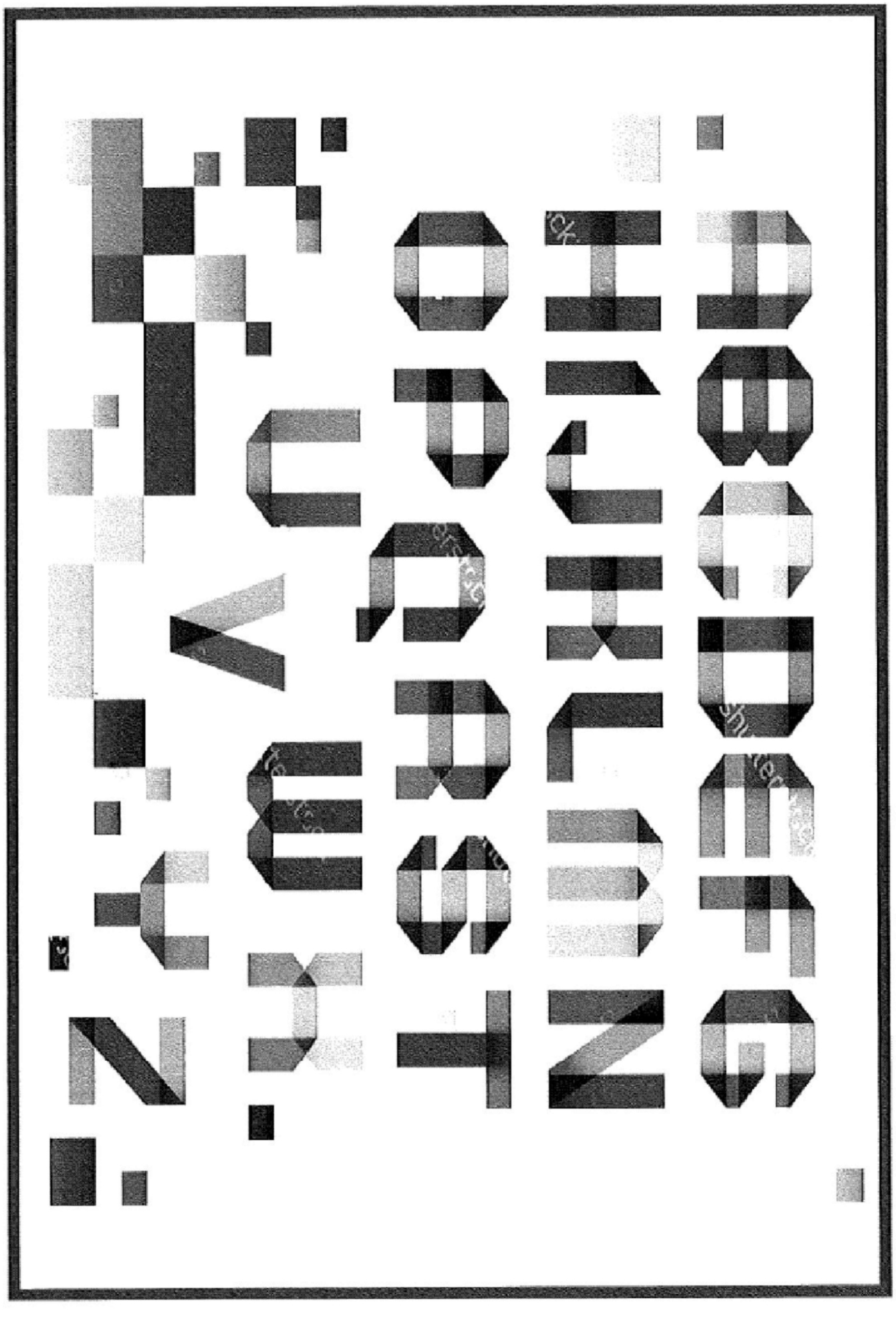

Cartoon Drawing

Still Life Painting

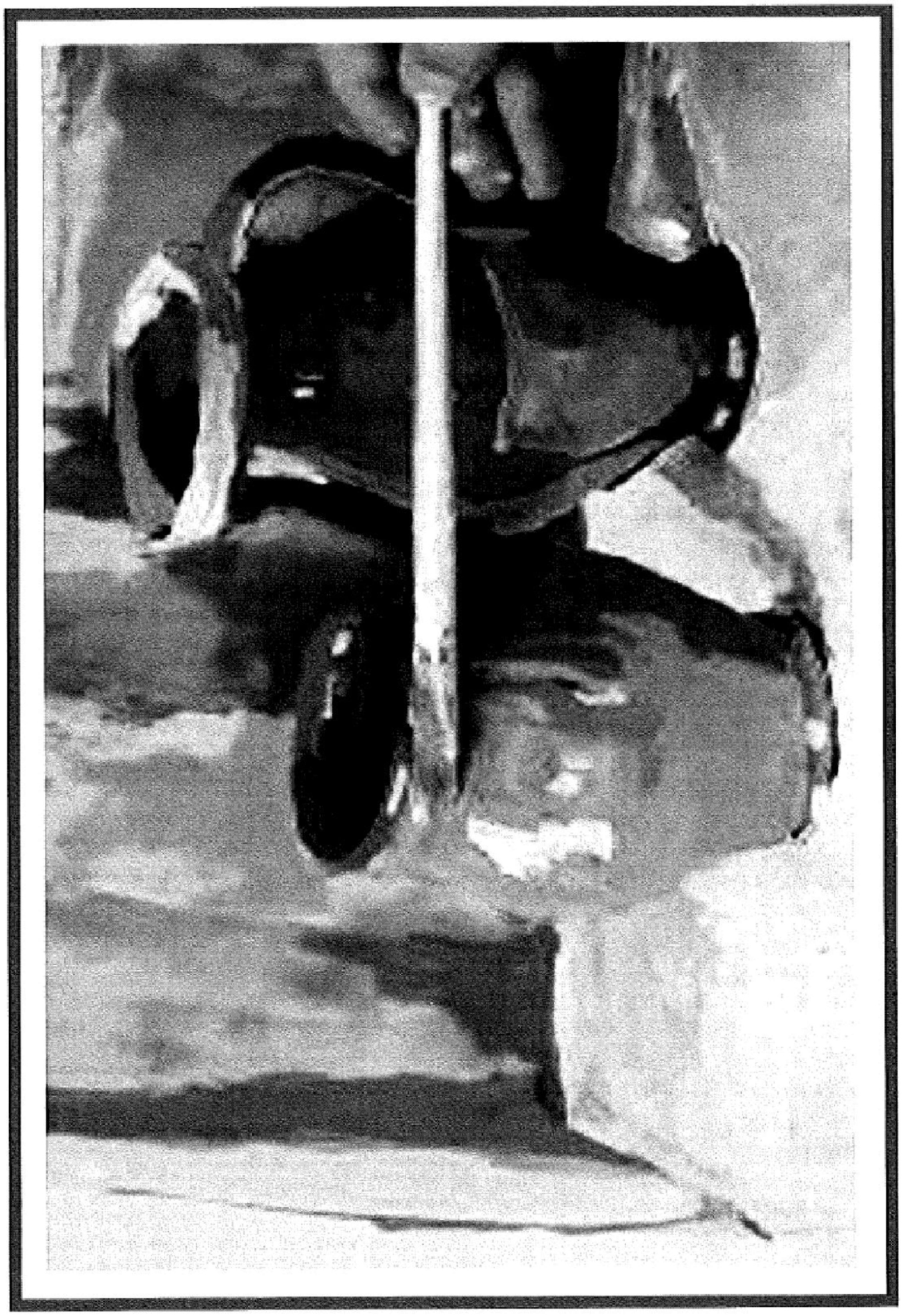

Painting from Nature

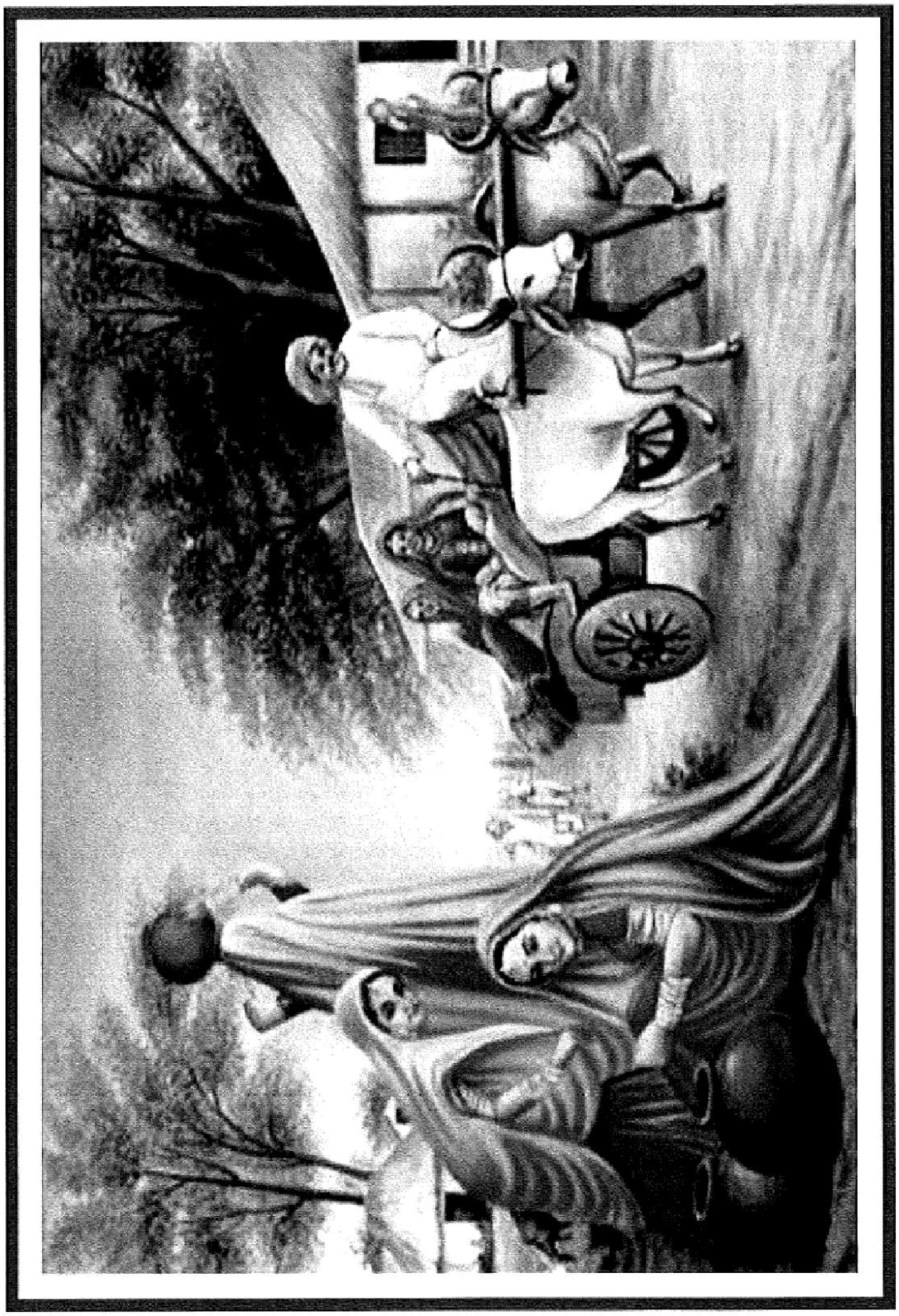

Painting from Nature

Calligraphy

3.8 فرہنگ (Glossary)

مظاہراتی	:	Performing
مظاہراتی فنون	:	Performing Art
بصری فنون	:	Visual Art
مصوری	:	Drawing
تدریس	:	Theaching
اکتساب	:	Learning
محفوظ	:	Record
ہِپ ہَوپ رقص	:	Hip Hop
سٹریٹ رقص	:	Street Dance
بیلٹ رقص	:	Ballet Dance
سالسا رقص	:	Salsa Dance
عوامی رقص	:	Folk Dance
بریک رقص	:	Break Dance
سنیما	:	Theatre

3.9 یاد رکھنے کے اہم نکات (Points to be remembered)

- فن جمالیاتی اعتبار سے انسانی ذہن کی تمام خصوصیات کا اظہار ہے۔
- مظاہراتی فنون فن کی وہ قسم ہے جس میں فن کار اپنی آواز، تصورات یا جسمانی حرکات سے اپنے جذباتوں کا اظہار کرتا ہے۔
- مظاہراتی فنون میں موسیقی، ڈرامہ، کٹھپتلی، رقص وغیرہ کا شمار ہوتا ہے۔
- دورِ حاضر میں موسیقی کی دو قسمیں ہیں مغربی اور ہندوستانی۔
- موسیقی کو مزید کلاسیکل، نیم کلاسیکل اور سُگم موسیقی میں تقسیم کیا جاتا ہے۔
- کلاسیکل موسیقی کی دو قسمیں ہے۔ ہندوستانی اور کرناٹکی۔
- جسمانی حرکات کو منظّم انداز کے ادائیگی کو رقص کہتے ہیں۔
- رقص کی دو عام قسمیں، مغربی رقص اور ہندوستانی رقص ہیں۔
- ہندوستانی رقص میں، عام رقص، کلاسیکل رقص۔

- کٹھ پتلی کا کھیل بصری مظاہراتی فن کہلاتا ہے۔
- کٹھ پتلی کی قسمیں، دھاگے والی، دستانے والی اور سائے والی۔
- جلوہ گاہ (Theatre) وہ جگہ یا عمارت ہوتی ہے جہاں ناٹک/ ڈرامے کیے جاتے ہیں۔

3.10 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں (Unit End Exercise)

معروضی جوابات کے حامل سوالات؛

1۔ مظاہراتی فنون میں کون سے فن کا شمار ہوتا ہے؟

(1) Dance (2) Opera (3) Magic (4) سبھی

2۔ مائیکل جیکسن کس فن سے متعلق مشہور شخصیت تھی؟

(1) Illusionist (2) Dance

(3) سالسا رقص (4) Puppetry

3۔ مہاراشٹرا کا عوامی رقص کون سا ہے؟

(1) سالسا رقص (2) بیلٹ رقص (3) 9 (4) 14

مختصر جوابات کے حامل سوالات؛

1۔ رقص کیا ہے؟ رقص کی کون سی قسمیں ہوتی ہے؟

2۔ کٹھ پتلی کھیل کی تاریخ پر روشنی ڈالیے۔

3۔ ''ڈرامہ/ ناٹک جذباتوں کی عکاسی کرتے ہیں۔'' وضاحت کیجیے۔

طویل جوابات کے حامل سوالات؛

1. مظاہراتی فن سے کیا مراد ہے؟ مظاہراتی فنون کی قسموں پر روشنی ڈالیں۔

2. مظاہراتی فن طلبا کی مکمل نشو ونما میں کیسے مددگار ثابت ہوگے تفصیل سے مثالوں کے ذریعے سمجھائیے۔

3. موسیقی کیا ہے؟ موسیقی سے آپ اپنے طالب علموں میں توجہ (Concentration) کے اضافے کے لیے موسیقی کی کون سی قسم کا استعمال کمرہ جماعت میں کریں گے؟

3.11 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں (Suggested Books for Further Readings)

1. Art Education (2016, September 07). Retrieved March 06, 2017 from http://en.wikipedia.org/wiki/Art_education
2. Arts in Education (2016, December 30). Retrieved March 06, 2017 from http://en/wikipedia.org/wiki/Arts_in_education
3. Category: Performing Arts (2017, March 04). Retrieved March 06, 2017 from http://en/wikipedia.org/wiki/Category: Performing_arts
4. Greenberg, P. (1980). Art Education: Elementary, Reston, VA: National Art Education Association.
5. Hastie, W. R. (1965). Art Education, Chicago III: NSSE
6. High School of Performing Arts (2017, March 03). Retrieved March 06, 2017, from http://en.wikipedia.org/wiki/High School of Performing Arts
7. Krishnamacharyulu, V. (2016). Art Education, New Delhi: Neelkamal
8. Performing Arts (2017, March 06). Retrieved March 06, 2017 from http://en.wikipedia.org/wiki/Performing_arts
9. Raj Kaur, J. and Pandey, S. (2016). Drama and Art in Education
10. Rayala, M. P. (1995). A Guide to curriculum planning in Art Education, Madison, WI: Wisconsin Dept. of Public Instruction.